بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم   نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم   وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 51

شمارہ 34

ہفت روزہ

بدر

قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ £ یا
40 امریکن ڈالر
بذریعہ بحری ڈاک
10 پونڈ £

Postal Reg. No. PB\0258\2002

11 جمادی الثانی 1423 ہجری 21 ظہور 1381 ہش 21 اگست 2002ء

اخبار احمدیہ

قادیان 17 اگست 2002ء (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔

کل حضور پُرنور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی صفت نور کی بصیرت افروز تشریح بیان فرمائی ۔

پیارے آقا کی صحت و سلامتی، کامل شفایابی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کے لئے احباب دعائیں جاری رکھیں۔

پانی اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے اس کی قدر کریں

ارشاد باری تعالیٰ:

وَھُوَالَّذِیْ یُرْسِلُ الرِّیٰحَ بُشْرًا بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِہٖ ؕ حَتّٰی اِذَا اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰہُ لِبَلَدٍ مَّیِّتٍ فَاَنْزَلْنَا بِہِ الْمَآءَ فَاَخْرَجْنَا بِہٖ مِنْ کُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ کَذٰلِکَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰی لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ۔(الاعراف ۵۸)

ترجمہ: اور وہی ہے جو اپنی رحمت کے آگے آگے ہواؤں کو خوش خبری دیتے ہوئے بھیجتا ہے یہاں تک کہ جب وہ ایک بوجھل بادل اٹھا لیتی ہیں تو ہم اسے ایک مردہ علاقہ کی طرف ہانک لے جاتے ہیں۔ پھر اس سے ہم پانی اتارتے ہیں اور اس (پانی) سے ہر قسم کے پھل اگاتے ہیں اسیطرح ہم مردوں کو (زندہ کرکے) نکالتے ہیں تاکہ تم نصیحت پکڑو۔

ھُوَالَّذِیْ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لَّکُمْ مِّنْہُ شَرَابٌ وَّ مِنْہُ شَجَرٌ فِیْہِ تُسِیْمُوْنَ ۝ یُنْبِتُ لَکُمْ بِہِ الزَّرْعَ وَالزَّیْتُوْنَ وَالنَّخِیْلَ وَالْاَعْنَابَ وَمِنْ کُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ ۝(النحل آیت 11.12)

ترجمہ: وہی ہے جس نے تمہارے لئے آسمان سے پانی اتارا اس میں پینے کا سامان ہے اور اسی سے پودے نکلتے ہیں جن میں تم (مویشی) چراتے ہو۔ وہ تمہارے لئے اس کے ذریعہ سے کھیتی نکالتا ہے اور زیتون اور کھجور اور انگور اور ہر قسم کے پھل۔ یقیناً اس میں ایسی قوم کے لئے جو غور کرتی ہے بہت بڑا نشان ہے۔

وَ تَرَی الْاَرْضَ ھَامِدَۃً فَاِذَا اَنْزَلْنَا عَلَیْھَا الْمَاءَ اھْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَاَنْبَتَتْ مِنْ کُلِّ زَوْجٍ بَھِیْجٍ ۝ (الحج :٦)

ترجمہ: اور تو زمین کو بے آب و گیاہ پاتا ہے پھر جب ہم اس پر پانی برساتے ہیں تو وہ (نمو کے لحاظ سے) متحرک ہو جاتی ہے اور پھولنے لگتی ہے اور نباتات میں سے ہر قسم کے ہرے بھرے پررونق جوڑے اگاتی ہے۔

وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَآءً بِقَدَرٍ فَاَسْکَنّٰہُ فِی الْاَرْضِ وَ اِنَّا عَلٰی ذَھَابٍۭ بِہٖ لَقٰدِرُوْنَ ۝(المومنون:19)

ترجمہ: اور ہم نے آسمان سے ایک اندازے کے مطابق پانی اتارا پھر اسے زمین میں ٹھہرا دیا اور ہم اسے لے جانے پر بھی یقیناً قدرت رکھتے ہیں۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ یُزْجِیْ سَحَابًا ثُمَّ یُؤَلِّفُ بَیْنَہٗ ثُمَّ یَجْعَلُہٗ رُکَامًا فَتَرَی الْوَدْقَ یَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِہٖ ۚ وَیُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ جِبَالٍ فِیْھَا مِنْ بَرَدٍ فَیُصِیْبُ بِہٖ مَنْ یَّشَآءُ وَیَصْرِفُہٗ عَنْ مَّنْ یَّشَآءُ یَکَادُ سَنَا بَرْقِہٖ یَذْھَبُ بِالْاَبْصَارِ ۝(النور: 44)

ترجمہ: کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ بادل کو چلاتا ہے پھر اسے اکٹھا کر دیتا ہے پھر اسے تہ بہ تہ بنا دیتا ہے پھر تو دیکھتا ہے کہ اس کے بیچ سے بارش نکلنے لگتی ہے۔ اور وہ بلندیوں سے یعنی ان پہاڑوں سے جو ان میں واقع ہیں اولے اتارتا ہے اور پھر جس پر چاہتا ہے اس پر انہیں برساتا ہے اور جس سے چاہے ان کا رخ پھیر دیتا ہے۔ بعید نہیں کہ اس کی بجلی کی چمک (انکی) بینائیاں اچک لے جائے۔

اَوَ لَمْ یَرَوْا اَنَّا نَسُوْقُ الْمَآءَ اِلَی الْاَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِہٖ زَرْعًا تَاْکُلُ مِنْہُ اَنْعَامُھُمْ وَ اَنْفُسُھُمْ اَفَلَا یُبْصِرُوْنَ ۝(السجدہ :28)

ترجمہ: کیا انہوں نے دیکھا نہیں کہ ہم بنجر زمین کی طرف پانی کو بہائے لیے آتے ہیں پھر اس (پانی) کے ذریعہ سبزہ نکالتے ہیں جس سے ان کے جانور بھی اور وہ خود بھی کھاتے ہیں۔ پس کیا وہ دیکھتے نہیں؟

وَاللّٰہُ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ الرِّیٰحَ فَتُثِیْرُ سَحَابًا فَسُقْنٰہُ اِلٰی بَلَدٍ مَّیِّتٍ فَاَحْیَیْنَا بِہِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِھَا ؕ کَذٰلِکَ النُّشُوْرُ(فاطر:10)

ترجمہ: اور اللہ وہ ہے جس نے ہواؤں کو بھیجا۔ پس وہ بادلوں کو اٹھاتی ہیں۔ پھر ہم اسے ایک مردہ بستی کی طرف ہانک لے جاتے ہیں پھر اس کے ذریعہ زمین کو اس کے مرجانے کے بعد زندہ کر دیتے ہیں۔ اسی طرح دوبارہ جی اٹھنا ہے۔

باقی صفحہ (14) پر ملاحظہ فرمائیں

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع اور

خصوصی درخواست دعا

لندن 16 راگست (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت بفضلہ تعالیٰ پہلے سے بہت بہتر ہے۔ آج حضور پرنور نے اللہ تعالیٰ کی صفت نور کے تعلق سے اپنے خطبہ جمعہ کے تسلسل کو جاری رکھتے ہوئے قریباً 15 منٹ خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

ایم ٹی اے دیکھنے والے محسوس کر رہے تھے کہ حضور انور کے چہرہ مبارک پر بفضلہ تعالیٰ پہلے کی سی چمک اور تازگی جھلک رہی تھی۔ چہرہ ہشاش بشاش اور بقعۂ نور ہو رہا تھا اور آواز پہلے سے بہت حد تک صاف تھی۔

اس سے قبل محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل الاعلیٰ تحریک جدید ربوہ نے اپنے مکتوب محررہ 13 اگست میں حضور انور کی صحت کے متعلق تحریر فرمایا تھا کہ:-

الحمدللہ کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت پہلے سے بہتر ہے۔ موجودہ طبی بورڈ میں مزید ماہرین کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ 8 راگست بروز جمعرات ماہر نیورولوجسٹ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا معائنہ کیا۔ علاج تا حال جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور صحت یاب ہو رہے ہیں۔ آپ پنج وقتہ نمازوں کی امامت فرما رہے ہیں اور باقاعدہ دفتر بھی تشریف لا رہے ہیں۔

احباب جماعت اپنے جان و دل سے پیارے آقا کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعاؤں اور صدقات کا سلسلہ جاری رکھیں۔

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

صدی کا سب سے خوفناک قحط

اس وقت جبکہ پورا ملک آزادی وطن کی 55ویں سالگرہ منا رہا ہے ملک کا ایک بڑا حصہ شدید قسم کی پانی کی قلت اور سوکھے کا شکار ہے۔ ایک اندازے کے مطابق ملک کے 12 صوبے بُری طرح اس کی چپیٹ میں آچکے ہیں۔ اور 524 میں سے 360 اضلاع یعنی نصف سے زیادہ ملک اس قدرتی آفت کا شکار ہے جن میں ایک طرف تو پانی کی کمی ہے تو دوسری طرف خریف کی فصلیں جن میں بالخصوص دھان۔ گنا۔ باجرہ اور سویابین کی فصلیں ہیں وقت پر بارش نہ ہونے کے باعث تباہی و بربادی کا شکار ہیں سیب اور دیگر پھلوں کے باغات میں اگرچہ پھل لگے ہیں لیکن کمی بارش کے باعث انہیں ایسے صحت مند پھل نہیں کہا جاسکتا جس سے کسان کچھ فائدے کی امید لگا سکیں۔ دوسری طرف جہاں انسان متاثر ہیں وہیں جانور بھی چراگاہوں اور جوہڑوں کے سوکھ جانے کے باعث بھوک مری کا شکار ہو رہے ہیں۔ یہ سب مشکل وقت پر بارش نہ ہونے کے باعث ہے۔ اور ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر اب بارش ہو بھی جائے جیسا کہ بعض جگہوں پر ہوئی بھی ہے تو فصلوں اور باغات کو وہ فوائد نہیں مل سکتے جن کی پہلے توقع تھی۔

حکومت نے اس قدرتی آفت سے نپٹنے کے لئے متاثرہ صوبوں میں 714 کروڑ روپے کی راحت دینے کا اعلان کیا ہے۔ جو حصہ رسدی صوبوں کے غریب کسانوں کی مدد اور ان کی بھلائی کے کاموں پر خرچ کئے جانے کے لئے دی جائے گی۔ ایسا نہیں ہے کہ ملک میں یہ قدرتی آفت پہلی دفعہ آئی ہے۔ اس سے قبل بھی مختلف اوقات میں ایسی مشکلات آتی رہی ہیں جبکہ بارش کی کمی کے باعث ملک کے کئی حصوں میں قحط سالی کا دور رہا لیکن یہ بات یقینی ہے کہ اس مرتبہ کا سوکھا پہلے سے زیادہ اور وسیع علاقے میں پھیلا ہوا ہے۔ ایسی صورت حال کے وقت دو طرح کے خیالات پیدا ہو جاتے ہیں۔ کچھ تو ایسے لوگ ہیں جو مکمل طور پر حکومت کو تنقید کا نشانہ بناتے ہیں۔ بقول ان کے سیاہ وجہ ہے کہ 55 سال گذرنے کے بعد بھی ہم قدرتی آفات کے مقابل پر خود کفیل نہیں ہو سکے۔ اور بعض ایسے ہیں بھی جو انسان کو بے بس سمجھ کر سب کچھ ہی قدرت کی گود میں ڈال دیتے ہیں کہ قدرت جیسا کرے اس کو اختیار ہے۔ انسان تو مجبور و لاچار ہے۔ دراصل ہر دو خیالات میں توازن کی ضرورت ہے۔

یہ بات بھی درست ہے کہ انسان قدرت کی عظیم طاقت کے آگے اکثر جگہوں پر لاچار اور بے بس نظر آتا ہے مثال کے طور پر کسی بھی وقت اور کسی بھی جگہ اگر شدید زلزلہ آجائے تو انسان میں ہرگز طاقت نہیں ہے کہ وہ اپنی اونچی اونچی عمارتوں اور ان میں بسنے والے انسانوں کی جانوں اور مالوں کی حفاظت کر سکے۔ ایسے وقت میں متاثرہ علاقے کے نفوس و اموال کا وسیع پیمانے پر نقصان ہونا ایک لازمی امر ہے نہ تو انسان نے ابھی یہ طاقت حاصل کی ہے کہ وہ زلزلہ سے پہلے کوئی پیشگوئی کر سکے اور اگر کسی وقت یہ طاقت حاصل ہو بھی جائے تو سوچئے بھلا ایسی پیشگوئی کا فائدہ کیا؟ کتنے لوگ اس پیشگوئی سے فائدہ اٹھا سکیں گے اور کتنی عمارتیں اور نفوس محفوظ کئے جا سکیں گے۔

یہی حال بارش کا ہے۔ اگرچہ ہمارے محکمہ موسمیات نے امسال بھی نارمل بارش ہونے کی پیشگوئی کی تھی اور اس امید پر مختلف جگہوں پر دھان کی فصل بوئی گئی لیکن اس بار صرف 43 فیصد ہی بارش ہوئی جو گزشتہ سو سال کا ریکارڈ ہے۔ پانی جو خدا کی ایک عظیم نعمت ہے اس کا ایک برائے نام حصہ زمین میں اور برف کی شکل میں پہاڑوں پر ہے لیکن ایک بڑا حصہ تو سمندروں میں موجزن ہے۔ جو کبھی تو بخارات کی شکل میں زمینی علاقوں پر رحمت بن کر نازل ہو جاتا ہے اور کبھی ایسے طوفان کی شکل میں اٹھتا ہے جو اس زمین پر بسنے والے ذی روحوں کے لئے زحمت بن جاتا ہے اور کبھی یوں بھی ہوتا ہے کہ نہ تو رحمت بن کر نازل ہوتا ہے اور نہ زحمت بن کر برستا ہے بلکہ انسان صرف اور صرف امید بھری نظروں سے آنے والے بادل کی طرف تکنے میں ہی اپنا وقت گذار دیتا ہے۔ ایسی صورت حال میں جبکہ زمین کے ایک بڑے حصہ پر سمندروں کا پانی ایک بھیانک طوفان کی شکل میں نمودار ہو تو بھلا سوچئے کہ اس کا مقابلہ کرنا انسان کے بس میں ہے؟ چند سال قبل اڑیسہ اور آندھرا کے سمندری ساحلوں سے اٹھنے والے طوفان اس کی ایک خوفناک مثال ہیں۔ اسی طرح ملک کے ایک وسیع علاقے میں بارشیں نہ ہونے کے باعث جو سوکھا پڑا ہے اس کا مکمل طور پر مداوا بھی انسان کے بس میں نہیں ہے بارش تو بارش بادلوں کے ٹکرانے کے نتیجہ میں چمکنے والی بجلی سے جو نائٹروجن گیس زمین پر اثر انداز ہوتی ہے اور جو زمین کے وسیع حصے کو کھاد کی قوت عطا کرتی ہے کیا دنیا بھر کے کارخانوں کے لئے یہ ممکن ہے کہ وہ اس کا عشر عشیر بھی پیدا کر سکیں۔ یہ تو وہ مثال ہے جہاں انسان ہمیں واقعی بے بس نظر آتا ہے اور سائنسدان آج تک جہاں ناکام ہیں۔ لیکن انسانوں کو فائدہ پہنچانے کے کچھ مواقع تو قدرت نے انسان کے اختیار میں بھی دے رکھے ہیں۔

☆......کیا ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے پہاڑوں اور دریاؤں میں بہنے والے پانی کی تمام قوت کو انسانوں کے فائدے کے لئے مسخر کر لیا ہے۔

☆......کیا ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے اپنے دریاؤں کے بیشتر پانی پر اپنے غریب کسانوں کے لئے کنٹرول حاصل کر لیا ہے۔ آج بھی ڈیم بنانا اور نہریں نکالنا ہمارے اختیار میں ہے۔ اگر ہم آزادی کی گزشتہ نصف صدی میں سیاست کی مفاد پرستیوں سے بالا ہو کر ان سب کاموں کو ملکر کرتے تو ہم بہت حد تک بجلی اور پانی کی پیداوار میں خود کفیل ہو سکتے تھے۔

ہم نے یہ سب تو نہ کیا لیکن الٹا اس کے مقابل پر بے تحاشہ جنگلوں کی کٹائی شروع کر دی جس سے میل ہا میل رقبہ زمین صحراؤں میں تبدیل ہو گئی۔ پہاڑوں کی صاف و شفاف آب و ہوا کو طرح طرح کی آلودگیوں سے خراب کر دیا جس کے نتیجہ میں بہت سے بیش قیمت جنگلی جانوروں کا صفایا ہو گیا۔ ہم نے سمندروں اور دریاؤں کو گندگی سے بھر دیا جس کی وجہ سے ایک طرف تو تیزابی بارشیں ہونی شروع ہوئیں تو دوسری طرف آج مچھلیوں اور سمندری جانوروں کی کئی مفید قسمیں ناپید ہو چکی ہیں۔ ہم نے اپنے عوام کی ایسی تربیت نہیں کی کہ وہ قدرتی توازن کو برقرار رکھنے کا سبق سیکھ سکیں اور دوسری طرف قدرت کی طاقتوں کو اپنے لئے استعمال کرنے میں کوتاہی برتی۔ نتیجہ اس کا یہ ہے کہ آج بھی ہمارے وطن عزیز کی ایک چوتھائی آبادی غریبی سے بھی نچلی سطح کی زندگی گزارنے پر مجبور ہے۔ نہ ان کے پاس بھر پیٹ روٹی ہے اور نہ تن پر ڈھنگ کا کپڑا ان کے بچے تعلیم کے زیور سے محروم ہیں۔ ان کے گھرانوں کو صحت کی سہولتیں میسر نہیں۔ جہاں وہ بیماریوں اور ناخواندگی میں اپنی زندگیاں گندے نالوں کے کنارے جھگی جھونپڑیوں میں سلگتے ارمانوں اور سسکتے جذبات کی نذر کر دیتے ہیں۔ اور بالآخر کسی دن موت ہی ان کو راحت کی نیند سلاتی ہے۔ اس موقع پر ہمیں یورپ کے ایک صوفی شاعر جان ڈان John Donne کا قول یاد آرہا ہے وہ کہتا ہے

''ہر انسان براعظم کا حصہ ہے۔ اصل کا ایک ٹکڑا۔ اگر سمندر کسی روڑے کو بہا لے جائے یا یورپ کو بہا لے جائے یا خشکی کے کسی بلند حصہ کو بہا لے جائے یا تمہارے دوستوں اور متعلقین کو بہا لے جائے یقین جانو کسی بھی انسان کی موت مجھ کو مختصر کرتی ہے کیونکہ میں انسانیت میں شامل ہوں اس لئے تم یہ معلوم کرنے کی کوشش نہ کرو کہ کس کا ماتم ہو رہا ہے دراصل یہ تمہارا اپنا ماتم ہے''

میں سوچتا ہوں کاش میرے ملک میں ایسا کب ہوگا کہ انسان واقعی اشرف المخلوقات بن جائے اور اس کی حقیقی قدر و منزلت اس کو مل جائے۔ !

(منیر احمد خادم)

احادیث نبوی میں بیماری سے صحت یابی کیلئے دعائیں

ان دنوں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کامل صحت یابی کے لئے احباب دعاؤں اور صدقات کے سلسلہ کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔ چنانچہ احادیث سے بعض دعائیں درج کی جاتی ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیماری سے شفایابی کے لئے پڑھا کرتے تھے۔ یاد رہے کہ دعا کے لئے ضروری ہے کہ پہلے سورۃ فاتحہ اور درود شریف پڑھا جائے اور پھر اس کے بعد ہی کوئی دعا کی جائے۔

1)......حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیماری سے شفایابی کے لئے درج ذیل دعا پڑھتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ مُذْهِبَ الْبَأْسِ اِشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَاشَافِيَ اِلَّا اَنْتَ اِشْفِ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا (بخاری بحوالہ خزینۃ الدعا صفحہ 70)

ترجمہ:: اے اللہ! لوگوں کے رب بیماری کو دور کرنے والے تو شافی ہے شفا عطا کر، تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں۔ ایسی شفا عطا کر جو کوئی بیماری باقی نہ چھوڑے۔

2)......حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور پوچھا کہ اے محمد (ﷺ) آپ بیمار ہیں حضورؐ نے فرمایا 'ہاں' تب جبریل علیہ السلام نے ان الفاظ میں حضور کو دم کیا:

بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ وَاللّٰهُ يَشْفِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيْكَ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ وَعَيْنٍ حَاسِدَةٍ اللّٰهُ يَشْفِيْكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ (مسلم)

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ میں آپ کو دم کرتا ہوں اور اللہ آپ کو ہر موذی بیماری سے شفا دیگا اور ہر نفس اور حسد کرنے والی آنکھ کے شر سے آپ کو بچائے گا اور آپ کو شفا دے گا اللہ کے نام کے ساتھ میں دم کرتا ہوں۔

3)......حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مصیبت کے عالم میں یہ کلمات دہراتے تھے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ۔ (بخاری و مسلم)

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ عظیم اور بڑے حلم والا ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ عظیم عرش کا رب ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ آسمان زمین کا رب ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ عرش کریم کا رب ہے۔

PRIME AUTO PARTS
House of Genuine Spares
Ambassador & Maruti

P, 48 PRINCEP STREET
CALCULTTA - 700072 ☎2370509

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کا نور ذاتی ھے۔ باقی ھر چیز کا نور اللہ تعالیٰ کے نور سے لیا گیا ھے

محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے نور کا سب سے بڑا نقش ہیں۔ ان جیسا انسان دنیا میں کبھی پیدا نہیں ہوا۔

حق کے ساتھ ایک نور ہوتا ہے۔ انسان ہر وقت آسمانی روشنی کا محتاج ہے

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز - فرمودہ ۵؍جولائی ۲۰۰۲ء بمطابق ۵؍وفا ۱۳۸۱ھ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

اشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿اَللّٰهُ نُوْرُالسَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ .مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ . اَلْمِصْبَاحُ فِي زُجَاجَةٍ. اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّاشَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ. نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ .يَهْدِى اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ. وَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ . وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ﴾(سورة النور:۳۶)

اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔ اس کے نور کی مثال ایک طاق کی سی ہے جس میں ایک چراغ ہو۔ وہ چراغ شیشے کے شمع دان میں ہو۔ وہ شیشہ ایسا ہو گویا ایک چمکتا ہوا روشن ستارہ ہے۔ وہ (چراغ) زیتون کے ایسے مبارک درخت سے روشن کیا گیا ہو جو نہ مشرقی ہو اور نہ مغربی۔ اس (درخت) کا تیل ایسا ہے کہ قریب ہے کہ وہ از خود بھڑک کر روشن ہو جائے خواہ اسے آگ کا شعلہ نہ بھی چھوا ہو۔ یہ نورٌ علیٰ نور ہے۔ اللہ اپنے نور کی طرف جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور اللہ لوگوں کے لئے مثالیں بیان کرتا ہے اور اللہ ہر چیز کا دائمی علم رکھنے والا ہے۔

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کیا آپؐ نے اپنے ربّ کو دیکھا ہے؟۔ آپؐ نے فرمایا: (وہ تو) نُور ہے، میں اُسے کیسے دیکھ سکتا ہوں۔ (مسلم، کتاب الایمان)

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ :قُلْتُ لِاَبِيْ ذَرٍّ :لَوْرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَسَأَلْتُهٗ ،فَقَالَ: عَنْ اَيِّ شَيْءٍ كُنْتَ تَسْأَلُهٗ؟ قَالَ كُنْتُ اَسْأَلُهٗ :هَلْ رَأَيْتَ رَبَّكَ؟قَالَ اَبُوْذَرٍّ قَدْ سَأَلْتُهٗ ، فَقَالَ رَأَيْتُ نُوْرًا۔ (مسلم کتاب الایمان .باب فی قوله علیه السلام نور۔ انی اراه وفی قوله رایت نورا)

عَبْدُاللّٰه بِن شَقِيْق کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو کہا اگر میں نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا ہوتا تو میں آپ سے یہ سوال پوچھتا، حضرت ابوذر نے کہا آپ ان سے کیا سوال کرتے۔ عَبْدُاللّٰه بِن شَقِيْق کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ میں حضور سے پوچھتا کہ کیا حضور نے اپنے ربّ کو دیکھا ہے؟ اس پر حضرت ابوذرؓ نے کہا کہ میں نے یہ سوال حضور سے پوچھا تھا تو حضور نے جواب دیا: "میں نے تو نُور دیکھا ہے"۔

عکرمہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباسؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ محمدؐ نے اپنے ربّ کو دیکھا ہے۔ میں نے کہا: کیا اللہ تعالیٰ فرماتا نہیں کہ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ کہ نظریں اس کو نہیں پا سکتیں، البتہ وہ نظروں کو پالیتا ہے۔ انہوں نے کہا: تمہارا بھلا ہو۔ یہ رؤیت اس وقت ہوئی جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نُور کے ذریعہ تجلّی فرمائی تھی۔ نیز کہا کہ آنحضرت ﷺ کو یہ تجلّی دو دفعہ دکھائی گئی۔ (ترمذی. تفسیر القرآن)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار میں نے (اپنی خالہ امّ المومنین) میمونہؓ کے ہاں رات بسر کی۔ آنحضرت ﷺ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے۔ فارغ ہو کر پھر آپؐ نے چہرہ مبارک اور ہاتھ دھوئے۔ پھر آپؐ سو گئے۔ (کچھ دیر کے بعد) پھر بیدار ہوئے اور مشکیزہ کے پاس تشریف لا کر اس کا منہ کھولا اور وضو فرمایا۔ جس میں نہ آپ نے بہت زیادہ دیر لگائی نہ ہی بہت جلد جلد کیا......... میں نے بھی اُٹھ کر وضو کیا۔ حضورؐ نماز کے لئے کھڑے ہوئے تو میں بھی آپؐ کی بائیں طرف کھڑا ہو گیا۔ آپؐ نے مجھے کان سے پکڑ کر اپنی دائیں جانب کر لیا اور تیرہ رکعت نماز پڑھی۔ پھر آپؐ لیٹ گئے یہاں تک کہ آپؐ کے سانس لینے کی آواز آنے لگی۔ آپؐ جب سوتے تو عموماً آپؐ کے سانس لینے کی آواز آیا کرتی تھی۔ پھر بلالؓ نے نماز کے لئے آپ کو آواز دی۔ اس پر آپؐ نے نماز پڑھی اور دوبارہ وضو نہیں کیا۔ آپؐ اپنی دعا میں یہ پڑھا کرتے تھے: اے اللہ! میرے دل میں نور رکھ دے اور میری آنکھوں میں بھی نُور رکھ دے اور میرے کانوں میں بھی نور رکھ دے اور میرے دائیں طرف بھی اور میرے بائیں طرف بھی نور رکھ دے۔ میرے اوپر بھی نُور رکھ دے اور میرے نیچے بھی نور رکھ دے۔ میرے آگے بھی اور پیچھے بھی نور رکھ دے۔ اور میرے لئے نور ہی نور پیدا فرمادے۔ (بخاری، کتاب الدعوات)

حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن کی فراست سے بچو کیونکہ وہ اللہ کے نُور سے دیکھتا ہے۔ پھر آپؐ نے سورۃ الحجر کی آیت نمبر ۷۶ ﴿اِنَّ فِي ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ﴾ پڑھی یعنی اس میں کھوج لگانے والوں کے لئے نشانات ہیں۔

(ترمذی۔ کتاب التفسیر)

علامہ فخر الدین رازیؒ سورۃ النور کی آیت ﴿اَللّٰهُ نُوْرُالسَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ......﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے مزید لکھتے ہیں کہ ﴿اَللّٰهُ نُوْرُالسَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾ سے مراد اللہ آسمانوں اور زمین کے نور والا ہے اور نور کا مطلب ہے ہدایت۔ اور ہدایت اَهْلُ السَّمٰوٰت کو ہی ملتی ہے۔ پس حاصل کلام یہ ہے کہ اللہ آسمان والوں اور زمین کا ہادی ہے۔ اور یہ ابن عباس اور اکثر صحابہ کا قول ہے۔

اور اس سے ایک مراد یہ ہے کہ اللہ اپنی حکمت بالغہ اور روشن حجت کے ذریعہ آسمانوں اور زمین کے امور کو چلانے والا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے آپ کو اس صفت یعنی ﴿نُوْرُالسَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾ سے بالکل اسی طرح متصف قرار دیا ہے جس طرح کسی ملک کے عالم سردار کو کہتے ہیں کہ وہ ملک کا نور ہے۔ پس اگر وہ تعلیمیافتہ سردار عوام کے معاملات کو احسن طریق سے چلا رہا ہو تو وہ ان کے لئے نور یعنی روشنی کی طرح ہوتا ہے جو صحیح رستوں کی طرف لے جاتا ہے۔ جیسا کہ جریر کہتا ہے "وَاَنْتَ لَنَا نُوْرٌ وَغَيْثٌ عِصْمَةٌ" یعنی تو ہی ہمارا نور، ہمارے لئے بارش اور ہماری سپر ہے۔

اس سے ایک مراد یہ ہے کہ وہ آسمانوں اور زمین کو احسن ترین ترتیب کے ساتھ منظم رکھنے والا ہے۔ اور بعض دفعہ نور سے مراد نظام بھی لیا جاتا ہے جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ میں اس معاملہ کے لئے کوئی نور یعنی کوئی نظام نہیں پاتا۔

اور اس کا ایک معنی یہ ہے کہ اللہ آسمانوں اور زمین کو روشن کرنے والا ہے اور وہ تین طرح سے آسمانوں اور زمین کو روشن کرتا ہے۔ ایک یہ کہ وہ آسمانوں کو فرشتوں کے ذریعہ روشن کرتا ہے اور زمین کو انبیاء کے ذریعہ روشن کرتا ہے۔ دوسرے یہ کہ آسمانوں اور زمین کو سورج اور چاند اور ستاروں کے ذریعہ روشن کرتا ہے اور تیسرے یہ کہ اُس نے آسمان کو سورج اور چاند اور ستاروں سے روشن کیا ہے اور زمین کو انبیاء اور علماء سے روشن کیا۔

امام رازیؒ کہتے ہیں کہ سب سے زیادہ صحیح قول پہلا ہے کہ نور سے مراد ہدایت ہے کیونکہ آیت کے آخر میں فرمایا ﴿يَهْدِى اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ﴾ یہ فقرہ بتاتا ہے کہ یہاں نور سے مراد علم و عمل کی طرف ہدایت و رہنمائی ہے۔ (تفسیر کبیر رازیؒ)

علامہ ابن حیّانؒ سورۃ النور کی آیت ﴿اَللّٰهُ نُوْرُالسَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾ کی تفسیر کے تحت تحریر

کرتے ہیں کہ ابن عباسؓ نے کہا ہے کہ ﴿اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾ سے مراد آسمان والوں کی راہنمائی کرنے والا ہے۔

مجاہد کہتے ہیں کہ اس سے مراد آسمانی امور کی تدبیر کرنے والے کے ہیں۔ حسن بصری کہتے ہیں کہ اس سے مراد آسمان کو منور کرنے والے کے ہیں۔ اُبی بن کعب کہتے ہیں کہ آسمانوں کا نور اللہ سے ہے یا یہ کہا ہے کہ اسی سے آسمانوں کا نور یعنی ان کی روشنی ہے۔

ابو العالیہ کہتے ہیں کہ ﴿اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾ سے مراد آسمانوں کو سورج، چاند اور ستاروں سے مزین کرنے والے اور زمین کو انبیاء اور علماء کے ذریعہ مزین کرنے والے کے ہیں۔

(تفسیر بحر المحیط)

علامہ آلوسی نے سورۃ النور کی آیت ﴿اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے طویل بحث کی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا نور ذاتی ہے باقی ہر چیز کا نور اللہ تعالیٰ کے نور سے لیا گیا ہے۔ (تلخیص از روح المعانی)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"جب انسان اللہ تعالیٰ کا قُرب حاصل کرتا ہے تو چونکہ وہ ﴿نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾ ہے اس لئے یہ ظلمت سے نکلنے لگتا ہے اور اس میں امتیازی طاقت پیدا ہوتی جاتی ہے۔ ظلمت کئی قسم کی ہوتی ہے۔ ایک جہالت کی ظلمت ہے۔ پھر رسومات، عادات، عدمِ استقلال کی ظلمت ہوتی ہے۔ جس جس قدر ظلمت میں پڑتا ہے اسی قدر اللہ تعالیٰ سے دُور ہوتا چلا جاتا ہے اور جس قدر قرب حاصل ہوتا ہے اسی قدر امتیازی قوت پیدا ہوتی ہے۔ پس اگر کسی صحبت میں رہ کر ظلمت بڑھتی ہے تو صاف ظاہر ہے کہ وہ قُربِ الٰہی کا موجب نہیں بلکہ بُعد حرمان کا باعث ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے تو جس قدر انسان قریب ہوگا اسی قدر اس کو ظلمت سے رہائی اور نُور سے حصہ ملتا جاوے گا۔ اسی لئے ضروری ہے کہ ہر فعل اور قول میں اپنا محاسبہ کرو۔ نیچے اور اوپر کے دو لفظ ہیں جو سائنس والوں کی اصطلاح میں بھی بولے جاتے ہیں اور مذہب کی اصطلاح میں بھی ہیں۔ میں نے نیچے اور اوپر جانے والی چیزوں پر غور کی ہے۔ ڈول جوں جوں نیچے جاتا ہے اس کی قوت میں تیزی ہوتی جاتی ہے اور اسی طرح پتنگ جب اوپر جاتا ہے۔ پہلے اس کا اُوپر چڑھانا مشکل معلوم ہوتا ہے لیکن آخر وہ بڑے زور سے اوپر کو چڑھتا ہے۔ یہی اصل ترقی اور تنزل کی جان ہے۔ یا صعود اور نزول کے اندر ہے۔ انسان جب بدی کی طرف جھکتا ہے تو اس کی رفتار بہت سست اور دھیمی ہوتی ہے لیکن پھر اس میں اس قدر ترقی کرتا ہے کہ خاتمہ جہنم میں ہوتا ہے۔ یہ نزول ہے۔ اور جب نیکیوں میں ترقی کرنے لگتا اور قرب الی اللہ کی راہ پر چلتا ہے ابتداء مشکلات ہوتی ہیں اور ظالم لنفسہٖ ہونا پڑتا ہے۔ مگر آخر جب وہ اس میدان میں چل نکلتا ہے تو اس کی قوتوں میں ضرور ترقی ہوتی ہے اور وہ اس قدر صعود کرتا ہے کہ وہ سابق بالخیرات ہو جاتا ہے۔ جو لوگ اس اصل پر غور کرتے ہیں اور اپنا محاسبہ کرتے ہیں کہ ہم ترقی کی طرف جا رہے ہیں یا تنزل کی طرف وہ ضرور اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔" (الحکم۔ ۳۱/جنوری ۱۹۰۳ء۔ صفحہ ۶،۷)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"ظلمت میں جو چیز پڑی ہوتی ہے۔ اس کی خوبی یا نقص کا کچھ پتہ نہیں چلتا۔ اندھیرے میں کیسے ہی گل و گلزار ہوں۔ کیسے ہی لطیف ریشم کے کپڑے ہوں۔ مگر جب تک روشنی نہ آوے، کچھ تمیز نہیں ہو سکتی۔

﴿اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ جہان میں جو کچھ عجائبات دیکھتے ہو، اللہ تعالیٰ اس کا نور ہے۔ یعنی حضرت حق سبحانہٗ کے نُور کا ظہور ہے۔

اللہ تعالیٰ کا نُور جن پر پڑتا ہے، ان میں بعض کو آفتاب بعض کو چاند بنا دیا۔ ﴿مَثَلُ نُوْرِهٖ﴾ اللہ تعالیٰ کے انوار میں سے ایک نُور کی مثال یہ ہے۔ ﴿كَمِشْكٰوةٍ﴾ ایک طاق ہو۔ اس میں چراغ رکھ دیں۔ ﴿اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ﴾ اس کے اوپر ایک چمنی رکھ دیں۔ چمنی کے رکھنے سے کاربن جلنے کے سبب دھواں جاتا رہتا ہے۔ ﴿اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ﴾ پھر اس چمنی کے اوپر ایک اور گلوب رکھ دیا۔ اس گلوب کے رکھنے سے اس کے خراب اجزاء جل کر بھڑک اٹھتے ہیں۔ پھر وہ چراغ ستارے کی طرح ہو جاتا ہے۔ دُرّیٌ جو ظلمت کو دُور کرے، دھواں نہ رہے۔ ﴿يُوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ﴾ اس چراغ میں کوئی تیل ہو۔ پر وہ تیل برکت والا ہو۔ جو نہ شرق میں ملے، نہ غرب میں۔ دنیا کا نہ ہو۔ یعنی فضلِ الٰہی کا تیل اس میں ڈالیں۔ ﴿وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ﴾ پھر اس تیل میں آگ لگانے کی ضرورت نہیں کیونکہ وہ تو الٰہی فضل ہے۔ وہ کوکب درّی بنے گا الٰہی فضل سے۔ ﴿نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ﴾ نُور تو پہلے ہی ہے۔ پھر طاق۔ چمنی۔ گلوب سے نور علی نور ہو گیا۔ ﴿يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ﴾ اس نور بہ یہ راہیں کیا نظر آتی ہیں۔ ہدایت کی نظر آئے گی۔"

(ضمیمہ اخبار بدر قادیان۔ ۷/جولائی ۱۹۱۰ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"﴿اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾ یعنی خدا آسمان اور زمین کا نُور ہے۔ اسی سے طبقہ سفلی اور علوی میں حیات اور بقاء کی روشنی ہے۔" (پرانی تحریریں۔ صفحہ ۱۹)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"خدا آسمان و زمین کا نُور ہے یعنی ہر ایک نُور جو بلندی اور پستی میں نظر آتا ہے خواہ وہ اَرواح میں ہے خواہ اَجسام میں اور خواہ ذاتی ہے اور خواہ عرضی اور خواہ ظاہری ہے اور خواہ باطنی اور خواہ ذہنی ہے، خواہ خارجی، اُسی کے فیض کا عطیہ ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ حضرت ربّ العالمین کا فیضِ عام ہر چیز پر محیط ہو رہا ہے اور کوئی اُس کے فیض سے خالی نہیں۔ وہی تمام فیوض کا مبدء ہے اور تمام انوار کا علّت العلل اور تمام رحمتوں کا سرچشمہ ہے۔ اُسی کی ہستی حقیقی تمام عالَم کی قیوم اور تمام زیر و زبر کی پناہ ہی وہی ہے جس نے ہر ایک چیز کو ظلمت خانۂ عدم سے باہر نکالا اور خلعتِ وجود بخشا۔ بجز اس کے کوئی ایسا وجود نہیں ہے کہ جو فی حدِ ذاتہٖ واجب اور قدیم ہو یا اُس سے مستفیض نہ ہو بلکہ خاک اور افلاک اور انسان اور حیوان اور حجر اور شجر اور رُوح اور جسم سب اُسی کے فیضان سے وجود پذیر ہیں۔ یہ تو عام فیضان ہے جس کا بیان آیت ﴿اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾ میں ظاہر فرمایا گیا۔ یہی فیضان ہے جس نے دائرہ کی طرح ہر ایک چیز پر احاطہ کر رکھا ہے جس کے فائز ہونے کے لئے کوئی قابلیت شرط نہیں۔ لیکن بمقابلہ اس کے ایک خاص فیضان بھی ہے جو مشروط بشرائط ہے اور انہیں افرادِ خاصہ پر فائز ہوتا ہے جن میں اُس کے قبول کرنے کی قابلیّت و استعداد موجود ہے یعنی نفوسِ کاملہ انبیاء علیہم السلام پر جن میں سے افضل و اعلیٰ، ذاتِ جامع البرکات حضرت محمد مصطفی ﷺ ہے دوسروں پر ہرگز نہیں ہوتا۔ اور چونکہ وہ فیضان ایک نہایت باریک صداقت ہے اور دقائق حکمیہ میں سے ایک دقیق مسئلہ ہے اس لئے خداوند تعالیٰ نے اوّل فیضانِ عام کو (جو بدیہی الظہور ہے)"۔ جو صاف صاف ظاہر ہے۔ "بیان کر کے پھر اُس فیضانِ خاص کو بغرضِ اظہار کیفیّت نُور حضرت خاتم الانبیاء ﷺ ایک مثال میں بیان فرمایا ہے کہ جو اس آیت سے شروع ہوتی ہے: مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ...... الخ۔ اور بطور مثال اس لئے بیان کیا کہ تا اس دقیقہ نازک کے سمجھنے میں ابہام اور دقت باقی نہ رہے کیونکہ معانی معقولہ کو صورِ محسوسہ میں بیان کرنے سے ہر ایک غبی و بلید بھی بآسانی سمجھ سکتا ہے......

اس نور کی مثال (فرد کامل میں جو پیغمبر ہے) یہ ہے جیسے ایک طاق (یعنی سینہ مشروح حضرت پیغمبر خدا ﷺ) اور طاق میں ایک چراغ (یعنی وحی اللہ) اور چراغ ایک شیشہ کی قندیل میں جو نہایت مصفّی ہے (یعنی نہایت پاک اور مقدس دِل میں جو آنحضرت ﷺ کا دل ہے جو کہ اپنی اصل فطرت میں شیشہ سفید اور صافی کی طرح ہر یک طور کی کثافت اور کدورت سے منزّہ اور مطہر ہے اور تعلقاتِ ماسوی اللہ سے بکلّی پاک ہے) اور شیشہ ایسا صاف کہ گویا اُن ستاروں میں سے ایک عظیم النور ستارہ ہے جو کہ آسمان پر بڑی آب و تاب کے ساتھ چمکتے ہوئے نکلتے ہیں جن کو کوکب دُرّی کہتے ہیں (یعنی حضرت خاتم الانبیاء کا دل ایسا صاف ہے کہ کوکب دُرّی کی طرح نہایت منوّر اور درخشندہ، جس کی اندرونی روشنی اُس کے بیرونی قالب پر پانی کی طرح بہتی ہوئی نظر آتی ہے) وہ چراغ زیتون کے شجرۂ مبارکہ سے (یعنی زیتون کے روغن سے) روشن کیا گیا ہے۔

(شجرۂ مبارکہ زیتون سے مراد وجودِ مبارک محمدیؐ ہے کہ جو بوجہ نہایت جامعیت و کمالِ انواع و اقسام کی برکتوں کا مجموعہ ہے جس کا فیض کسی جہت و مکان و زمان سے مخصوص نہیں بلکہ تمام لوگوں کے لئے عام علیٰ سبیل الدوام ہے اور ہمیشہ جاری ہے، کبھی منقطع نہیں ہوگا) اور شجرۂ مبارکہ نہ شرقی ہے نہ غربی، یعنی طینتِ پاک محمدی میں نہ افراط ہے نہ تفریط بلکہ نہایت توسّط و اعتدال پر واقع ہے اور

سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت کیلئے مورخہ 17-16 اکتوبر بروز بدھ و جمعرات کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمادی ہے۔

لہٰذا تمام مجالس اس کے مطابق اپنی تیاریاں ابھی سے شروع کر دیں۔ اور زعماء کرام اپنی مجلس کی سالانہ کارگزاری رپورٹ مرتب کر کے 30 ستمبر تک دفتر ہذا میں پہنچا دیں۔ یاد رہے کہ ہر مجلس کا ایک ایک نمائندہ ضرور شرکت کرے۔ اجتماع کا تفصیلی پروگرام تیار کر کے بھجوایا جا رہا ہے۔ (صدر مجلس انصار اللہ بھارت)

احسنِ تقویم پر مخلوق ہے۔

......اِس جگہ اللہ تعالیٰ نے ظاہر فرمایا کہ چراغِ وحیٔ فرقان اِس شجرۂ مبارک سے روشن کیا گیا ہے کہ نہ شرقی ہے نہ غربی۔ یعنی طینتِ معتدلہ محمدیہ کے موافق نازل ہوا ہے جس میں نہ مزاجِ موسوی کی طرح درشتی ہے نہ مزاجِ عیسوی کی مانند نرمی۔ بلکہ درشتی اور نرمی اور قہر اور لطف کا جامع ہے اور مظہر کمال اعتدال اور جامع بین الجلال والجمال ہے"۔

(براہین احمدیہ۔ حصہ سوم۔ روحانی خزائن جلد ۱۔ صفحہ ۱۹۱ تا ۱۹۴۔ حاشیہ)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:-

"یقیناً اللہ تعالیٰ نُور ہے اور نُور کی طرف ہی میلان رکھتا ہے۔ اس کی عادت ہے کہ وہ ان لوگوں کی طرف جلدی سے بڑھتا ہے جو چودھویں کے چاند کی طرح ہوتے ہیں۔ پس جب اپنے اولیاء کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی یہ عادت ہے اور اپنی طرف منقطع ہونے والوں اور اپنے چنیدہ بندوں کے ساتھ اس کی یہ سنّت جاری ہے تو لازم ہے کہ اس کا مقبول بندہ ذلّت کا منہ نہ دیکھے اور کسی مذہب و ملّت کے لوگوں کے مقابلے کے وقت کسی کمزوری یا عیب کی طرف منسوب نہ کیا جائے۔"

(اعجاز المسیح۔ روحانی خزائن۔ جلد ۱۸۔ صفحہ ۴۶)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"خدا ہی ہے جو ہر دم آسمان کا نُور اور زمین کا نُور ہے۔ اس سے ہر ایک جگہ روشنی پڑتی ہے۔ آفتاب کا وہی آفتاب ہے۔ زمین کے تمام جانداروں کی وہی جان ہے۔ سچا زندہ خدا وہی ہے۔ مبارک وہ جو اس کو قبول کرے۔" (رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب۔ صفحہ ۲۰۴۔۲۰۵)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:-

"خدا اصل نُور ہے۔ ہر ایک نُور زمین و آسمان کا اسی سے نکلا ہے۔ پس خدا کا نام استعارۃً پتا رکھنا اور ہر ایک نُور کی جڑ اُس کو قرار دینا اسی کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ انسانی رُوح کا خدا سے کوئی بھاری علاقہ ہے۔" (نسیم دعوت۔ صفحہ ۲۲۔۲۳)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے فارسی منظوم کلام میں سے چند اشعار کا ترجمہ پیش کرتا ہوں۔

ایمان کیا ہے؟ خدا کو ایک یقین کرنا۔ اور خدا کے کام کو خدا ہی کے سپرد کرنا۔ اپنے سینہ کو روشن نہ سمجھ۔ جو کچھ بھی روشن ہے وہ آسمان ہی کی بدولت ہے۔ وہ آنکھ نابینا ہے جس میں یہ نور نہیں۔ اور وہ سینہ قبر ہے جو شک سے خالی نہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فارسی منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

"محمد ﷺ خدا کے نور کا سب سے بڑا نقش ہیں۔ ان جیسا انسان دنیا میں کبھی پیدا نہیں ہوا۔ ہر ملک سچائی سے خالی تھا۔ اُس رات کی طرح جو بالکل اندھیری ہو۔ خدا نے اُسے بھیجا اور اُس نے حق کو پھیلایا۔ زمین میں اُس کے آنے سے جان پڑ گئی۔ حرص کی شدت سے یہ ٹمٹماتا ہوا چراغ کس طرح تجھے باریک راہ دکھا سکتا ہے۔ خدا کی وحی تجھے راستے سے آگاہ کرتی ہے اور منزل پر پہنچنے تک نور کو تیرے ساتھ کر دیتی ہے"۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے عربی منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

"مَیں نے اپنے ربّ کے فضل سے خدا کی راہیں پائی ہیں اگرچہ وہ ہلال سے بھی زیادہ باریک تھیں۔ اور بہتیرے بھید میرے ربّ کے نُور نے مجھے دکھائے اور میری باتوں کی سچائی پر نشانات بھی دکھائے ہیں۔ اور مجھے پیالے پر پیالہ پلایا گیا یہاں تک کہ مجھ پر جمالِ حقیقی کا نُور جلوہ گر ہو گیا"۔

(آئینہ کمالات اسلام)

﴿اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِی بَحْرٍ لُّجِّیٍّ یَّغْشٰهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ. ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ. اِذَآ اَخْرَجَ یَدَهٗ لَمْ یَكَدْ یَرٰهَا. وَمَنْ لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ﴾ (سورۃ النور: ۴۱)

یا (ان کے اعمال) اندھیروں کی طرح ہیں جو گہرے سمندر میں ہوں جس کو موج کے اوپر ایک اور موج نے ڈھانپ رکھا ہو اور اس کے اوپر بادل ہوں۔ یہ ایسے اندھیرے ہیں کہ اُن میں سے بعض بعض پر چھائے ہوئے ہیں۔ جب وہ اپنا ہاتھ نکالتا ہے تو اسے بھی دیکھ نہیں سکتا۔ اور وہ جس کے لئے اللہ نے کوئی نور نہ بنایا ہو تو اُس کے حصہ میں کوئی نور نہیں۔

حضرت ابن شہاب روایت کرتے ہیں کہ ابو ادریس الخولانی نے انہیں بتایا کہ یزید بن عُمیرہ نے، جو معاذ بن جبل کے ساتھیوں میں سے تھے، انہیں بتایا کہ معاذ جب بھی ذکر کی کسی مجلس کے لئے بیٹھتے تو یہ دعا کرتے کہ اللہ ایسا حَکَم ہے جو انصاف کرتا ہے۔ ہلاک ہو گئے شک کرنے والے۔

ایک روز معاذ بن جبل نے کہا: تمہارے بعد یقیناً کچھ فتنے ظاہر ہوں گے۔ اس دوران مال کی کثرت ہو گی اور قرآن کثرت سے پھیل جائے گا یہاں تک کہ ہر مومن اور منافق، عورت مرد، بڑا چھوٹا، غلام اور آزاد اس کو پڑھ سکے گا۔ اور قریب ہے کہ ایک کہنے والا کہے گا کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ میری پیروی نہیں کرتے جبکہ مَیں قرآن ہی تو پڑھتا ہوں۔ یہ ہرگز میری پیروی کرنے والے نہیں جب تک کہ مَیں اُن کے سامنے کوئی بدعت بنا کر پیش نہ کروں۔

پس تم بدعت سے بچو کیونکہ ہر بدعت گمراہی ہے۔ اور مَیں تمہیں صاحب حکمت شخص کی کجروی سے ڈراتا ہوں کیونکہ شیطان بھی کسی دانا شخص کی زبان سے گمراہی کا کلمہ نکلوا سکتا ہے اور اسی طرح کوئی منافق بھی کبھی کلمہ حق کہہ سکتا ہے۔

راوی کہتے ہیں کہ مَیں نے معاذ بن جبل سے کہا: اللہ آپ پر رحم کرے، مجھے کیسے معلوم ہو کہ دانا شخص بھی گمراہی کا کلمہ کہہ سکتا ہے۔ نیز کوئی منافق بھی کبھی کلمۂ حق کہہ سکتا ہے؟

انہوں نے کہا کہ دانا شخص کی ایسی باتوں سے بچو جو عام طور پر مشہور ہو جاتی ہیں اور جن کے بارے میں خوب واہ واہ کی جاتی ہے۔ تاہم یہ بات تجھے اس (دانا) سے اعراض کرنے پر نہ اُکسائے کیونکہ ممکن ہے کہ وہ اپنے مؤقف پر دوبارہ غور کر کے اس کو بدل لے اور جو حق بات تُو سنے اُس کو اخذ کر لے۔ یقیناً حق کے ساتھ ایک نُور ہوتا ہے۔ (سنن ابو داؤد۔ کتاب السنۃ)

علامہ فخر الدین رازی سورۃ النور کی آیت ﴿اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِی بَحْرٍ لُّجِّیٍّ......﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں ﴿وَمَنْ لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ﴾ ہمارے اصحاب یعنی اہل سنت یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جب مومن کی ہدایت کی یہ صفت قرار دی ہے کہ یہ ہدایت انجام کار نہایت درجہ کی جلاء اور روشنی پر منتج ہوتی ہے تو اس کے بعد فرمایا ﴿یَهْدِی اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ یَّشَآءُ﴾ اور جب کافر کی ضلالت کی یہ صفت بیان کی کہ وہ انجام کار ظلمت پر منتج ہوتی ہے تو اس کے بعد فرمایا ﴿وَمَنْ لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ﴾ تو اس سے مقصود یہ ہے کہ انسان یہ جان لے کہ محض دلائل کا ظہور ایمان کو فائدہ نہیں دیتا اور نہ ہی رستہ کی ظلمت اس سے دور کی جاتی ہے بلکہ یہ سب اللہ تعالیٰ کی مخلوق اور اس کی ہدایت اور اس کی تخلیق کے ساتھ مربوط ہے۔

قاضی حسین اَلْمَرْوَزِی کہتے ہیں ﴿وَمَنْ لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا﴾ میں نور سے مراد دنیا میں اللہ تعالیٰ کے لطف و احسانات ہیں ﴿فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ﴾ یعنی وہ ہدایت نہیں پاتا بلکہ حیران و ششدر رہ جاتا ہے۔

﴿وَمَنْ لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا﴾ سے یہ مراد بھی ہو سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو آخرت میں برگزیدوں میں شامل نہیں کرتا اور اسے ثواب آخرت عطا نہیں کرتا۔ (تفسیر کبیر رازی)

﴿وَمَنْ لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ﴾ کے بارے میں اَلزُّجَّاج کہتے ہیں کہ اس کا معنی ہے جس کی اللہ تعالیٰ خود اسلام کی طرف رہنمائی نہ فرمائے وہ کبھی ہدایت نہیں پا سکتا۔

(لسان العرب)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"جب خدا تعالیٰ کسی کو آنکھ عطا کرتا ہے تو وہ دیکھ لیتا ہے کہ ہر ایک روشنی جو ان ظلمتوں سے نجات دے سکتی ہے وہ آسمان سے ہی آتی ہے اور انسان ہر وقت آسمانی روشنی کا محتاج ہے۔ آنکھ بھی دیکھ نہیں سکتی جب تک سورج کی روشنی جو آسمان سے آتی ہے نہ آئے۔ اسی طرح باطنی روشنی جو ہر ایک قسم کی ظُلمت کو دُور کرتی ہے اور اس کی بجائے تقویٰ اور طہارت کا نور پیدا کرتی ہے آسمان ہی سے آتی ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا تقویٰ، ایمان، عبادت، طہارت سب کچھ آسمان سے آتا ہے اور یہ خدا تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہے وہ چاہے تو اس کو قائم رکھے اور چاہے تو دُور کر دے۔

پس سچی معرفت اسی کا نام ہے کہ انسان اپنے نفس کو مسلوب اور لاشیٔ محض سمجھے اور آستانۂ الوہیت پر گر کر انکسار اور عجز کے ساتھ خدا تعالیٰ کے فضل کو طلب کرے۔ اور اس نورِ معرفت کو مانگے جو جذباتِ نفس کو جلا دیتا ہے اور اندر ایک روشنی اور نیکیوں کے لئے قوت اور حرارت پیدا کرتا ہے۔ پھر اگر اس کے فضل سے اس کو حصہ مل جاوے اور کسی وقت کسی قسم کا بسط اور شرحِ صدر حاصل ہو جاوے تو اس پر تکبّر اور ناز نہ کرے بلکہ اس کی فروتنی اور انکسار میں اور بھی ترقی ہو۔ کیونکہ جس قدر وہ

اپنے آپ کو لاشی سمجھے گا اسی قدر کیفیات اور انوار خدا تعالیٰ سے اُتریں گے جو اس کو روشنی اور قوت پہنچائیں گے۔ اگر انسان یہ عقیدہ رکھے گا تو اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کی اخلاقی حالت عمدہ ہو جائے گی۔" (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۱۳۔ جدید ایڈیشن)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک عربی تحریر میں فرماتے ہیں:-

"یقیناً نور اُسی دل پر اُترتا ہے جو فنا کی آگ سے جلایا جاتا ہے پھر اُسے سچی محبت دی جاتی ہے اور رضا کے چشمہ سے اُسے غسل دیا جاتا ہے اور بینائی اور سچائی اور صفائی کا سرمہ اُس کی آنکھوں میں لگایا جاتا ہے۔ پھر اُسے برگزیدگی کے لباس پہنائے جاتے ہیں، پھر اُسے بقاء کا مقام بخشا جاتا ہے۔ اور جو آپ ہی اندھیرے میں بیٹھا ہو وہ اندھیرے کو کیونکر دُور کر سکتا ہے اور جو آپ ہی لذات کے تختوں پر سوتا ہو، وہ کسی کو کیا جگا سکتا ہے۔" (الھدیٰ و تبصرۃ لمن یری۔ روحانی خزائن جلد ۱۸۔ صفحہ ۳۰۸)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے عربی منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

اے وہ ہستی جو اپنے نور اور روشنی میں مہر و ماہ کی طرح ہو گئی ہے اور رات اور دن منور ہو گئے ہیں۔ اے ہمارے کامل چاند! اور اے رحمان کے نشان! سب راہنماؤں کے راہنما اور سب بہادروں سے بہادر۔ بے شک مَیں تیرے درخشاں چہرے میں دیکھ رہا ہوں ایک ایسی شان جو انسانی خصائل پر فوقیت رکھتی ہے۔ اے شک دانشمندوں نے تیری پیروی کی ہے اور اپنے صدق کی وجہ سے انہوں نے وطنوں کی یاد بھلا دی ہے۔ وہ راتوں کی تاریکی کے وقت منور ہو گئے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں طوفان سے نجات دے دی۔ (آئینہ کمالات اسلام)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی میں ایک دعا کا اردو ترجمہ:

اے میرے ربّ! تُو اپنے فضل سے میری قوت بن جا اور میری آنکھ اور جو کچھ میرے دل میں ہے اس کا نور بن جا اور میری زندگی اور موت کا قبلہ تو ہو جا اور محبت ہے میرے دل میں گھر کر جا اور مجھے ایسی محبت عطا کر کہ میرے بعد کوئی اُور اس محبت میں آگے نہ بڑھ سکے۔ اے میرے ربّ! میری دعا قبول کر اور مجھے میری مرادیں عطا فرما۔ مجھے صاف کر دے اور مجھے عافیت میں رکھ اور مجھے اپنی طرف کھینچ لے اور خود میری راہنمائی اور قیادت فرما اور میری تائید فرما اور مجھے توفیق بخش۔ میرا تزکیہ کر اور مجھے روشن اور منور کر دے اور مجھے سارے کا سارا اپنا بنا لے اور تُو سارے کا سارا میرا ہو جا۔

اے میرے ربّ! میری طرف ہر دروازے سے آ۔ مجھے ہر حجاب سے نکال...... اور میرے وجود کے ہر ہر ذرہ میں سرایت کر جا اور مجھے اُن لوگوں میں سے بنا دے جو تیرے سمندروں میں پڑتے ہیں اور تیرے انوار کے باغوں میں جولانی کرتے ہیں اور تیری تقدیر پر راضی رہتے ہیں۔ اے میرے ربّ! تُو مجھے اپنے فضل اور اپنے چہرے کے نور کے ساتھ اپنا حسن و جمال دکھا اور اپنا آبِ زُلال مجھے پلا۔ مجھے ہر قسم کے پردوں اور غبار سے باہر نکال دے اور مجھے اُن لوگوں میں سے نہ بنا جو ظلمتوں اور پردوں میں گرائے گئے اور برکتوں اور چمکوں اور نوروں سے دُور ہو گئے اور اپنی ناقص عقل اور کھوٹی قسمت کے ساتھ نعمتوں کے گھر سے ہلاکت کے گھر کی طرف لوٹے۔ مجھے توفیق دے کہ مَیں تیرے چہرے کے لئے اپنی اطاعت کو خالص کروں اور تیری جناب میں ہمیشہ سربجود رہوں۔ مجھے ایسی ہمت دے جو عنایت کی نظریں پڑیں اور مجھے وہ چیز عطا کر جو تُو اپنے مقبولوں میں سے صرف کسی خاص کو عطا کرتا ہے اور مجھ پر وہ رحمت نازل فرما جو تُو اپنے محبوبوں میں سے صرف کسی منفرد شخص پر نازل کرتا ہے۔ (آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵۔ صفحہ ۵ تا ۷)

درخواست دعا

میرا بیٹا عزیز فلاح الدین ابن ناصر الدین وقف نو میں شامل ہے بچے کی دینی دنیوی ترقیات و خادم دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر ۲۰۰ روپے۔ (عطیہ ربانی پونہ مہاراشٹر)

☆ خاکسار کی دختر ڈاکٹر عائشہ بفضلہ تعالیٰ اپنا ذاتی کلینک بڑی کامیابی کے ساتھ چلا رہی ہے اور بیٹا احمد رسول مبشر B.Sc. سال سوم میں زیر تعلیم ہے بیٹے کی نمایاں کامیابی اور بیٹی کے موزوں رشتہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر ۱۰۰ روپے۔ (پروفیسر محمد اسحاق حیدر آبادی)

نماز جنازہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۰ جولائی ۲۰۰۲ء کو مسجد فضل لندن کے احاطہ میں مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ مبلغ سلسلہ کی نماز جنازہ حاضر کے ساتھ محترمہ ممتاز فقیر اللہ خان صاحب کی نماز جنازہ غائب پڑھائی آپ مورخہ ۱۱ فروری ۲۰۰۲ء کو دل کے عارضہ کی وجہ سے راولپنڈی ہسپتال میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کی عمر ۸۱ سال تھی۔

آپ نے ۵۳ء سے لیکر تا وفات لاہور اور مری میں لجنہ کے لئے خدمات سرانجام دینے کی سعادت پائی۔ آپ بڑی بااثر، نڈر اور باہمت خاتون تھیں۔ آپ کا گھر مشن ہاؤس کے طور پر استعمال ہوتا رہا۔ اب بھی مری میں نماز سنٹر بنا ہوا ہے۔ آپ نے ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم میجر محمود احمد صاحب افسر حفاظت لندن کی بڑی ہمشیرہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

دعائے مغفرت

افسوس! خاکسار کے والد محترم الحاج محمد صبغۃ اللہ صاحب احمدی ابن محترم الحاج پی ایم عبد الرحیم صاحب مرحوم سابق صدر جماعت احمدیہ بنگلور بعمر قریباً ۷۸ سال مختصر سی علالت کے بعد مورخہ ۵ رجون ۲۰۰۲ء کو رات ۹ بجے اس جہان فانی سے انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

محترم والد صاحب مرحوم پابند صوم وصلوٰۃ، تہجد گذار، دعا گو اور نظام سلسلہ کا دلی احترام کرنے والے نیک اور بزرگ وجود تھے۔ وقتاً فوقتاً سلسلہ کی جو بھی خدمت سپرد ہوئی اسے آپ نے ہمیشہ موجب سعادت سمجھا اور دل و جان کے ساتھ اس کی بجا آوری میں مشغول رہے۔ آپ نے اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ بے لوث خدمت دین بجالانے کی تلقین کی۔ آپ کو اپنی زندگی میں سلسلہ کی نمایاں خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ بوقت وفات آپ بحیثیت ناظم مجلس انصار اللہ کرناٹک مستعدی کے ساتھ خدمت بجالا رہے تھے۔ اس عرصہ میں آپ نے صوبہ کرناٹک کی مجالس کو منظم اور فعال بنانے میں نمایاں کردار ادا کیا۔ جب بھی آپ کو جلسہ سالانہ برطانیہ میں شمولیت کی توفیق ملی آپ اپنے پورے عرصہ قیام لندن کے دوران بطور واقف عارضی دفتر پرائیویٹ سیکرٹری سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ میں آنریری خدمت سرانجام دیتے رہے۔

بنگلور سے مورخہ 8.6.2002 کی شام کو آپ کا تابوت بذریعہ ہوائی جہاز امرتسر اور وہاں سے بذریعہ ایمبولینس قادیان لایا گیا جہاں مورخہ 9.6.2002 کو بوقت صبح پونے نو بجے صحن جامعہ احمدیہ میں محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب صدر صدر مجلس کارپرداز نے بھاری جمعیت کے ساتھ آپکی نماز جنازہ ادا کی بعدہ بہشتی مقبرہ میں آپ کی تدفین عمل میں آئی قبر تیار ہونے پر محترم مولانا حکیم صاحب نے ہی اجتماعی دعا بھی کروائی۔

آپ نے اپنے پیچھے سات بیٹیاں یعنی محترمہ فہمیدہ رشید صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ نارتھ لندن، محترمہ بشریٰ داؤد صاحبہ مقیم بنگلور، محترمہ زینب جاویدہ صاحبہ مقیم بنگلور، محترمہ صوفیہ شریف صاحبہ مقیم پٹنہ (بہار) محترمہ ناصرہ ظفر صاحبہ مقیم گلبرگہ، محترمہ خدیجۃ الکبریٰ سلیم صاحبہ مقیم مدراس محترمہ رابعہ بصری فاروق صاحبہ مقیم بحرین اور پانچ بیٹے یعنی خاکسار محمد عرفان اللہ احمدی، عزیز محمد حشمت اللہ صاحب احمدی اور عزیز برکت اللہ صاحب احمدی عزیز محمد شوکت اللہ صاحب احمدی اور عزیز محمد نصرت اللہ صاحب احمدی ساکنین بنگلور نیز 13 پوتے پوتیاں اور 19 نواسے نواسیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں محترم والد صاحب مرحوم کی مغفرت و بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔ اس صدمہ کے موقع پر بنگلور اور قادیان کے جن بزرگان و احباب اور خدام نے ہمارے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار اور للٰہی تعاون فرمایا ہے اس کے لئے ہم تمام اہل خاندان ان سب کے تہہ دل سے شکرگزار ہیں فجزاہم اللہ تعالیٰ خیرا۔ (محمد عرفان اللہ احمدی بنگلور)

میرا چھوٹا پیارا بھائی مبشر احمد ایک مختصر سی علالت کے بعد ۱۳ رجون کو صبح پانچ بجے شیخ زاید ہسپتال لاہور میں وفات پا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم کی عمر قریباً ۵۸ سال تھی ان نے اپنے پیچھے سوگوار بیوہ کے علاوہ دو بیٹے دو بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ مرحوم کو احمدیہ قبرستان فیصل آباد پاکستان میں دفن کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ میرے پیارے بھائی کے گناہ بخشتے ہوئے اپنے قرب میں جگہ دے اور اس کے بیوی بچوں کا حامی و ناصر ہو۔ اور ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (سعید احمد انور ابن مکرم بشیر احمد صاحب ٹھیکیدار مرحوم درویش قادیان)

افسوس! میری والدہ مکرمہ ساجدہ بی بی صاحبہ وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ عرصہ دراز سے دماغی علالت سے دوچار تھیں۔ مرحومہ خاموش طبیعت، صوم وصلوٰۃ کی پابند تھیں غریبوں مسکینوں کی امداد کرتی تھیں۔ خوش اخلاق، شفقت کرنے والی صابرہ خاتون تھیں۔ اپنے پیچھے ایک لڑکی چھ لڑکے چھوڑ گئی ہیں۔ ایک لڑکا اور ایک لڑکی کی شادی ہو چکی ہے۔ والدہ کی مغفرت، بلندی درجات اور لواحقین کے صبر جمیل کے لئے اور بچوں کی دینی دنیوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر ۵۰ روپے۔ (شیخ ظہیر احمد ابن مولا بخش مرحوم بھدرک اڑیسہ)

دعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی | اسد محمود بانی
کلکتہ
BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908 - 1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072
: SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236- 2096, 236 -4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

اسلام میں عورت کا مقام

خطاب سیدنا حضرت خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
بر موقعہ جلسہ سالانہ (مستورات) جماعت احمدیہ برطانیہ
(فرمودہ یکم اگست ۱۹۸۷ء)

(چوتھی قسط)

عورتوں سے حسن سلوک
بانی اسلام حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ کا پاک نمونہ

اب جس کے مذہب کے اوپر طعن درازی کی جارہی ہے یعنی حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ ان کا اپنا نمونہ دیکھئے۔ جن پر یہ تعلیم نازل ہوئی تھی اس تعلیم کو انہوں نے کس طرح سمجھا۔ اور کس طرح اس پر عمل کیا اور کس طرح اپنے غلاموں میں اس تعلیم کو رائج فرمایا۔ وہ اسلام تھا۔ اس اسلام پر انگلی اٹھا کر دیکھیں۔

خود حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ عورتوں کی تکلیف اس حد تک بھی برداشت نہیں کر سکتے تھے کہ ایک دفعہ ایک اونٹ کو تیز دوڑاتے ہوئے دیکھا تو آپ نے فرمایا آبگینے ہیں، آبگینے ہیں۔ اس تیزی سے تم اونٹ کو دوڑا رہے ہو اس پر عورتیں سوار ہیں ان کو چوٹ لگ جائے گی۔ (صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب فی رحمۃ النبی للنساء)۔

جس طرح آپ نے گلاس کے packets پر لکھا دیکھا ہو گا کہ 'Glass with care'۔ یہ محاورہ چودہ سو سال پہلے حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ نے عورت کے لئے ایجاد فرمایا تھا کہ "Glass with care" تو جس کا اپنا رجحان یہ ہو اس کی طرف ظلم کی تعلیم منسوب کرنا سب سے بڑا ظلم ہے۔

ایک دفعہ آنحضرت ﷺ حضرت صفیہؓ کے ساتھ اونٹ پر سوار تھے۔ اونٹ نے ٹھوکر کھائی اور وہ گر گیا۔ سارے عشاق حضرت محمد مصطفی ﷺ کی طرف دوڑے تو آپ نے فرمایا "المرءة المرءة" میرا خیال چھوڑو عورت کی خبر لو۔ "Ladies first" یہ محاورہ بھی سب سے پہلے آنحضرت ﷺ کی زبان سے ہی جاری ہوا۔

یہ نہیں کہ آنحضور کو اپنی ازواج مطہرات کی طرف سے کوئی تلخ بات نہیں سننی پڑی لیکن جب بھی ایسا ہوا اسکے جواب میں آپ کا اسوہ جوابی سختی کا نہیں بلکہ نرمی کا تھا۔ بعض اوقات خود امہات المومنینؓ سے ایسی باتیں سرزد ہوئیں جن کے متعلق قرآن کریم نے اس آیت میں ذکر فرمایا۔
﴿يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَ زِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا﴾ (سورة الاحزاب آیت نمبر ۲۹) یعنی بعض ایسے مطالبے ضرور ہوتے ہوں گے کہ قرآن کریم کی اس آیت کی رو سے آپ کو انہیں طلاق دینا جائز قرار دیدیا گیا۔ آنحضرت ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے یہ تعلیم دی کہ ساری بیویوں کو بلاؤ اور ان سے یہ کہہ دو کہ اگر تم نے یہی مطالبے کرتے چلے جانا ہے تو پھر ٹھیک ہے گھر کا ماحول خراب کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ آؤ میں تمہیں اموال سے لاد کر رخصت کر دیتا ہوں۔ لیکن پھر تم نے میرے ساتھ نہیں رہنا کیونکہ میری ایسی ذمہ داریاں ہیں جن کو ادا کرنے کے لئے میں ایک خاص قسم کی زندگی اختیار کرنے پر مجبور ہوں۔ لیکن عورت کو اس کے حق سے محروم نہیں کیا کہ وہ اچھے حال میں رہے۔ فرمایا ٹھیک ہے تمہیں اختیار ہے میں تمہیں دولت دیتا ہوں ناراضگی کی کوئی بات نہیں مجھ سے رخصت ہو جاؤ۔

پھر قرآن کریم فرماتا ہے کہ ایسی باتیں بھی ہوئیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک راز کی بات اپنی کسی زوجہ محترمہ کو بتائی اور انہوں نے اس راز کو دوسروں پر ظاہر کر دیا۔ اس کے نتیجہ میں بھی حضرت رسول اکرم ﷺ نے کوئی سخت کلامی نہیں کی، مارنا تو در کنار۔ چنانچہ آپ نے انہیں صرف اتنا بتایا کہ تم نے یہ راز ظاہر کر دیا ہے۔ ﴿فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا ۗ قَالَ نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ﴾ (سورة التحريم آیت نمبر ۴)۔ جب آنحضور ﷺ نے اپنی زوجہ محترمہ کو بتایا کہ جو راز میں نے تمہیں کہا تھا کسی کو نہیں بتانا اس کو تم نے ظاہر کر دیا۔ اس کے سوا کچھ نہیں کہا۔ انہوں نے جواباً کہا کہ آپ کو کس نے بتا دیا۔ فرمایا مجھے تو علیم خبیر خدا تعالیٰ نے بتا دیا ہے۔ اس سے کوئی راز پوشیدہ نہیں ہے اور اس کا حق ہے کہ جس کو چاہے جس کے چاہے راز بتا دے۔ پھر فرمایا ﴿اِنْ تَتُوْبَاۤ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ۚ وَاِنْ تَظٰهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَ جِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ﴾ (سورة التحريم آیت نمبر ۵) کہ میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ اگر تم دونوں (یعنی ایک نے دوسری کو بتایا تھا) توبہ کرو تو حق ہے۔ کیونکہ تمہارے دل غلطی کی طرف مائل ہو چکے ہیں۔ تم سے ایک جرم سرزد ہو چکا ہے۔ اس لئے توبہ کرو تو یہ مناسب ہے۔ لیکن اگر نہیں کرتیں ﴿اِنْ تَتُوْبَاۤ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ۚ وَاِنْ تَظٰهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَ جِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ﴾۔ اگر محمد مصطفی ﷺ کے خلاف تم نے بغاوت کا فیصلہ کر ہی لیا ہے تو یاد رکھو اللہ، جبریل اور صالح مومنین سب محمد مصطفی ﷺ کے ساتھ ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے فرشتے بھی اس کے پس پشت کھڑے ہیں ﴿عَسٰى رَبُّهٗۤ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗۤ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ﴾ (سورة التحريم آیت نمبر ۲)۔ اگر تمہیں طلاق بھی دینی پڑے تو خدا تعالیٰ تم سے بہت بہتر بیویوں کا اس کیلئے انتظام کر سکتا ہے۔ وہ تمہارا محتاج نہیں ہے۔

آنحضرت ﷺ نے عورتوں کو جس ذلت کے مقام سے اٹھا کر ایک نہایت ہی عالیشان اور ارفع مقام پر پہنچا دیا۔ اس کے نتیجہ میں عرب معاشرہ میں بنیادی تبدیلیاں پیدا ہو گئیں۔ حضور اکرم ﷺ کو خدا تعالیٰ نے جو پاک تعلیم دی اور آپ نے اس کے مطابق جو پاک نمونہ دکھایا اس کے نتیجہ میں ایک نئی سوسائٹی وجود میں آئی اور عورتوں نے مردوں کے برابر اپنے آپ کو سمجھا اور اپنے حق کو برابری کے ساتھ وصول کیا۔ اس سے پہلے وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتا تھا کہ کوئی عورت اپنے باپ کے مقابل پر کھڑی ہو کر اپنا حق مانگ رہی ہو یا اپنے خاوند کے مقابل کھڑی ہو کر اپنا حق مانگ رہی ہو یا کسی غیر سے اپنا حق مانگ رہی ہو۔ وہ بیچاری تو مظلوم چیز تھی۔ ورثے میں بانٹی جاتی تھی۔ بہر حال رسول اللہؐ پر جب یہ مذکورہ بالا آیت نازل ہوئی تو آپؐ نے عملاً کچھ عرصہ کے لئے ان سے علیحدگی بھی اختیار کرلی تاکہ انہیں پوری تسلی سے علیحدگی میں اچھی طرح سوچنے اور سمجھنے کا موقع مل جائے۔ اس وقت ان ازواج مطہرات کے والدین کو جب یہ علم ہوا، وہ سمجھانے کیلئے اپنی اپنی بیٹیوں کے پاس پہنچے۔ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کا ذکر ملتا ہے کہ خاص طور پر انہوں نے حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ کو سمجھانے کی کوشش کی۔ پھر وہ حضرت ام سلمیٰ کے پاس پہنچے تو انہوں نے جواب دیا کہ آپ حضرات کا یہاں کیا کام ہے۔ رسول اکرم ﷺ ہمارے حالات سے بخوبی واقف ہیں اگر آپؐ ہمیں منع کرنا چاہیں تو جس چیز سے منع کرنا چاہیں آپؐ منع کر سکتے ہیں۔ اگر ہم رسول اللہ ﷺ سے مطالبہ نہ کریں تو کس سے کریں۔ کیا آپ حضرات اپنی بیویوں کے معاملہ میں دوسروں کا دخل پسند کرتے ہیں؟ اگر نہیں تو یہاں سے تشریف لے جائیں آنحضرت ﷺ اور ان کی بیویوں کے درمیان دخل اندازی کا آپ کا کوئی کام نہیں۔ اسلام سے پہلے یہ بات کسی عرب کے تصور میں بھی نہیں آسکتی تھی کہ اس طرح عورت کھڑی ہو کر مرد کو مخاطب کر سکتی ہے۔

(طبقات ابن سعد صفحہ ۱۲۹)
صحیح مسلم کتاب الطلاق)

ایک دفعہ حضرت عمرؓ کا اپنی بیوی سے ایک معاملہ میں اختلاف رائے ہو گیا۔ ان کی بیگم حضرت عاتکہؓ نماز کی بہت شائق تھیں اور نماز باجماعت کی تو ان کو عادت پڑ چکی تھی۔ وہ نماز باجماعت کے بغیر رہ ہی نہیں سکتی تھیں۔ پس جب پانچ وقت عورت گھر سے نکلے حالانکہ اس پر فرض ہی نہ ہو اور پانچ وقت مسجد میں پہنچے تو پیچھے گھر کی ضروریات کا کیا حال ہوتا ہو گا۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے آخر کچھ عرصہ کے حوصلے کے بعد ان سے کہا کہ بی بی بس کرو کافی ہو گئیں نمازیں۔ گھر میں اجازت ہے تم کیوں مسجد جاتی ہو اور کہا کہ خدا کی قسم تم جانتی ہو کہ تمہارا یہ فعل مجھے پسند نہیں۔ انہوں نے کہا: واللہ! جب تک آپ مجھے مسجد جانے سے حکماً نہیں روکیں گے میں نہیں رکوں گی۔ اور حضرت عمرؓ کو یہ جرأت نہیں ہوئی کہ بیوی کو حکماً مسجد جانے سے روک دیں۔ چنانچہ آخر وقت تک انہوں نے یہ سلسلہ نہیں چھوڑا اور باقاعدہ مسجد میں جاکر نمازیں پڑھتی رہیں۔ (صحیح بخاری کتاب الجمعة باب هل على من لم يشهد الجمعة غسل)

بخاری کی روایت کے مطابق حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ ہمارا حال یہ ہو گیا تھا کہ ہم اپنے گھروں میں اپنی عورتوں سے بے تکلفی سے گفتگو کرتے ہوئے ڈرنے لگے تھے کہ کہیں یہ شکایت نہ کر دیں۔
(کتاب النکاح باب الوصاۃ بالنساء)

یہ تھا مرتبہ اس عورت کا جسے ظالمانہ طور پر زندہ درگور کر دیا جاتا تھا جس سے غلاموں اور لونڈیوں سے بدتر سلوک کیا جاتا تھا۔ سب سے زیادہ مظلوم حالت اس دور میں عرب عورت کی تھی مگر آنحضور ﷺ نے کس گری ہوئی حالت سے اٹھایا اور کس بلند شان پر پہنچا دیا۔

تمام زندگی میں حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ نے کسی عورت پر ہاتھ نہیں اٹھایا، کسی بچے پر ہاتھ نہیں اٹھایا، کسی غلام پر ہاتھ نہیں اٹھایا۔ اس لئے اس بات سے ایک اور نکتہ بھی نکلتا ہے کہ وہ تعلیم جو آپ پر نازل ہوئی ﴿وَاضْرِبُوْهُنَّ﴾ وہ آپ کے دل کی تعلیم نہیں تھی۔ وہ خدائے واحد و یگانہ کا پیغام تھا کہ جس کے قلب کی یہ حالت ہو کہ ساری عمر اپنے غلاموں سے، اپنے ماتحتوں سے، اپنے دشمنوں سے یہ سلوک رہا ہو کہ جو زیادتیاں بھی کر رہے ہوں، نافرمانیاں بھی کر رہے ہوں، ان کے متعلق منہ سے سخت کلام بھی نہ نکلا ہو وہ یہ تعلیم سوچ ہی نہیں سکتا کہ ﴿فَاضْرِبُوْهُنَّ﴾ (ان کو مارو)۔

اس لئے جو خدا انسانی فطرت سے واقف ہے، جو جانتا ہے کہ بعض گھروں میں عورتیں ایسے طریق اختیار کر لیتی ہیں کہ اگر ان کو یہ خوف نہ رہے کہ ایک مقام پر جاکر ان کو سزا ملے گی تو وہ حد سے زیادہ بڑھنا شروع ہو جائیں گی۔ ذاتی طور پر یہ آنحضرت ﷺ کے مزاج کے خلاف بات تھی۔

اس تعلق میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"رسول اللہ ﷺ ساری باتوں کے کامل نمونہ ہیں۔ آپ کی زندگی میں دیکھو کہ آپ عورتوں کے ساتھ کیسی معاشرت کرتے تھے۔ میرے نزدیک وہ شخص بزدل اور نامرد ہے جو عورت کے مقابلے میں کھڑا ہوتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کی پاک زندگی کا مطالعہ کرو تا تمہیں معلوم ہو کہ آپ ایسے خلیق تھے۔ باوجودیکہ آپ بڑے بارعب تھے لیکن اگر کوئی ضعیفہ عورت بھی آپ کو کھڑا کرتی تھی تو آپ اس وقت

تک کھڑے رہتے تھے جب تک کہ وہ اجازت نہ دے۔ (ملفوظات جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۴۴)

یہ ہے اسلامی تعلیم جو اس رسولؐ نے سمجھی جس پہ وہ آیت نازل ہوئی تھی جسے اعتراض کا نشانہ بنایا جارہا ہے اور یہ ہے اس کی زندگی بھر کا نمونہ۔ اور کسی کو حق نہیں ہے کہ قرآن کریم سے کوئی ایسا نتیجہ اخذ کرے جو آنحضرتؐ کے اپنے کردار کے خلاف ہو۔ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کا کامل نمونہ قرآن کریم کی کامل تفسیر ہے اس کے مطابق فیصلہ ہوگا کہ کوئی تعلیم کیا ہے اور اس کا مقصود کیا تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس زمانہ میں اس تعلیم کو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے آئینہ میں دیکھا۔ اور اسی آئینہ میں اس کو سمجھا۔ فتاویٰ احمدیہ جلد دوم صفحہ ۳۸ پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک تحریر درج ہے آپ نے فرمایا:

"میں جب کبھی اتفاقاً ایک ذرہ درشتی اپنی بیوی سے کروں تو میرا بدن کانپ جاتا ہے کہ ایک عورت کو خدا تعالیٰ نے صدہا کوس سے لاکر میرے حوالے کیا، شاید معصیت ہوگی کہ مجھ سے ایسا ہوا۔ تب میں ان کو کہتا ہوں کہ تم اپنی نماز میں میرے لئے دعا کرو کہ اگر یہ عمل خلاف مرضی حق تعالیٰ ہے تو وہ مجھے معاف کردے۔ اور میں بہت ڈرتا ہوں کہ ہم کسی ظالمانہ حرکت میں مبتلا نہ ہو جائیں"۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نمونہ، آپ کی ساری زندگی کی باتیں ہمارے گھروں میں آج تک زندہ چلی آرہی ہیں۔ کوئی دیر کی بات نہیں۔ ایسا پاک نمونہ تھا حضرت اماں جانؓ کے ساتھ 'ایسا پاک سلوک تھا، ایسا محبت اور شفقت اور نرمی کا سلوک تھا کہ آج دنیا میں سب سے بڑا دعویدار بھی جو یہ کہنا چاہتا ہو کہ مَیں اپنی بیوی سے حسن سلوک کرتا ہوں اس نمونے کا پاسنگ بھی نہیں دکھا سکتا۔ یہ بہت ہی باریک اور لطیف نکتہ ہے جس کی طرف متوجہ ہونا چاہئے کہ جس پر ظلم کیا گیا ہے اس کی دعا شامل نہیں ہوگی تو مغفرت نہیں ہوگی۔ اس کی بخشش ضروری ہے۔ پس یہ اتفاقی منہ سے نکلا ہوا کلام نہیں ہے بلکہ ایک عارف باللہ کا کلام ہے۔ اس میں ہمارے لئے بہت ہی بڑی نصیحت پوشیدہ ہے۔ جب بھی آپ کسی کے خلاف زیادتی کرتی ہیں اگر وہ انسان ہے تو انسان سے معافی مانگ لینا ضروری ہو جاتا ہے۔ ورنہ تو دنیا میں بڑا ظلم ہو جائے کہ ظلم انسانوں پر کریں اور معافیاں خدا تعالیٰ سے مانگتے رہیں۔ خدا تعالیٰ سے بھی معافی مانگنی ہوگی کیونکہ اس کی تعلیم کے خلاف ظلم کیا ہے لیکن جس کے خلاف زیادتی ہوئی ہے جب تک اس سے معافی نہ مانگی جائے اس وقت تک انسان حقیقت میں معافی کا حقدار قرار نہیں پاتا۔

پردہ کی حکمتیں

جہاں تک پردہ کی تعلیم کا ذکر ہے اور اس پر اعتراضات کے مضمون کا سوال ہے، میں چونکہ اس مضمون پر بارہا روشنی ڈال چکا ہوں اس لئے سردست اس سے گذر جاتا ہوں صرف اتنا بتانا مناسب ہوگا کہ پردہ کے پیچھے حکمتیں کیا ہیں اور اسلامی پردہ کی نوعیت کیا ہے۔ خلاصۃً چند نکات آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

پہلی بات یہ ہے کہ نظر کا پردہ ہے جس پر زور دیا گیا ہے۔ اور اس میں مرد اور عورت دونوں برابر کے شریک ہیں۔ عورت کو یہ تعلیم ہے کہ بطور خاص اس بات کا خیال رکھے کہ خدا تعالیٰ نے اسے حسین اور دلکش بنایا ہے اس لئے اگر وہ ذرا بھی زینت اختیار کرے گی اور اپنے اعضا کو چھپانے میں احتیاط سے کام نہیں لے گی تو مرد بھٹک جائیں گے اس لئے ان پر رحم کرے اور اپنے آپ کو سمیٹ کر چلے۔ اور اپنے حسن کی حفاظت کرے۔

چادر وغیرہ کے پردہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو اسلامی اصول کی فلاسفی میں وضاحت فرمائی ہے وہ اس زمانہ کے لوگوں کے لئے اس مضمون کو بڑی وضاحت سے پیش فرما رہی ہے۔

اسکے علاوہ بوڑھی عورتوں کو اسلام پردہ سے مستثنیٰ قرار دیتا ہے۔ یعنی ایسی عورتیں جن کے متعلق کسی ظالم کا بد نظر ڈالنے کا سوال ہی باقی نہ رہے۔ کام کرنے والی عورتوں اور خدمت کرنے والی عورتوں کو بھی اس حد تک پردہ کی پابندی سے آزاد رکھا گیا ہے جس حد تک کام کے سلسلہ میں ان کا اپنی زینت کو ظاہر کرنا ضروری ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں:

"خدا کی کتاب میں پردہ سے یہ مراد نہیں کہ فقط عورتوں کو قیدیوں کی طرح حراست میں رکھا جائے۔ یہ ان نادانوں کا خیال ہے جن کو اسلامی طریقوں کی خبر نہیں۔ بلکہ مقصود یہ ہے کہ عورت اور مرد دونوں کو آزاد نظر اندازی سے اور اپنی زینت کے دکھانے سے روکا جائے کیونکہ اس میں دونوں مرد اور عورت کی بھلائی ہے۔ بالآخر یہ بھی یاد رہے کہ خوابیدہ نگاہ سے غیر محل پر نظر ڈالنے سے اپنے تئیں بچالینا اور دوسری جائز النظر چیزوں کو دیکھنا اس طریق کو عربی میں غض بصر کہتے ہیں"۔ (اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۳۰۔ روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۳۴۴ مطبوعہ لندن ۱۹۸۴ء)۔ یعنی اگر خوابیدہ نظر پڑ جائے تو یہ اس تعلیم قرآنی کے خلاف نہیں ہے کیونکہ غض بصر میں یہ خوابیدہ نظر بھی شامل ہے۔

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ فی زمانہ یہ تعلیم قابل عمل نہیں رہی کیونکہ چودہ سو سال کے اندر دنیا کے حالات بدل چکے ہیں۔ اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ فرماتے ہیں:

"مگر اے پیارو! خدا تعالیٰ آپ تمہارے دلوں میں الہام کرے ابھی وہ وقت نہیں کہ تم ایسا کرو۔" سردست زمانے کے حالات ایسے نہیں کہ پردہ میں کوتاہی کی جائے۔ اسکا ذکر فرماتے ہیں "اور اگر ایسا کروگے تو ایک زہرناک بیج قوم میں پھیلاؤ گے۔ یہ زمانہ ایک ایسا نازک زمانہ ہے اگر کسی زمانے میں پردے کی رسم نہ ہوتی تو اس زمانے میں ضرور ہونی چاہئے تھی۔ کیونکہ کلجگ ہے اور زمین پر بدی اور فسق و فجور اور شراب خوری کا زور ہے اور دلوں میں دہریہ پن کے خیالات پھیل رہے ہیں اور خدا تعالیٰ کے احکام کی دلوں سے عظمت اٹھ گئی ہے۔ زبانوں پر سب کچھ ہے اور لیکچر بھی منطق اور فلسفہ سے بھرے ہوئے ہیں مگر دل روحانیت سے خالی ہیں۔ ایسے وقت میں کب مناسب ہے کہ اپنی غریب بکریوں کو بھیڑیوں کے بنوں میں چھوڑ دیا جائے"۔

(لیکچر لاہور صفحہ ۳۷)

جو مرد اور عورتیں مجھ سے بار بار سوال کرتے ہیں ان کو میں اس سے بہتر جواب نہیں دے سکتا کہ میں پردہ کے معاملہ میں جو جماعت کو ایک حکمت عملی اختیار کرنے کی بار بار تلقین کرتا ہوں وہ کیا ہے۔ اسی عبارت میں جو روح ہے وہی میں چاہتا ہوں کہ اسے نافذ کیا جائے۔ آج کل کے حالات گندے ہیں۔ جن احمدی گھروں نے پردہ کے معاملہ میں بے پروائیاں کی ہیں ان میں سے بعض روتی ہوئی میرے پاس پہنچتی ہیں کہ ہماری بچی ہاتھ سے نکل گئی ہے، ہمارے ساتھ یہ ظلم ہو گیا ہمارے ساتھ وہ ظلم ہو گیا۔ معاشرہ بہت گندہ ہے۔ بہت بھیانک جرائم ہیں جن کا مختصر ذکر میں کر چکا ہوں۔ چھوٹی تین تین' چار چار سال کی بچیوں پر جو معاشرہ ہاتھ اٹھا رہا ہو وہاں اگر ان کے پردہ کی حفاظت نہیں کریں گی تو آپ کیسے اپنی بچیوں کو محفوظ سمجھ سکتی ہیں۔

تعددِ ازدواج

ایک یہ اسلامی حکم ایسا ہے جس کے متعلق اہل مغرب میں خصوصیت کے ساتھ چرچا رہتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ اسلام نے بڑا ظلم کیا ہے کہ ایک سے زیادہ بیویاں رکھنے کی اجازت دے دی اور صرف مرد کو دی عورت کو نہیں۔ دو اعتراضات کیے جاتے ہیں۔

پہلے تو میں قرآنی الفاظ آپ کے سامنے رکھتا ہوں کہ آپ اس کے مفہوم کو اچھی طرح سمجھ لیں کہ کیوں اجازت دی اور کن شرائط کے ساتھ دی۔ اور کیا ایسی صورت میں اجازت دینا درست تھا یا ناجائز تھا۔ فرمایا ﴿وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتٰمٰی فَا نْکِحُوْا مَا طَابَ لَکُمْ مِنَ النِّسَآءِ مَثْنٰی وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ. فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ ذٰلِکَ اَدْنٰٓی اَلَّا تَعُوْلُوْا .وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً فَاِنْ طِبْنَ لَکُمْ عَنْ شَیْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَکُلُوْهُ هَنِیْٓـًٔا مَّرِیْٓـًٔا﴾ (سورة النساء آیت ۴،۵)۔ فرمایا اگر تمہیں خوف ہو کہ تم یتیموں کے بارہ میں انصاف نہ کر سکو گے تو جو صورت تمہیں پسند ہو کر لو۔ یعنی غیر یتیم عورتوں میں سے دو دو اور تین تین اور چار چار نکاح کر سکتے ہو۔ لیکن اگر تمہیں یہ خوف ہو کہ تم عدل نہ کر سکو گے تو ایک ہی عورت پر اکتفا کرنا ضروری ہے۔ یا وہ جو تمہارے ہاتھوں کے تابع ہو۔ اس طریق سے بہت قریب ہے کہ تم ظالم نہ ہو جاؤ۔ اور عورتوں کو ان کے مہر خوشی سے ادا کرو۔ پھر اگر وہ اپنے دل کی خوشی سے اس میں سے کچھ تمہیں دیں تو اس میں سے بے شک کچھ استعمال کرو۔ لیکن عورت کی ملکیت پر اس کی مرضی کے بغیر نظر نہیں ڈالنی یہ اس کا مفہوم ہے۔

یہ جو چار شادیوں تک کی اجازت ہے اس کے مختلف پہلو ہیں جن کو میں آپ کے سامنے الگ الگ نمایاں طور پر کھول کر رکھنا چاہتا ہوں۔ سب سے پہلی تو یہ بات ہے کہ یہ اجازت مشروط ہے اور دونوں طرف سے سخت شرطوں نے اس اجازت کو گھیر رکھا ہے۔ اس آیت کے آغاز میں ہی یہ بیان فرمایا گیا ﴿وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا﴾ کہ اگر تمہیں یہ ڈر ہو کہ تم یتامیٰ کے درمیان انصاف نہیں کر سکو گے تب تمہیں اجازت ہے۔ یعنی انصاف کی حفاظت کی خاطر اجازت ہے کہ ایک سے زیادہ بیویاں کر لو۔ غالباً مراد یہ ہے کہ کوئی یتیم بچی جو تمہارے گھر میں رہتی ہے اور خطرہ ہے کہ تم اس سے انصاف نہیں کر سکو گے تو بہتر ہے کہ شادی کر کے اس سے عزت کا سلوک کرو۔ اور اجازت دینے کے بعد فرمایا ﴿فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً﴾ اب دوبارہ ہم تمہیں بتاتے ہیں کہ ایک سے زائد شادیوں کے لئے تمہاری انصاف کرنے کی استعداد لازمی شرط ہے۔ اگر تمہیں یہ وہم ہو کہ تم ایک سے زیادہ شادیاں کرنے کے نتیجہ میں انصاف پر قائم نہیں رہ سکو گے تو یاد رکھنا کہ ایک ہی شادی پر اکتفا لازم ہے۔ آج کی دنیا میں جہاں تک میں نے نظر ڈالی ہے، شاذ کے طور پر ہی آپ کو مسلمانوں میں سے کوئی ایسا مرد دکھائی دے گا جو ایک سے زیادہ شادیاں کر کے دونوں کے درمیان کامل انصاف کرتا ہو۔ اسلئے بظاہر اسلام کے نام پر جو ایک سے زائد شادیاں کرنے والے مرد دکھائی دیتے ہیں وہ اسلام کے نام پر شادیاں کر کے اسلام پر عمل نہیں کر رہے بلکہ مخالفت کر رہے ہیں۔ میرے علم میں کئی ایسے مرد ہیں جنہوں نے ایک سے زائد شادی کی اور پرانی بیوی کو معلقہ کی طرح چھوڑ دیا۔ اور پھر اسکے گھر جھانک کر بھی نہیں دیکھا۔

ہمارے ایک تعلق والے دوست ہندوستان سے تشریف لائے اور انہوں نے اخبارات میں ایک اشتہار شائع کیا۔ اس کا مضمون یہ تھا کہ میں شادی شدہ ہوں میرے اتنے بچے ہیں لیکن میں ضرورت محسوس کرتا ہوں کہ دوسری شادی کروں اس لئے اگر یورپ کی کوئی خاتون اس بات کے لئے آمادہ ہو (اور غالباً جرمن قوم کو خاص طور پر مخاطب کیا تھا) کہ جرمن قوم میں چونکہ ایسی عورتیں ہیں جو جنگ کے بعد بیچاری تنہا رہ گئی ہیں اور کوئی انکا پرسان حال نہیں، اسلئے اگر ان میں سے کوئی خاتون راضی ہوں تو اپنا نام پیش کریں۔ ان کو اتنی چٹھیاں ملیں کہ ہزارہا خطوط کی چھان بین کے لئے ایک پرائیویٹ سیکرٹری رکھنا پڑا تا کہ وہ جانچ پڑتال کرنے کے بعد چند خواتین کے کوائف خصوصی توجہ کے لئے ان کے سامنے پیش کرے۔ وہ صاحب

ان دنوں ہالینڈ کے جماعت احمدیہ کے مشن ہاؤس میں ٹھہرے ہوئے تھے اور اس وقت کے مبلغ نے مجھے خود یہ واقعہ ہنس ہنس کر سنایا کہ ان کے قیام کے دوران ڈاک کے تھیلوں کے تھیلے انہیں اٹھا کر لانے پڑتے تھے۔ یہ سب خواتین جانتی تھیں کہ ان صاحب کی یہ دوسری شادی ہے کیونکہ اشتہار میں یہ بات واضح کر دی گئی تھی کہ ان صاحب کی پہلی بیگم زندہ ہیں اور پوری طرح برابری کے حقوق کے ساتھ وہ دوسری عورت کو ساتھ رکھیں گے۔ ان تمام کڑی شرائط کے باوجود یہ ہزاروں خطوط موصول ہوئے۔ پس ثابت ہوا کہ گو مغربی عورتوں کو اسلامی تعلیم پر اعتراض تو ہوتا ہے لیکن جب خود ضرورت پڑتی ہے تو خود انہیں اسی تعلیم پر عمل پیرا ہونا پڑتا ہے۔

جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے آج کی تہذیب کے اکثر دکھ اس تعلیم سے انکار کا ورثہ ہیں۔ اس کے علاوہ آپ تصور کریں کہ دو صورتوں میں سے اگر یہ صورت نہیں تو دوسری صورت کیا ہے؟ بھاری تعداد میں عورتیں اگر بغیر شادی کے رہیں تو انہوں نے بہرحال اس آزاد معاشرہ میں اپنی جنسی خواہشات کو پورا کرنا ہے۔ پس وہ ایسا اکثر شادی شدہ مردوں سے تعلقات بڑھا کر کرتی ہیں۔ اس وقت ان کی بیوی کو سوکناپے کی کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ انہیں تو صرف یہ چاہئے کہ قانونی طور پر بس وہ خاوند اسی کا رہے۔ لیکن جس خاوند کو دوسری جوان لڑکیاں میسر آجائیں تو اکثر وہ اپنی بیوی کا بن کر نہیں رہ سکتا۔ اور شادی شدہ گھر ٹوٹنے لگتے ہیں۔

اس سلسلہ میں جب گفتگو کا موقع ملتا ہے تو بعض دفعہ بعض سوال کرنے والیاں پریس کانفرنسز کے موقع پر یہ سوال کرتی ہیں "تو پھر عورتوں کو بھی اجازت ملنی چاہئے تھی"۔ میں ان کو سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں کہ دیکھو بیک وقت دونوں کو اجازت نہیں مل سکتی۔ ضرورت تو یہ ثابت ہو رہی ہے کہ مرد گھٹا کرتے ہیں، عورتیں زیادہ ہوا کرتی ہیں۔ اور اجازت خدا عورتوں کو دے دے تو مصیبت ہی پڑ جائے۔ پہلے ہی مرد کم ہیں۔ اگر عورتیں چار چار شادیاں کرنے لگ جائیں تو بھاری اکثریت مردوں کی بغیر شادی کے رہ جائے گی۔ سوسائٹی پر قیامت برپا ہو جائے گی۔

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
تَرْکُ الدُّعَاءِ مَعْصِیَۃٌ
دعا کو ترک کرنا گناہ ہے
طالب دعا از جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
Auto Traders
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 248-5222'248-1652'243-0794
رہائش: 237-0471'237-8468

اور اگر یہ کہو کہ نہیں انصاف سے کام لیا جاتا دونوں کو بیک وقت اجازت دے دی جاتی تو میں ان سے کہتا ہوں کہ اس صورت میں ذرا پھر حساب تو لگا کے دیکھو۔ فرض کرو تم نے اپنے خاوند کے علاوہ تین اور مردوں سے شادی کی۔ اور ان تین مردوں نے اپنے حق کو استعمال کرتے ہوئے تین تین اور عورتوں سے شادی کی۔ اور ان تین تین عورتوں نے پھر تین تین اور مردوں سے شادی کی اور پھر ان مردوں نے تین تین اور عورتوں سے شادی کی۔ سارا ملک ایک شادی شدہ خاندان بن جائے گا۔ اس صورت میں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ بچے کس خاوند کے ہوں گے؟ اور ان بچوں کا نان نفقہ کون ادا کرے گا؟ کس طرح پھر طلاق کے جھگڑے طے ہوں گے اور جائیدادیں بانٹی جائیں گی۔ ایسا احمقانہ سوال ہے کہ اس کا کوئی حل سوال کرنے والا بھی پیش نہیں کر سکتا۔ اس لئے اسلام کی تعلیم سے مفر نہیں ہے۔

خدا تعالیٰ کی تعلیم جذبات پر نہیں فطرت انسانی پر مبنی ہے اور ضروریات انسانی پر مبنی ہے اور ہر زمانہ کے لئے ہے۔ امن کے زمانہ کے لئے بھی ہے اور جنگ کے زمانہ کے لئے بھی ہے۔ پس وہ تمام احتیاطیں اختیار کرنے کے بعد جس کے نتیجہ میں ظلم سے مردوں کو روکا جائے خدا تعالیٰ نے مناسب شرطوں کے ساتھ ایک سے زیادہ شادیوں کی اجازت دی اور اسے عمومی قانون نہیں قرار دیا۔ اگر عمومی قانون اسے سمجھا جائے تو پھر نعوذ باللہ من ذلک خدا تعالیٰ کی حکمت کاملہ پر ایک شدید اعتراض وارد ہوتا ہے۔ یعنی ایک طرف خدا تعالیٰ گویا یہ تعلیم دے رہا ہے کہ ہر مرد کے لئے بہتر ہے کہ ایک سے زیادہ شادیاں کرے۔ دو دو، تین تین، چار چار، شادیاں کرے اور دوسری طرف عورتوں اور مردوں کا توازن تقریباً ایک دوسرے کے برابر رکھا ہو۔ ہو ہی نہیں سکتا کہ مرد اور عورت کی تعداد تو برابر پیدا ہو رہی ہو اور مردوں کو چار چار شادیوں کی اجازت کی تعلیم دی جا رہی ہو۔ اس لئے لازماً یہ تعلیم عام نہیں ہے' انہی حالات سے مخصوص ہے جن کا ذکر میں نے کیا ہے اور ان شرائط کی پابند ہے جن کا میں نے ذکر کیا ہے۔

اس کے علاوہ بھی بعض ضرورتیں پیش آسکتی ہیں، صرف جنگ کی ضرورتیں نہیں ہیں۔ ان کے متعلق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے جو ذکر فرمایا ہے وہی عبارت آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں

"ہمیں جو کچھ خدا تعالیٰ سے معلوم ہوا ہے وہ بلا کسی رعایت کے بیان کرتے ہیں۔ قرآن شریف کا منشا زیادہ بیویوں کی اجازت سے یہ ہے کہ تم کو اپنے نفوس کو تقویٰ پر قائم رکھنے اور دوسرے اغراض مثلاً اولاد صالحہ کے حاصل کرنے اور خویش و اقارب کی نگہداشت اور ان کے حقوق کی بجا آوری سے ثواب حاصل ہو۔ اور اپنی اغراض کے لحاظ سے اختیار دیا گیا ہے کہ ایک دو تین چار عورتوں تک نکاح کر لو لیکن اگر ان میں عدل نہ کر سکو تو پھر یہ فسق ہوگا اور بجائے ثواب کے عذاب حاصل کرو گے کہ ایک گناہ سے نفرت کی وجہ سے دوسرے گناہوں پر آمادہ ہوئے"۔ (ملفوظات جلد ہفتم، مطبوعہ لندن ۱۹۸۴ء، صفحہ ۶۳-۶۵)

پس ایک اور شرط قرآن کریم نے پیش فرمائی ﴿وَلَنْ تَسْتَطِيعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ﴾ (سورۃ النساء آیت ۱۳۰)۔ انصاف پر اتنا زور دیا کہ پھر خدا تعالیٰ نے اس کی وضاحت فرمائی کہ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ جذباتی لحاظ سے بھی سو فیصد برابری ہو، یہ ممکن ہی نہیں ہے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ جتنی محبت انسان کسی ایک بیوی سے کرے بعینہ اتنی محبت دوسری بیوی سے بھی کرے۔ پس قرآن کریم انصاف قائم کرنے کا حکم دیتے ہوئے ہرگز یہ تعلیم نہیں دیتا کہ محبت کرنے میں انصاف کرو کیونکہ دل کے معاملات پر انسان کا کوئی دخل نہیں۔ مگر خدا تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ کسی ایک کی محبت زیادہ ہونے کے باوجود جس سے محبت کم ہے اس کے ساتھ بھی معاملات میں برابری کا سلوک کرو۔

آنحضرت ﷺ نے اس بارہ میں ایسا مثالی نمونہ پیش فرمایا ہے کہ آخری عمر میں جبکہ آپؐ کمزور ہو گئے اور آپ کو یہ استطاعت نہیں تھی کہ ہر گھر میں باری باری جا کر رہیں، ایسی صورت میں آپؐ نے ان بیویوں سے جن کے لئے آپ کی دیکھ بھال مشکل تھی، اجازت لی کہ دو بیویاں نسبتاً صحتمند اور دیکھ بھال کی استطاعت رکھتی ہیں آپؐ ان ہی کے گھر جایا کریں۔ اور جب مختلف بیویوں نے خوشی کے ساتھ یہ اجازت دے دی پھر آپؐ نے اس تجویز پر عمل فرمایا۔ (صحیح بخاری کتاب المغازی)

بائبل اور تعدد ازدواج

جہاں تک دیگر مذاہب کا تعلق ہے یہ عجیب بات ہے کہ یہ غیر مذاہب والے جو اسلام پر اعتراض کرتے ہیں ان کے مذاہب کا مطالعہ کریں تو بالکل برعکس صورت نظر آرہی ہے۔ موسوی شریعت نے کھلم کھلا تعدد ازدواج کی اجازت دی (استثناء باب ۲۱ آیت ۱۵) نیز سلاطین۔ ۳ ، باب ۱۱ آیت ۳ کا مطالعہ کریں تو آپ حیران ہوں گے کہ اس کھلی اجازت کے ساتھ انصاف کی کوئی پابندی عائد نہیں کی گئی۔ جن انبیاء کو یہ بہت ہی عظمت کا مقام خود دیتے ہیں جن سے آگے سارے نبوتوں کے سلسلے جاری ہوئے اور جن کی آگے کی نسل سے ان کے نزدیک دنیا کا منتہیٰ پیدا ہوا یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام، آپ جانتے ہیں ان کی ایک سے زیادہ بیویاں تھیں۔ (پیدائش باب ۱۶ آیت ۳-۴ اور پیدائش باب ۲۵ آیت ۱) اسی طرح حضرت یعقوب علیہ السلام کی ایک سے زائد بیویاں تھیں۔ (پیدائش باب ۲۹ آیت ۲۲ تا ۲۴ اسی طرح پیدائش باب ۳۰ آیات ۲، ۳، ۴، ۹، ۱۰)۔ سموئیل باب ۱ آیت ۲ تا ۵ اور پھر ۲ سموئیل باب ۵ آیت ۱۳ میں حضرت داؤد کی بیویوں کا ذکر ملتا ہے اور یہ ذکر ملتا ہے کہ ننانوے بیویاں تھیں اور ابھی سویں کی تمنا موجود تھی۔ اللہ تعالیٰ نے زبردستی روکا ورنہ حضرت داؤد، بائبل کے مطابق، رکنے والے نہیں تھے۔ اگر مردوں کے قویٰ کا یہ نقشہ بائبل کھینچ رہی ہے تو کسی بائبل کی طرف منسوب ہونے والے کا اور بائبل کو عزت کی نگاہ سے دیکھنے والے کا ہرگز یہ حق نہیں کہ چار بیویوں پر اعتراض کرے، یہ انصاف اور تقویٰ کے خلاف ہے۔ حضرت سلیمان کی بیویوں کا ذکر سلاطین۔ ۱ باب ۱۱ آیت ۳ میں آپ مطالعہ کر سکتے ہیں۔

ہندوازم اور تعدد ازدواج

ہندوؤں کی طرف سے بھی تعدد ازدواج پہ اعتراض کیا جاتا ہے۔ حالانکہ حضرت کرشن کو کثرت کے ساتھ بن بیاہتا بیویوں والا دکھایا گیا ہے۔ اور بہت سے ہندو بزرگوں کا تذکرہ ہندو الٰہی کتب میں ملتا ہے جنہوں نے ایک سے زیادہ شادیاں کیں۔ (دیکھئے منو باب ۹ آیت ۱۲۲، منو باب ۹ آیت ۱۴۹ اور منو باب ۹ آیت ۱۸۴)۔ لالہ لاجپت رائے اپنی کتاب سری کرشن مہاراج جی کے صفحہ ۹۷-۹۸ پر لکھتے ہیں کہ کرشن جی تعدد ازدواج پر عملاً کاربند تھے'۔

عیسائیت اور تعدد ازدواج

بائبل کی اس تعلیم کو آپ دیکھئے تو حضرت مسیح ناصری نے کہیں بھی عہد نامہ قدیم کی تعدد ازدواج کی تعلیم کو منسوخ نہیں فرمایا۔ اس لئے عیسائیوں کا بھی آج یہ حق نہیں ہے کہ وہ اس تعلیم کو منسوخ سمجھیں جس کے متعلق حضرت مسیح علیہ السلام کا یہ قول تھا کہ میں تو تورات کا ایک شوشہ بھی تبدیل کرنے کیلئے یا مٹانے کے لئے نہیں آیا، میں تو اس تعلیم کو مکمل کرنے کے لئے آیا ہوں۔

پس اگر حضرت مسیح ناصری کے ارشادات کا فقدان پیش نظر رکھا جائے اور آپ کے عمل کو دیکھا جائے تو عیسائیت میں تو ایک شادی کی بھی اجازت نہیں ہونی چاہئے اور ہر عیسائی مرد کلیتاً شادی سے احتراز کرے۔

لیکن ایک اور امر بھی عیسائیوں کے لئے بہت قابل غور ہے کہ انکے عقیدہ کے مطابق اگر مرد کو ایک سے زائد شادی کی اجازت نہیں تو حضرت مسیح کی والدہ کے متعلق پوری تحدی سے یہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے بیک وقت دو خاوند کئے۔ ایک خاوند تو اللہ تعالیٰ تھا، نعوذ باللہ، من ذلک کیونکہ ان کے پیٹ سے جو بچہ پیدا ہوا وہ اللہ تعالیٰ کا تھا اور باوجود اس کے کہ تمام عیسائی لٹریچر میں کہیں بھی یہ ذکر نہیں ملتا کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مریم کو طلاق دے دی تھی اس کے بعد انہوں نے یوسف نجار سے شادی کی تھی۔ پس اُس اسوہ سے تو عیسائیوں کا یہ عقیدہ ہونا چاہئے کہ بیک وقت مردوں کو تو ایک سے زائد شادی کی اجازت نہیں ہے لیکن عورت کو بیک وقت دو شادیوں کی اجازت ہے۔

اسلئے عیسائی دنیا کو اگر اعتراض ہے تو تب

اعتراض کرے جب پہلے اپنی تعلیم پر عمل کر کے دکھائے۔ ایک بھی شادی نہ کریں۔ اپنی تعلیم کو دیکھے بغیر، اپنی کتابوں کا مطالعہ کئے بغیر یا جاننے کے باوجود عمداً ان کو نظر انداز کرتے ہوئے اسلام پر اعتراض کی جرأت کرنا بے باکی ہے۔ ہمیں محض سمجھانے کی خاطر ان سب باتوں کی طرف توجہ مبذول کروانی پڑتی ہے۔ ہمارے اس طرز عمل کو اس انگریزی محاورہ میں بیان کیا گیا ہے Phsician -heal thyself

ایک عجیب بات یہ ہے کہ اسلام جس پر تعدد ازدواج کی تعلیم کا اعتراض ہے اس پر اعتراض کرتے ہوئے دیگر سارے مذاہب یہ بھول جاتے ہیں کہ صرف اسلام ہے جس نے تعداد کو کم کر کے اس پر پابندی لگائی ہے۔ جن دیگر مذاہب نے ایک سے زیادہ بیویوں کی اجازت دی یا ان کے انبیاء اور مقدس لوگوں نے یہ نمونے دکھائے ان میں تعداد کی پابندی کہیں نہیں ملتی۔ اس لئے جہاں تک دیگر مذاہب کا تعلق ہے جتنی چاہیں شادیاں کرتے پھریں ان کو کھلی اجازت ہے اور پھر وہ شرائط انصاف سامنے نہیں رکھی گئیں جن کو قرآن کریم نے کھول کر بیان فرمایا اور وہ پاک نمونے نہیں دکھائے جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی سیرت کے پاک نمونے تھے۔

اگر کسی عورت کو یہ خطرہ ہو کہ اس کا خاوند اسلامی تعلیم کا عذر رکھ کر عملاً محض اپنے نفس کی خاطر دوسری شادی کرنا چاہے گا تو ایسی عورتوں کے لئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ یہ قطعی حل تجویز فرماتے ہیں کہ:

"جبکہ یہ مسئلہ اسلام میں شائع متعارف ہے کہ چار تک بیویاں کرنا جائز ہے مگر جبر کسی پر نہیں (یعنی نہ مرد پر ہے نہ عورت پر ہے) اور ہر ایک مرد اور عورت کو اس مسئلہ کی بخوبی خبر ہے (جانتے ہیں کہ یہ ایسا ہوتا ہے) تو یہ اُن عورتوں کا حق ہے کہ جب کسی مسلمان سے نکاح کرنا چاہیں تو اوّل شرط کرالیں کہ ان کا خاوند کسی حالت میں دوسری بیوی نہیں کرے گا۔ اور اگر نکاح سے پہلے ایسی شرط لکھی جائے تو بے شک ایسی بیوی کا خاوند اگر دوسری بیوی کرے تو جرم نقض عہد کا مرتکب ہوگا"

(دیکھیں چشمۂ معرفت، روحانی خزائن جلدنمبر ۲۳ صفحہ ۲۴۶، ۱۹۸۴ء)۔

لیکن اس ترکیب کا ناجائز استعمال نہ کریں کہ جہاں جائز ضرورتیں ہیں وہاں ان جائز ضرورتوں سے بھی آپ منہ موڑلیں اور اسلام کی روح کے منافی عمل کرنا شروع کردیں۔ ایک جائز ضرورت مرد کی اولاد ہے۔ اگر اولاد کے نہ ہونے کی ذمہ دار عورت ہے تو ایسی عورت کو اپنے خاوند کو دوسری شادی کرنے کی بخوشی اجازت دیدینی چاہئے۔ بصورت دیگر وہ خلع لے سکتی ہے۔ اسی طرح اگر مرد اولاد کے نہ ہونے کا ذمہ دار ہے تو اسکے لئے دوسری شادی کا کوئی معقول جواز نہیں اور اگر وہ قول سدید سے کام لے اور جہاں شادی کرنا چاہے وہاں بتادے کہ میں اولاد پیدا کرنے کا اہل نہیں تو فریق ثانی ضرور اس کا انکار کردے گا۔ اسکے ذکر کا خیال مجھے اسلئے آیا کہ چند مہینے پہلے میں نے خطبہ میں یہ کہا تھا کہ جماعت احمدیہ جو اپنی دوسری صدی میں داخل ہورہی ہے ہمارے دل میں تمنا ہے کہ ہم خداتعالیٰ کے حضور کچھ تحفے پیش کریں۔ ہم نے بہت روپوں کی قربانی کی اور کئی قسم کی قربانیاں کیں اور اصلاح نفس کے پروگرام بنائے تاکہ ہم جب نئی صدی میں داخل ہوں تو بہت بہتر حال میں خدا کے حضور نیکیوں کے ہدیے لے کر داخل ہوں۔ اس ضمن میں مجھے خیال آیا، جو میں سمجھتا ہوں خداتعالیٰ کی طرف سے یہ تحریک تھی، کہ کیوں نہ ہم اپنے بچے خدا کے حضور تحفے کے طور پر پیش کریں جو اگلی صدی کے انسانوں کی ذمہ داریاں قبول کرنے کے لئے ہم خدا کی جماعت کے سپرد کردیں کہ جس طرح چاہو ان کی تعلیم و تربیت کرو۔ اور آئندہ صدی کے انسانوں تک اسلام کا پیغام پہنچانے کے لئے ان کو استعمال کرو۔ چنانچہ میں نے تحریک کی کہ خطبہ کے بعد سے آئندہ صدی تک آپ اگر یہ عہد کرلیں کہ ہمارے ہاں جو بھی بچہ پیدا ہوگا ہم خدا کے حضور پیش کردیں گے تو ایک بہت ہی پیارا تحفہ ہوگا۔ اور ہوسکتا ہے کہ اس کی برکت سے بعض گھر جو اولاد کی رونق سے محروم ہیں اللہ تعالیٰ ان کو اولاد بھی عطا فرمادے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں ابھی سے بعض اطلاعیں ملنی شروع ہوگئی ہیں کہ خدا کے فضل کے ساتھ جب بعض میاں بیوی نے یہ ارادہ کیا تو باوجود اس کے کہ سالہا سال سے اولاد نہیں تھی اللہ تعالیٰ نے اس نیک تمنا کی برکت سے ان کے گھر میں امید بنادی۔ اسلئے میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں اس ہدایت پر جہاں تک ممکن ہو عمل کرنا چاہئے اور کثرت کے ساتھ آئندہ صدی کی ضروریات پوری کرنے کے لئے اپنے بچے پیش کرنے چاہئیں۔ اس تحریک کے نتیجہ میں بعض مردوں کو بہانہ مل گیا۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے بچے پہلے تو موجود ہیں لیکن ہم اس صدی کے لئے وقف کرنا چاہتے ہیں۔ اس میں صرف دو سال رہ گئے ہیں۔ فوراً اجازت دیں ہم شادی کرلیں تاکہ بچہ پیدا ہو اور ہم اسلام کے حضور پیش کردیں۔ میں نے کہا کوئی ضرورت نہیں ہے جو بچے پہلے ہیں وہی ٹھیک ہیں ان کو کیوں نہیں وقف کرتے۔ کہہ دو ہم مجبور ہیں کہ نیا بچہ پیدا نہیں کرسکتے۔ لیکن بعض مردوں نے عورتوں پر اتنا دباؤ ڈالا کہ وہ بے چاریاں اپنے اخلاص میں مجبور ہو کر اجازت دینے لگ گئیں کہ ہاں اگر اس نیک نیت سے تم شادی کرنا چاہتے ہو تو ہماری طرف سے اجازت ہے۔ یہ بھی احمدی عورت کی عجیب شان ہے۔ دنیا کے پردہ میں ایسے نمونے آپ کو نہیں ملیں گے۔ صرف ایک خدا کی رضا کی خاطر، اس خیال سے کہ اگر ہم وہ تحفہ نہیں پیش کرسکتیں تو بیشک ہمارا خاوند نسبتاً جوان سوکن لے آئے جس کے بچے کو وہ وقف کی اس نئی تحریک میں شامل کرسکے۔ اپنی جگہ ان کی یہ قربانی اور ان کا اخلاص قابل قدر ہے۔ مگر مردوں کو غلط بہانے نہ بنانے دیں اور ایک نیک تحریک میں بدنیتوں کو شامل نہ ہونے دیں۔

اس سلسلہ کا بقیہ مضمون اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے تو انشاء اللہ آئندہ بیان کروں گا۔ خدا حافظ۔

السلام علیکم ورحمة اللہ و برکاتہ۔

اعزاز اور درخواست دعا

یہ امر باعث خوشی و مسرت ہے کہ عزیزم ڈاکٹر محمد سلطان آف ہاری پاریگام حال سرینگر کو گورنمنٹ آف جموں و کشمیر کے ڈیپارٹمنٹ آف سائنس اور ٹیکنالوجی کی طرف سے Biological میں نمایاں کارکردگی اور قابل قدر تحقیقی کام کی انجام دہی کی وجہ سے اس سال کے Young Scientist Award سے نوازا ہے۔ یہ ایوارڈ گورنمنٹ کی طرف سے ہر تیسرے سال سائینس کے کسی موضوع پر بہترین اور قابل قدر ریسرچ کیلئے دیا جاتا ہے اور اس ایوارڈ میں ایک توصیفی سند کے علاوہ 10000 (دس ہزار روپیہ) کی نقد رقم بھی دی جاتی ہے۔

عزیز موصوف نے Biochemical Basis Of Ageing In Flowers کے موضوع پر قابل تعریف کام کیا ہے۔ چنانچہ 15 جولائی 2002 کو یہ ایوارڈ عزت مآب جناب غلام محی الدین صاحب شاہ منسٹر برائے مکانات و شہری ترقی اور سائنس و ٹیکنالوجی و اس وقت کے قائم مقام وزیر اعلیٰ گورنمنٹ آف جموں کشمیر نے SKIEE سرینگر میں ایک پروقار تقریب میں عطا کیا۔ مولیٰ کریم سے دعا ہیکہ وہ موصوف کیلئے یہ اعزاز مزید ترقیات کیلئے پیش خیمہ ثابت کرے اور دینی دنیوی ترقیات سے انکو نوازے۔ جماعت کیلئے باعث افتخار انکو بنادے۔

اعانت بدر 100 روپے۔ (غلام رسول بٹ صدر جماعت سرینگر)

نمایاں کامیابی و درخواست دعا

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و کرم سے میرے لڑکے شعیب احمد نے Madras University سے Final Year Mechanical Engeeneering میں اوّل پوزیشن حاصل کرتے ہوئے نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ احباب جماعت سے گذارش ہیکہ اللہ تعالیٰ عزیزم شعیب احمد کی کامیابی دین و دنیا کیلئے مفید بنائے اور روشن مستقبل سے نوازے۔ آمین۔

(سیٹھ ناصر احمد آف چنتہ کنٹہ آندھرا)

اعلان نکاح

خاکسار کے بیٹے عزیزم محمد نور الدین ابن مکرم چوہدری محمد عبداللہ صاحب درویش مرحوم کا نکاح عزیزہ عطیة الوحید طاہرہ بنت مکرم قریشی عبدالقادر صاحب اعوان درویش مرحوم کے ساتھ محترم مولنا حکیم محمد دین صاحب نے مسجد مبارک میں مورخہ 26-6-02 کو بعد نماز عصر مبلغ 33333 روپے حق مہر پر پڑھا۔ احباب سے یہ رشتہ دونوں خاندانوں کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (اعانت بدر -/100)

(نور فاطمہ اہلیہ چوہدری محمد عبداللہ صاحب درویش مرحوم)

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ بھارت 2002ء

سیدنا حضرت خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ بھارت کیلئے مورخہ 21-20-19 اکتوبر کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمادی ہے۔

لہٰذا اہتمام مجالس اس کے مطابق اپنی اپنی تیاریاں ابھی سے شروع کردیں۔ تفصیلی پروگرام تیار کر کے بھجوایا جارہا ہے۔

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

بقیہ صفحہ:: (12)

میں سلسلہ وار مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کے فوٹو دکھا کر پوچھتی گئی کہ دادا آپ نے انہیں کبھی دیکھا ہے۔ تو وہ انکار کرتے رہے۔ آخر میں حضرت خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی فوٹو دکھائی جو رنگین ہے اور سامنے مائک لگا ہوا ہے۔ اس فوٹو کو دیکھتے ہی کہنے لگے کہ یہی وہ شخص ہیں جو مجھے خواب میں ملے تھے اور کلمے اور سورتیں سنیں تھیں۔ تب ہم نے سمجھایا کہ ہم بھی انہیں کی طرف سے آپ کے گاؤں میں آئے ہیں۔ آپ ہماری باتیں سنیں گے تو آپ کے لئے اچھا ہوگا۔ دیکھو آپ نے ان بزرگ کے سامنے اپنے دادا کے بارہ میں بتایا کہ جو کچھ سکھایا انہوں نے ہی آپ کو سکھایا۔ آپ نے اپنے دادا کی بدنامی کی کہ انہوں نے آپ کو غلط سکھایا۔ آپ نے اگر توبہ نہ کی تو کل کو آپ کے پوتے بھی آپ کی بدنامی کریں گے۔ اس بات کا ان پر بہت اثر ہوا اور ڈانٹ کر بچوں کو پڑھنے بٹھایا اور خود بھی بچوں کے ساتھ کلمے وغیرہ پڑھتے رہے۔

(قدسیہ یاسمین اہلیہ محمد اسحٰق عاجز معلم)

☆☆☆

شریف جیولرز
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
فون دوکان 0092-4524-212515
رہائش 0092-4524-212300

شری کرشن جی مہاراج اور ان کی تعلیمات

از چودھری خورشید احمد پر بھاکر درویش قادیان

آج سے ساڑھے تین ہزار سال پہلے بھارت کی ایک خودمختار ریاست متھرا میں شری کرشن جی مہاراج جی کی بعثت ہوئی۔ زمانہ مہابھارت میں آپ کے والدین کا نام شری واسودیو اور والدہ کا دیوکی تھا۔ آپ کی پیدائش آپ کے ماموں کنس کے قید خانہ میں ہوئی۔ جہاں کنس نے آپ کے والدین کو نجومیوں کی پیشگوئیوں کی بناء پر قید کر رکھا تھا کہ اس کے راج پاٹ کی تباہی کا موجب اس کا بھانجہ ہوگا۔ بعض روایات میں یہ آتا ہے کہ جب راجا کنس واسودیو اور دیوکی بہنوئی بہن کا رتھ ہانکتا ہوا متھرا سے تھوڑی دور باہر آ گیا تب آکاش بانی (الہام) ہوئی کہ اے کنس جن کو تو بڑی خوشی سے پہنچانے جاتا ہے انکے پیٹ سے آٹھواں بچہ تیرے مارنے والا ہوگا۔ یہ آکاش بانی الہام سن کر کنس مارے ڈر کے کانپنے لگا۔

(بھاگوت اسکندر ۱۰ ادھیائے ۷، ۲۵۷)

چنانچہ راجا کنس شری کرشن جی کی پیدائش سے پہلے آپکے سات بھائی بہن مروا چکا تھا۔ شری کرشن جی کی پیدائش پر آپ کے والد صاحب پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق دریائے جمنا کے اس پار علاقہ گوکل میں آپ کو نند نامی ایک گوالے کے یہاں چھوڑ آئے۔ اور ان کی نوزائیدہ لڑکی کو متھرا جیل میں لانے میں کامیاب ہو گئے۔

وہ لڑکی عام ہندو روایات کے مطابق کرشن جی کے تبادلے میں موت کے گھاٹ اتار دی گئی۔ لیکن کچھ روایات کے مطابق آپ کے بدلے میں مارے جانے والی لڑکی کنس کے ہاتھ سے چھوٹ کر آکاش (آسمان) میں چلی گئی۔

(بھاگوت اسکندر ۱۰ ادھیائے ۴ صفحہ ۲۶۴ مترجم منشی سوامی دیال کارستھ مطبع نول کشور لکھنؤ ۱۹۳۲)

اگر یہ روایت سچی ہو تو حضرت عیسیٰ مسیح کے بارے میں اعتقاد رکھنے والوں کو اس سے تقویت ملتی ہے کہ ان کے مرحوم مسیح چوتھے آسمان پر دو ہزار سال سے بجسد عنصری موجود ہیں۔

جب راجہ کنس کے ظلموں کا پیمانہ لبریز ہو گیا اور اس کی تباہی کا موعود وقت سر پر آ پہنچا تو راجا کنس شری کرشن جی کے ہاتھوں قتل ہوا۔ "شری کرشن جی نے اس کنس کی نعش گھسیٹی اور نعش جمنا کنارے کھینچ کر لے جانے سے وہاں کنس کھارا نالا ظاہر ہو کر اب تک متھرا میں بعض وقت کنس کی کھال دکھائی دیتی ہے"۔

(بھاگوت اسکندر صفحہ 10 ادھیائے 44 صفحہ 418)

بھارتیہ سنسکرتی کی روپ ریکھا صفحہ 13 میں شری کرشن جی اور مہابھارت کا زمانہ ایک ہزار سال قبل از مسیح تا ابتداء مسیح بتایا گیا ہے۔ اندازہ کرنے والوں کا قیاس ہے کہ رعمسیس، فرعون موسیٰ کا زمانہ آج سے ساڑھے تین ہزار سال پہلے کا ہے۔ فرعون کی لاش دریا (سمندر) سے نکالی گئی اور ممی کی صورت میں مصری عجائب گھروں میں رکھی گئی، آج تک محفوظ بتائی جاتی ہے۔ بھاگوت کے مطابق کنس کی لاش کی کھال 1932ء تک متھرا کے قریب جمنا ندی کے کنس کھارا نالا میں دکھائی دیتی چلی آ رہی ہے۔ اندازہ کرنے والے فرعون رعمسیس اور کنس دونوں کو ایک ہی شخصیت قرار دینے میں شاید حق بجانب ہوں۔ فرعون کی ممی اور کنس کی کھال پر ریسرچ سے زاید مفید نتائج برآمد ہو سکیں۔

جنگ مہابھارت:

شری کرشن جی کے اصلاحی کارناموں میں سے جنگ مہابھارت ایک سنہری کارنامہ ہے۔ یہ جنگ مسلسل اٹھارہ روز تک جاری رہی۔ فتح کے بعد آپ نے تمام مفتوحہ علاقہ اصل حق داروں (پانڈوؤں) کو دے دیا۔ آج کے دور اور مغربی دنیا کے طرز کے خلاف اس فتح سے کچھ سروکار نہ رکھا۔ نہ اسے اپنی کالونی بنایا اور نہ تجارتی منڈی۔

تعلیمات:

پردہ: بھارتیہ تہذیب وتمدن کا نہایت اعلیٰ اور مقدم رکن پردہ رہا ہے۔ شری رشن جی مہاراج کے زمانہ اور مہابھارت دور میں پردہ کی بڑی اہمیت تھی۔ خود شری کرشن جی پردہ کے معاملہ میں بڑے حساس تھے۔ بے پردہ عورت پر نگاہ ڈالنا ناجائز بلکہ حرام سمجھا جاتا تھا۔

1- "ایک بار بان اسُر موزی سے شری کرشن کی جنگ ہو رہی تھی۔ باناسر مقابلہ کی تاب نہ لا کر میدان سے بھاگ نکلا...... تب باناسر کی ماں اپنے بیٹے 'کو بڑا نام' کو بچانے کے واسطے ننگے بدن (منہ) دوڑتی ہوئی میدان جنگ میں آئی......"

"دھرم شاستر میں ایسا لکھا ہے کہ ایک مرتبہ پرائی استری (عورت) کو دیکھ کر جب تک تین مرتبہ کڑوے تیل سے آنکھ نہ دھولے تب تک دوش (گناہ) اس کا نہیں مٹتا"

"اس لئے شری کرشن جی نے 'کو بڑا' کو برہنہ دیکھنا مناسب نہ جان کر سر اپنا نیچے کر کے آنکھیں بند کر لیں" (بھاگوت اسکندر 10 ادھیائے 60 صفحہ 524)

2- پروگرام کے مطابق "رکمنی ہزار سہیلیوں کے ساتھ دیوی پوجا کیلئے مندر کو چلی...... کرشن کے ڈر سے راجا ششو پال (برادر رکمنی) نے پچاس ہزار شور بیر (بہادر) اس کی حفاظت کیلئے ساتھ کر دئے...... اس وقت کرشن چندر...... اکیلے رتھ پر بیٹھے وہاں آ پہنچے ...... رکمنی نے گھونگھٹ اٹھا کر مسکراتے ہوئے کرشن کے رتھ کی طرف دیکھا۔" (بھاگوت اسکندر 10 ادھیائے 53 صفحہ 45 تا 47)

اسلامی پردہ میں سادگی ہے اور سر سے چھاتی تک اوڑھنی سے گھونگھٹ نکالنا پردہ کا حصہ ہے۔ ملاحظہ ہو سورۃ نور آیت 22-21)

شری کرشن کے زمانہ میں پردہ عام طور پر رائج تھا۔ لکھا ہے:

"مہابھارت کال (زمانہ مہابھارت) میں پردہ کی رسم کا اشارہ بھی ملتا ہے۔"

دریودھن (کورو راجہ) کی استریوں (عورتوں) کو اسوریہ پشپا کہا گیا ہے۔ رامائن میں کہا گیا ہے "سیتا کو اگنی پریکشا (امتحان نار) کیلئے سب کے سامنے کرنے کا حکم رام نے یہ کہہ کر لکشمن کو دیا کہ سنکٹ (مصیبت) یگیہ (مذہبی تقریب) اور شادی کے وقت استری کا درشن (دیکھنا) آپتی جنک قابل اعتراض نہیں لیکن اس دور میں پردہ کی رسم زمانہ وسطی جیسی سخت نہیں تھی۔ سوئمبر (منگنی وغیرہ رسوم) میں عورتیں سب کے سامنے آتی تھیں"۔

(بھارتیہ سنسکرتی کی روپ ریکھا صفحہ ۶۵ مطبوعہ ۱۹۵۱ ایاردوئم)

لفظ اسوریہ پشپا کے معانی اور پس منظر:

اسوریم پشپا: شاہی محلات کی مستورات جنہیں سورج بھی نہیں دیکھ سکتا۔ (پدم چندر کوش زیر لفظ اسوریم پشپا صفحہ ۹۷) لفظ پشپا کا مادہ (اصل) پش ہے جس کے معنی ہیں دیکھنا، چھونا۔ (پر مچندر کوش صفحہ ۳۰۸)

قدیم بھارت کی مختلف اقوام باہم برسر پیکار رہا کرتی تھیں۔ ہر ایک راجہ دوسرے راجہ کی مستورات کو جیتنا کامیابی کا راز سمجھتا تھا۔ قدیم سے ہی عورت کی عزت و ناموس کی حفاظت اہل بھارت کا دھرم رہا ہے۔ پس پردہ اور حفاظت ساتھ ساتھ چلتے رہے ہیں۔

جنگ مہابھارت کی بنیادی وجہ یہی تھی کہ:

راجہ یدھشٹر نے اپنا راج پاٹ بھائی حتیٰ کہ اپنی بیوی دروپدی کو جوئے میں داؤ پر لگایا اور سب کچھ ہرا دیا دیودھن جیت گیا۔ تب دریودھن نے زور دیا کہ دروپدی کو کھینچ کر لوگوں کے سامنے لایا جائے کیونکہ وہ اسے جھاڑو لگانے اور نوکرانی کے طور پر کام کرنے کو کہے گا......" (بحوالہ ہند سماچار جالندھر جلد ۴۱ شمارہ ۱۰۲ صفحہ ۹ مورخہ ۱۳ اگست ۱۹۸۴)

اس سے دریودھن کا مقصد یہ تھا کہ اسوریہ پشپا دروپدی کو برہنہ کر دینے سے پانڈو اپنی موت آپ مر جائیں گے۔ نہ رہے گا بانس نہ بجے گی بانسری۔

پانڈوؤں کے شاہی محلات میں رہنے والی اسوریہ پشپا شہزادیوں اور دروپدی کی بے پردگی و بے حرمتی آخر کار رنگ لائی اور جنگ مہابھارت میں دریودھن وغیرہ ظالم راجاوؤں کی حکومت کی اینٹ بجا دی گئی۔ رام راون جنگ، جے چند، پرتھوی راج جنگیں محض اسوریہ پشپا عورتوں کی وجہ سے ہوئی تھیں۔

یورپ کی ناشائستہ تہذیب کے اثرات ہمارے معاشرے پر کالے بادلوں کی طرح چھا رہے ہیں۔ آجکل کی بے پردگی پر غم وغصہ کا اظہار کرتے ہوئے مصنف رسالہ 'چیتاونی' پنڈت راج نارائن شاستری نے لکھا تھا کہ:

'عورتیں پندرہ سولہ سال کی عمر میں بھی بغیر چادر کے کھلے منہ بازاروں میں رنڈیوں کی طرح پھرنے لگی ہیں" (چیتاونی ۱۹۴۲ء صفحہ ۶۸ گرگانواں پنجاب، بھارت)

شری کرشن جی مہاراج نے پردہ کی حمایت کی اور اپنے عمل سے اور اپنے قول سے لوگوں کو پردہ کی تعلیم دی۔ چنانچہ آپ نے ایک موقعہ پر نہایت حکمت سے سماج کو ترغیب دی ہے کہ "سگن اوتار (انسانی شکل میں جنم لینا) میرا صرف اسی واسطے ہے کہ جس میں سنساری جیو (دنیا کے لوگ) مجھے اچھا عمل کرتے دیکھ کر آپ بھی اچھا عمل کیا کریں"۔

(بھاگوت اسکندر صفحہ ۱۰ ادھیائے ۶۹ صفحہ ۵۴۳)

توحید: مذاہب اور انبیاء علیہم السلام کی بعثت کی بنیادی سب سے پہلی اور اہم غرض خدا تعالیٰ کی ہستی اور اس کی وحدانیت کا قیام ہوتا رہا ہے۔ شری کرشن جی کے زمانہ میں مذہب پر سانکھیہ وغیرہ مختلف فلاسفہ کے اثرات کا غلبہ تھا۔ سارا سماج شرک کی دلدل میں پھنس کر بے دم، بے خود ہو کر دم توڑ رہا تھا۔ ہمیشہ طرح کی دھرم کے ٹھیکیدار سسکتے ہوئے سماج کے اموال کو اپنے دام تزویر کے بل بوتے پر لوٹ رہے تھے۔ لیکن تمام قسم کی شکل کرم کانڈ، تپسیا، یگیہ، اور قربانیوں کے باوجود نجات سے مایوس کر دئے گئے تھے۔

ایسے مشرکانہ ماحول میں شری کرشن جی نے قوم کو غفور و رحیم و کریم، شفیق خدا کی ہستی کا یقین دلایا۔ بھارتیہ سماج کو خدا کی وحدانیت پر قائم کیا۔ اور ہمیشہ کی نجات وفلاح بہبود کا یقین دلوں میں پیدا کیا۔ شری مد بھگوت گیتا میں آتا ہے۔ (شریمد بھگوت گیتا ادھیائے ۸ شلوک ۲۰)

ترجمہ

پرے غیب سے بھی ہے ایک ذات غیب
وہ ہستی فنا کا نہیں جس میں عیب
کسی کی نہ کچھ بات باقی رہے
فقط اک وہی ذات باقی رہے

(دل کی گیتا صفحہ ۱۸۲ از خواجہ دل محمد صاحب "ترجمہ موکشو بھگوت بھاش گیتا")

"جو ہستی قائم بذاتہ، غیب سے پرے نہایت اعلیٰ اور نہایت عجیب وغریب ہے اور حواس کا مضمون نہیں (یعنی حواس سے وہ ہستی معلوم نہیں ہو سکتی) نہایت قدیم ازلی ابدی ہمیشہ سے ہے۔ وہ قائم دائم ہستی تمام عناصر کے ناش ہونے پر ناش (فنا) نہیں ہوتی۔"

تشریح: "وہ پرماتما اجسما اور بے مثل ہے۔ آنکھ وغیرہ حواس سے اسے کوئی بھی نہیں جان سکتا۔" ترجمہ موکشو بھگوت بھاش گیتا" (ادھیائے ۸ شلوک صفحہ ۳۶۰)

ترجمہ گیتا ادھیائے ۱۳ شلوک ۱۷۔ از خواجہ دل محمد صاحب۔

"وہی ذات نور علی نور ہے جو تاریکیوں سے بہت

دور ہے۔ دل کی گیتا صفحہ ۲۵۰ ”ترجمہ موکشو بھگوت بھاش گیتا“

”سوا نوار آفتاب وغیرہ میں بھی اس برہم خدا کا نور ہے اور اسے ظلمات سے دور کہا جاتا ہے۔ وہ گیان سوروپ (علیم ہستی) دانستی بذریعہ علم ہے اور کل ذی ارواح کے دل میں مقیم ہے۔“

تشریح: ”شرتی کہتی ہے جس نورعلی نور پر ماتما سے یہ پر جلال سورج چمک رہا ہے اور جس کے نور سے یہ سورج چاند وغیرہ سارا جہان روشن ہے وہ برہم (خدا) بے علمی، جہالت، ظلمت و تاریکی سے بہت پرے ہے۔

”گیان سے ممکن ہے اسکا حصول کہ ہردے (دل) میں سب کے ہے اسکا دخول“

(موکشو بھگوت بھاش گیتا صفحہ ۵۱۴۔۵۱۵)

”اسی کو بقا ہے اسی کو ثبات، جہاں پر ہے چھائی ہوئی اسکی ذات“ دل کی گیتا ۲: ۱۷ صفحہ ۸۲

”جس آتما خدا سے یہ سارا جگت ویاپت (محیط) ہو رہا ہے تو اسی کو اویناشی لازوال جان۔ اس اویناشی لازوال کا ناش کرنے کو کوئی بھی سمرتھ توانا نہیں ہے۔“

نہیں انتہا آتما کی کہیں
اسی سے ہے پر آسمان و زمیں
تغیر نہیں اور نہ اسکو زوال
فنا کر سکے کوئی کسکی مجال

(موکشو بھگوت بھاش گیتا صفحہ ۹۱، ۹۲ ادھیائے ۲ شلوک ۱۷)

ہستی باری تعالیٰ اور اسکی وحدانیت کے بارے میں شری کرشن جی کی تعلیمات گیتا کے مختلف مقامات میں موجود ہیں۔ بطور نمونہ ملاحظہ فرمائیں:

ادھیائے ۱۰ مکمل، ادھیائے ۱۳ شلوک ۱۲، ۱۳، ۱۵، ۱۶) ادھیائے ۹ شلوک ۴، ۳۴، ۱۹، ۱۸ ادھیائے ۲ شلوک ۲۰ ادھیائے ۷ شلوک ۶ ادھیائے ۱۸ شلوک ۶۱، ۶۲۔

کتنے غضب اور اندھیر کی بات ہے کہ مذہب کے تخت و حکومت پر براجمان شہنشاہوں نے کرشن جی مہاراج جیسے مواحد انسانوں کو بھی شرک میں ملوث کئے بغیر نہیں چھوڑا۔ کیونکہ ان کی عادت ہمیشہ سے فطرت صحیحہ توحید سے بغاوت کرتی آرہی ہے اور انبیاء علیہم السلام کے گزر جانے کے بعد سدا شرک کی پرستار رہی ہے۔ چنانچہ بھاگوت میں لکھا ہے کہ:

”نندرائے کرشن نے گانوؤں میں ڈھنڈورا پٹوایا کہ ہم لوگ...... گوردھن کی پہاڑی کی پوجا کریں گے۔ سب کو پکوان اور مٹھائی وغیرہ لے کر گوؤں سمیت چلنا چاہئے...... سب لوگ گاتے بجاتے گوردھن پہاڑ کو پوجنے چلے...... سب کسی نے پوجا گوردھن پہاڑ کی دھوپ اور دیپ آدک سے ودھی پوروک (طریقہ عبادت کے مطابق) کی۔ گوردھن کے سامنے بھوگ رکھا اور اتنی مٹھائی اور پکوان وہاں جمع ہوا کہ جس کا ڈھیر دوسرا پکوان معلوم ہوتا تھا...... جب گووردھن ناتھ جی بھوجن کر کے انتر ادھیان غائب ہو گئے، تب نند جی نے وہاں ہوم کر کے...... ایک کورو اٹھا کر اپنے ہاتھ سے کھالیا۔“

پوری تفصیل ملاحظہ ہو بھاگوت اسکندر ۱۰ ادھیائے ۲۴ صفحہ ۳۳ تا ۳۵

راجہ یدھشٹر نے بڑا یگیہ رچایا جس میں سبھی راجہ لوگ شامل ہوئے۔ اس موقعہ پر راجہ ششو پال چندیلی کے راجہ نے کہا:-

”تم نہیں جانتے! کہ دسود یونندن نے بہت دنوں تک جنگل میں گوئیں چرا کر اہیروں کے ساتھ روٹی کھائی۔ اور پرائی استریوں (عورتوں) کے ساتھ راس لیلا کر کے بھوگ ولاس (جفتی وعیاشی) کی...... یہ بڑا تعجب ہے کہ لوگ ایک ایسے آدمی کو جس کے ماں باپ کا ٹھکانہ نہیں لگتا الکھ اگوچر (لطیف علیم وخبیر) پرمیشور کہتے ہو۔ انہیں شری کرشن جی نے اندر (خدا) کی پوجا (عبادت) چھڑوا کر گووردھن پہاڑ پجوایا تھا۔ یہ شاستر کے موافق نہ چل کر جو کچھ ان کے من میں آتا ہے وہی کرتے ہیں۔“......... شری مہاراج (یدھشٹر) ششو پال کی باتوں کا کچھ جواب نہ دے کر ایک ایک بری بات کہنے پر لکیر کھینچتے جاتے تھے۔“

بھاگوت اسکندر ۱۰ ادھیائے ۷۴ صفحہ ۵۵۶ تا ۵۶۰

شری رام چندر جی مہاراج کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ:

”تب مجن کر رگھو کل ناتھ پوج پارتھو نایو ماتھا“

ترجمہ: تب رام چندر نے اشنان (غسل) کیا اور مٹی کا مہادیو (پاروتی کے ناتھ کی مورتی) بنا کر سر جھکا کر اس کی پوجا کی۔ رام چرت مانس (سرامائن) ترجمہ شوبرت لال جی ایم اے مصنف وایڈیٹر سنت سندیش، سنت امرہانی ویدانت امرت بانی وغیرہ کیکٹن پرنٹنگ الیکرکٹ ورکس لاہور مطبوعہ ۱۸ نومبر ۱۹۱۹ء

شری کرشن جی و شری رام چندر جی دونوں بھارت بھومی میں پیدا ہوئے۔ دونوں ہی توحید کے پیامبر اور انسانیت کے خادم گذرے ہیں۔ دراصل ان کی تعلیمات کو بعد میں بگاڑ دیا گیا اور ان کی طرف ایسی باتیں منسوب کر دی گئیں جو دنیا داروں کے من میں تھیں۔

اسی سلسلہ میں کلکی اوتار کرشن ثانی احمد علیہ السلام فرماتے ہیں:-

”راجہ کرشن...... درحقیقت ایک ایسا انسان تھا جس کی نظیر ہندوؤں کے کسی رشی اور اوتار میں نہیں پائی جاتی۔ وہ اپنے وقت کا اوتار یعنی نبی تھا جس پر خدا کی طرف سے روح القدس اترتا تھا وہ خدا کی طرف سے فتح مند اور با اقبال تھا۔ جس نے آریہ ورت کی زمین کو پاپ سے صاف کیا...... جس کی تعلیم کو پیچھے سے بہت باتوں میں بگاڑ دیا گیا۔ وہ خدا کی محبت سے پر تھا اور نیکی سے دوستی اور شیر سے دشمنی رکھتا تھا...... سو میں کرشن سے محبت رکھتا ہوں کیونکہ میں اسکا مظہر ہوں۔“

لیکچر سیالکوٹ طبع اول ۲ نومبر ۱۹۰۴ء

آج پوری دنیا خفی وجلی شرک میں ملوث ہے کایا پلٹ تبھی ہو سکتی ہے جبکہ ساری دنیا اور بھارت زمانہ کے مصلح کو دل و جان سے قبول کرلے تو دنیا وحدت کی لڑی میں منسلک ہو سکتی ہے۔ یہ وحدت، یگانگت، مساوات اور عالمگیر بھائی چارہ کی ضامن ہوگی۔

ع اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما۔

ایک ایمان افروز واقعہ

اس واقعہ کو گزرے تقریباً سات آٹھ مہینے گزر گئے لیکن جب میرے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی علالت کی خبر سن کر میرے دل میں اس خواہش نے گھر کر لیا کہ اس واقعہ کو خلافت کی سچائی کے طور پر پیش کروں۔

یہ واقعہ ایک معمر شخص کا ہے جو ڈسٹرکٹ ضلع ورنگل کے رہنے والے ہیں۔ ان کا نام ”یدا یعقوب“ ہے۔ یدا تلگو زبان میں بڑے کو کہتے ہیں۔ یہ بھی گاؤں میں عمر دراز ہیں۔ یہاں کے مسلمانوں کو بس پانچ کلمہ اور نماز کے چند الفاظ یاد ہیں اور جانوروں کو حلال کرنا جانتے ہیں۔

یدا یعقوب صاحب کے گھر پہلی دفعہ جماعت احمدیہ کے معلم کے طور پر میرے خاوند کا تقرر ہوا۔ ان کے گھر کا ایک کمرہ کرایہ پر لے کر ہم رہنے لگے۔ ان لوگوں کی زبان تلگو ہے۔ اور یہ صرف ہم سے یہ چاہتے ہیں کہ ہم انہیں مسلمانوں کی زبان ’اردو‘ بولنا سکھا دیں۔

ان لوگوں کا کوئی مذہب سمجھ نہیں آتا ہے کہ آیا وہ ہندو ہیں یا مسلمان۔ وہ نام تو مسلمانوں والے رکھتے ہیں۔ اور زندگی کا طرز ہندوؤں والا ہے۔ ہندوؤں کی طرح تہوار مناتے ہیں۔ پتھر کی پوجا کرتے ہیں۔ ان کے گھر کے کونے میں پتھر سے گڑے ہوئے ہیں اسے یہ لوگ ”اپّل ماں“ کہتے ہیں اور اس کی پوجا کرتے ہیں۔ اسے شراب سے دھوتے اور اس پر مرغیاں اور بکرے ذبح کرتے ہیں۔ ناریل توڑتے ہیں۔ ان کی عبادت کی ایک جگہ روڈ کے کنارے پر بنی ہوئی ہے تمام گاؤں والے اسے مسجد کہتے ہیں۔ اس کا نقشہ کچھ یوں ہے۔

یہ ایک چبوترے کی شکل کا بنا ہوا ہے جس پر بہت سی چھوٹی چھوٹی قبریں بنی ہوئی ہیں۔ معلوم نہیں اس میں کیا گڑا ہوا ہے اور اس کے اوپر ہرے رنگ کے جھنڈے جس پر چاند تارا بنا ہوا ہے لگے ہیں۔ اور چمکدار فیتے اطراف لگے ہوتے ہیں۔ اور یہاں پر خواہ ہندو ہو یا مسلمان جسکی بھی شادی ہوتی ہے دولہا جا کر اس چبوترے کو چونا لگاتا ہے اور ناریل پھوڑتا ہے۔ اور اس موقع پر ڈھول بجا کر تمام گاؤں میں پھرا جاتا ہے۔ اور پھر اس چبوترے میں آکر جھنڈا نصب کیا جاتا ہے اور ہر شخص اپنی حیثیت کے مطابق مرغی یا بکرا ذبح کرتا ہے۔

اس مسجد سے ایک اور رسم یہ منسلک ہے کہ عید میلاد النبیؐ پر بھی تمام لوگ چندہ کر کے ہرا جھنڈا بنوا کر تمام گاؤں میں ڈھول پیٹ کر ناچتے ہوئے شراب پی کر وہاں جھنڈا نصب کرتے ہیں۔ اور محرم کے تعزیے بھی وہیں بٹھائے جاتے ہیں۔ آگ کا بہت بڑا الاؤ بنا کر اس کے اطراف گاؤں والے ڈھول پیٹ پیٹ کر ناچتے ہیں۔ اور ساری رات یہ رسم چلتا ہے۔

اسی طرح ہندوؤں کے تہوار ”بدکما“ (یعنی جان بچانے والی اماں کی پوجا) کے لئے بھی مسلمان بڑے بڑے چندے دیتے ہیں۔ تاکہ ہمارے اوپر کوئی مصیبت نہ آئے۔ اس موقع پر ہر گھر میں مرغیاں ذبح ہوتی ہیں۔ اور دیوی کی مورت کے پاس جا کر ناریل توڑے جاتے ہیں۔ اس سال ہم یہاں تھے۔ انہیں بہت سمجھایا کہ یہ ہمارا کام نہیں۔ اس پر یدا یعقوب صاحب کہنے لگے کہ کہاں سے پڑھ کر چلے آئے ہیں اور ہمیں سکھاتے ہیں۔ یہ سب تو ہمارے باپ دادا سے چلتا چلا آرہا ہے۔

اسی رات خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ انہوں نے ایک خواب دیکھی اور صبح اپنی بیوی کو بتایا۔ ہم لوگ ایک ہی گھر میں رہتے تھے۔ ان کی خواب سن کر مجھے اشتیاق ہوا کہ آخر اس کی تعبیر کیا ہے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ دادا (ہم یدا یعقوب صاحب کو دادا کہہ کر بلاتے) نے کیا خواب دیکھی ہے۔ تو انہوں نے سنایا کہ ایک بہت خوبرو حضرت ہیں جن کی سفید داڑھی ہے سر پر پگڑی ہے۔ وہ بزرگ میرے قریب بیٹھ جاتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ آپ ہمیں کلمیں سناؤ۔ میں نے کلمے سنائے۔ تب ان حضرت نے کہا کہ ”اِدی باگائیو“ یعنی ان میں بہت غلطیاں ہیں۔ میں نے کہا کہ میرے والدین بچپن میں ہی فوت ہو گئے تھے۔ مجھے سب کچھ میرے دادا نے سکھایا ہے یہ کہکر میری آنکھ کھل گئی۔

یہ خواب سن کر مجھے ایسا لگا کہ اس میں ضرور کوئی خاص بات ہے۔ اور جس بزرگ کو انہوں نے خواب میں دیکھا ہے اور جس طرح کا حلیہ ان کا بتایا وہ ہمارے خلیفہ وقت کا حلیہ ہے۔ پھر بھی میں نے ان سے کچھ نہیں کہا۔ بس دعا کرتی رہی کہ اللہ تعالیٰ اس کی حقیقت ہمیں بتا دے۔

دو دن بعد یعقوب صاحب کو دل کا دورہ پڑا ان کی زبان بھی بند ہو گئی۔ اس وقت میرے خاوند انہیں تسلی دیتے رہے۔ اور خاکسارہ سورۃ یٰس کی تلاوت کرتی رہی اور انہیں کلمہ پڑھاتی رہی۔ جب انہوں نے دو تین دفعہ میرے ساتھ کلمہ دہرایا تو مجھے تسلی ہوئی۔ میں نے کہا کہ دادا آپ کو کچھ نہیں ہوگا۔ یہ کہہ کر اپنے کمرے میں چلی گئی وہاں بہت لوگ جمع تھے اور رات بھی کافی ہو چکی تھی۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ ان کی طبیعت بحال ہوئی ڈاکٹر نے انجکشن دے دیا اور وہ سو گئے۔ صبح انہیں ایم جی ایم ہسپتال ورنگل میں داخل کروایا گیا۔ تقریباً پندرہ دن دواخانہ میں رہے۔ میں ہر وقت دعا کرتی کہ انکی خواب کی حقیقت کیا ہے اس سے آگاہی ہو جائے۔ آخر وہ جب ہسپتال سے واپس آئے تو دوسرے دن میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کے فوٹو لیکر ان کے پاس پہنچی وہ اس وقت گھر کے باہر چبوترے پر بیٹھے تھے۔ ان کے ساتھ ان کی اہلیہ اور چھوٹے بیٹے امام صاحب بھی تھے۔

باقی صفحہ (10) پر ملاحظہ فرمائیں

جماعت احمدیہ کینیڈا کے چھبیسویں جلسہ سالانہ کا نہایت کامیاب انعقاد

جماعت احمدیہ کینیڈا کا چھبیسواں جلسہ سالانہ پانچ تا سات جولائی 2002 اعلیٰ اور شاندار روایات کے ساتھ میٹرو ٹورانٹو کے مشہور و معروف انٹرنیشنل سینٹر کے وسیع و عریض ہال میں منعقد ہوا۔ جلسہ گاہ کے جملہ انتظامات کیلئے انٹرنیشنل سینٹر جلسہ سالانہ شروع ہونے سے صرف دو روز قبل ملا۔ نہایت مختصر سے وقت میں اتنے وسیع و عریض انتظام کو دن رات بڑی محنت اور اخلاص کے ساتھ پایہ تکمیل تک پہنچایا گیا۔

جلسہ کے متعلق اعلانات اور جلسہ کی کاروائی کی خبریں اور تصاویر مقامی و قومی اخبارات اور کینیڈین ٹی ۔وی نے نشر کیں۔

جلسہ سالانہ کے تمام شعبہ جات میں وسیع تر انتظامات کئے گئے۔ پارکنگ کا وسیع و عریض نہایت عمدہ انتظام تھا۔ امسال جلسہ سالانہ کے دونوں ہال یعنی مردانہ اور مستورات کا جلسہ گاہ ایئر کنڈیشنڈ تھے۔ یہ ہال اتنے کشادہ تھے کہ جلسہ سالانہ کے تمام شعبہ جات سب اسی میں تھے۔ اس سہولت سے باہمی رابطے اور ملنے جلنے میں دوستوں کو بہت آسانی رہی۔

اس موقع پر اسٹیج کے پیچھے ایک بہت بڑی قد آور سکرین تھی۔ تمام تقاریر کے دوران مردانہ اور مستورات کے جلسہ گاہ میں Computer Video Slide Show Presentation کا خصوصی اہتمام تھا۔ اس طرح ہر مقرر کی تقریر کی تفصیل اور خاص طور پر قرآن کریم، احادیث النبی ﷺ بائبل اور بعض دیگر حوالہ جات، تجزیے اعداد و شمار گراف اور جلسہ کی تمام کاروائی قد آور سکرین پر ساتھ ساتھ دکھائی دیتے تھے۔ جو نفس مضمون کو سمجھنے میں بہت ممد و معاون تھے

مردانہ اور مستورات کے جلسہ گاہ میں انگریزی زبان میں کی جانے والی تقاریر کا رواں اردو زبان میں اور اردو زبان میں کی جانے والی تقاریر کا رواں انگریزی زبان میں ترجمہ کا خاطر خواہ ساتھ ساتھ انتظام تھا۔

پہلا دن جمعۃ المبارک

جلسہ سالانہ کا آغاز خطبہ جمعہ سے ہوا۔ جو کہ مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب امیر و مشنری انچارج کینیڈا نے انٹرنیشنل سینٹر ٹورنٹو میں ارشاد فرمایا۔ آپ نے خلافت کی برکات اور خلافت سے وابستگی پر روشنی ڈالی

پہلا اجلاس ساڑھے پانچ بجے جماعت احمدیہ کینیڈا کے نائب امیر دوم مکرم ملک لال خان صاحب کی صدارت میں ہوا

تلاوت نظم اور ترجمے کے بعد مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب نے ''آنحضرت ﷺ کی بعثت ثانیہ'' کے عنوان پر خطاب کیا۔ بعدہ مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب مشنری مسی ساگا نے ''تعلق باللہ'' کے موضوع پر مکرم ڈاکٹر سلیم الرحمٰن صاحب نے ''قرآن کریم پر اعتراضات اور ان کے جوابات'' کے موضوع پر تقریر کی

مستورات کے پہلے اجلاس میں مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب کا افتتاحی خطاب مردانہ جلسہ گاہ سے ٹی۔ وی سیٹ کے ذریعہ براہ راست نشر ہوا۔ بعدہ محترمہ سعدیہ مہدی صاحبہ نے ''اللہ تعالیٰ ہمارا دائمی آقا و مولیٰ ہے'' کے موضوع پر انگریزی میں، محترمہ طاہرہ صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ ویسٹن ساؤتھ نے اردو میں تقریر کی۔

دوسرا دن ہفتہ

دوسرا اجلاس پونے گیارہ بجے شروع ہوا جس کی صدارت مکرم پروفیسر صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب ابن حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے کی۔ اس اجلاس کی تمام کاروائی مردانہ جلسہ گاہ سے ٹی وی سیٹ کے ذریعہ مستورات کے جلسہ گاہ میں براہ راست نشر ہوئی۔

تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولانا محمد طارق اسلام صاحب، مشنری وینکوور نے سیرت صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام، مکرم مولانا محمد اشرف عارف صاحب مشنری ویسٹرن ریجن مقیم کیلگری نے سیرت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ احیائے دین کے آئینہ میں کے موضوع پر مکرم مولانا خلیل احمد مبشر صاحب مشنری ایڈمنٹن نے سیرت صحابہ حضرت رسول کریم ﷺ کے موضوع پر مکرم پروفیسر صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب نے آنحضرت ﷺ بحیثیت انسان کامل کے موضوع پر تقریر کی

دوسرے دن جلسہ گاہ کی مختلف جگہوں پر جماعت احمدیہ کینیڈا کی درج ذیل پروفیشنل ایسوسی ایشنز کے اجلاس ہوئے:

Ahmadiyya Medical, Architecture & Lawyers Associations ان اجلاسوں میں یہاں کے احمدی ڈاکٹروں، انجینئرز اور وکلاء حضرات نے شرکت کی۔

ہمارے کینیڈین بھائی مکرم عطاء الواحد Layhaye نے پروفیسر ڈاکٹر الیگزینڈر ڈوئی کی ہزیمت پر ایک نہایت معلومات افزا دستاویزی پروگرام Sign for North America تیار کیا۔ جسے دوسرے دن دکھایا گیا۔ فلم تقریباً ایک گھنٹہ کی تھی۔ یہ پروگرام ہر خاص و عام کی دلچسپی کا مرکز بنا رہا۔

تیسرا اجلاس شام سوا چار بجے مکرم مولانا انعام الحق کوثر صاحب مشنری لاس اینجلس امریکہ کی صدارت میں ہوا۔

تلاوت و نظم و ترجمے کے بعد مکرم عبد الحمید عبد الرحمٰن صاحب آف ماریشس نے تاریخ کے آئینہ میں امن عالم کیلئے سیاسی کوششوں کی بے ثباتی کا ذکر کیا۔ اور موجودہ عالمی سیاست کی دھاندلیوں پر اجمالی سے روشنی ڈالی۔

مکرم پروفیسر عنایت اللہ منگلا صاحب نے دنیا میں بڑھتی ہوئی معاشی ناانصافیوں اور بدعنوانیوں کے اعداد و شمار پیش کئے۔ اور قرآن کریم سے قیام امن اور موجودہ عالمی اقتصادی مسائل کے حل کیلئے مختلف تجاویز پیش کیں۔

مکرم پروفیسر ڈاکٹر مرزا محی الدین صاحب نے سائنسی نقطہ نظر سے انفرادی امن کے مختلف پہلوؤں پر سیر حاصل بحث کی۔ آپ نے اسلام کے سادہ اصولوں، روحانیت اور توکل کو انفرادی امن کی بنیاد قرار دیا۔

آخری تقریر ہمارے کینیڈین بھائی مکرم عطاء الواحد Layhaye کی تھی۔ آپ نے قیام امن کیلئے سماجی اور معاشرتی امن کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لیا۔ اور موجودہ معاشرتی مسائل کے حل کیلئے قرآن کریم کی تعلیمات پیش کیں۔ ان تقاریر کے بعد مجلس سوال جواب ہوئی

اس مذاکرہ کے دوران جماعت احمدیہ کینیڈا سے خاص لگاؤ رکھنے والے صوبائی وزیر صحت عزت مآب Hon. Tony Clement بھی تشریف رکھتے تھے انہوں نے انتہائی شاندار الفاظ میں اسلامی معاشرہ کے اصولوں کی تعریف کی اور امن عامہ کیلئے جماعت احمدیہ کی کوششوں کا بھی اعتراف کیا۔

مستورات کے جلسہ گاہ میں تیسرا اجلاس شام چار بجے شروع ہوا۔ جس میں تلاوت نظم و ترجمے کے بعد محترمہ ثانیہ خان صاحبہ نے ''مغربی معاشرہ میں اسلامی اقدار پر عمل'' کے موضوع پر انگریزی میں محترمہ امۃ السلام ملک صاحبہ نے اسی موضوع پر اردو زبان میں تقریر کی۔

محترمہ عطیہ چودھری صاحبہ نے ''اسلام امن و رواداری کا مذہب'' کے عنوان پر انگریزی میں۔ اور محترمہ فہیمہ مجید صاحبہ نے اردو میں تقریر کی۔

اس کے بعد نو مبائع احمدی خاتون محترمہ Monica Danowska نے قبول احمدیت کے ایمان افروز واقعات بیان کئے۔ اور Computer Video Slide Show Presentation آڈیو ویڈیو اور ایم ٹی اے کی ٹیم کے رضا کاروں کو محترمہ صاحبزادی امۃ الحبیب بیگم صاحبہ بیگم مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب نے انعامات دئے۔

اس اجلاس کی آخری اور صدارتی تقریر محترمہ امۃ الرفیق طاہرہ صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا نے ''مسلمان خواتین کے بارہ میں غلط تصورات اور ان کی حقیقت'' کے موضوع پر کی۔

تیسرا دن اتوار آخری اجلاس

یہ اجلاس صبح ساڑھے دس بجے جماعت احمدیہ کینیڈا کے نائب امیر اول مکرم بیرسٹر عبد العزیز خلیفہ صاحب کی صدارت میں ہوا۔ اجلاس کی تمام کاروائی مردانہ جلسہ گاہ سے مستورات کے جلسہ گاہ میں براہ راست نشر ہوئی۔

تلاوت نظم اور ترجمہ کے بعد مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مشنری ایسٹرن کینیڈا مقیم آٹوا نے جہاد یا دہشت گردی کا اسلامی تصور کے موضوع پر تقریر کی۔ اس تقریر کے بعد تقسیم انعامات اور علم انعامی کی تقریب شروع ہوئی۔ مکرم سید نظیر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا نے مجلس خدام الاحمدیہ کی تنظیم کا مختصر تعارف پیش کیا۔ اور مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب نے اول آنے والی مجلس کے قائد کو علم انعامی اور دوئم و سوئم آنے والی مجالس کے قائدین کو دیگر اسناد خصوصی اور انعامات عطا فرمائے۔

آخری اجلاس کی دوسری تقریر ہمارے مصری محقق مکرم پروفیسر مصطفیٰ ثابت صاحب کی تھی۔ آپ نے قرآن کریم خدا کا کلام ہے کے موضوع پر نہایت علمی و تحقیقی تقریر کی۔

معزز مہمانوں کے خطابات اور پیغام تہنیت

اس تقریب کے بعد مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب نے معزز مہمانوں کا تعارف کروایا۔ اور انہوں نے اپنے جذبات کا اظہار کیا۔ اس خصوصی اجلاس میں درج ذیل معزز مہمانوں نے حاضرین سے خطاب فرمایا:

سب سے پہلے مارکھم شہر کے ایک پاکستانی نژاد مسلمان کونسلر جناب خالد عثمان نے بڑے جذباتی انداز میں جلسہ سالانہ کی مبارکباد پیش کی اور اس بات کو تسلیم کیا کہ آج پہلی بار انہیں جہاد کا صحیح مطلب سمجھ میں آیا ہے۔

مارکھم شہر کے ڈپٹی میئر Frank Scarpitti نے میئر سٹی آف مارکھم کی نمائندگی کی۔ آپ نے کہا ایک خالص مذہبی اجتماع میں اتنی بڑی تعداد میں لوگوں اور نوجوانوں کو دیکھ کر مجھے بڑی حیرت اور خوشی ہوئی ہے میں دل کی گہرائیوں سے سب کو مبارکباد دیتا ہوں۔

اس موقعہ پر مکرم امیر صاحب نے سٹی آف ان کی مرحومہ لیڈی میئر Lorna Jackson کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔ اور جماعت احمدیہ کینیڈا اور بالخصوص مسجد بیت الاسلام کے سلسلہ میں ان کی پر خلوص خدمات کو سراہا۔ اور بتایا کہ مرحومہ نے مرنے سے پہلے یہ وصیت کی تھی کہ جماعت احمدیہ میرے جنازے میں شامل ہو اور میرے لئے دعا کرے۔

مسی ساگا کی میئر Hazel McCallion نے کہا کہ جماعت احمدیہ سے میرا بہت پرانا اور خاص تعلق ہے اور مجھے آج بہت خوشی ہے کہ ہمارے شہر مسی ساگا میں اتنا عظیم الشان جلسہ ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج کے دور میں سب سے بڑا چیلنج یہ ہے کہ تمام مذاہب مل کر امن عامہ کیلئے کام کریں۔ انٹاریو کے صوبائی وزیر عزت مآب .Hon Carl Defaraia Minister Citizenship,

Recreation and Tourism نے حاضرین سے خطاب کیا اور جلسہ سالانہ کے جملہ انتظامات کی تعریف کی اور جلسہ سالانہ کے کامیاب انعقاد پر مبارکباد دی۔ پھر آپ نے وزیر اعلیٰ انٹاریو عزت ماب جناب Eves Ernie کا پیغام تہنیت پڑھ کر سنایا اور مکرم امیر صاحب کو وزیر اعلیٰ کا تحریر شدہ پیغام خوبصورت فریم میں پیش کیا۔

صوبائی اسمبلی انٹاریو کے رکن Gregory Sorbara نے کہا کہ مجھے بے حد خوشی ہے کہ جماعت احمدیہ کینیڈا روز بروز ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہے۔ انہوں نے کہا کہ خاص طور پر معاشرتی اور سماجی فلاح و بہبود میں جماعت احمدیہ نے نمایاں کردار ادا کیا ہے۔

انٹاریو لبرل پارٹی کے قائد Dalton Mcguinty نے پہلی بار ہمارے جلسہ سالانہ میں شرکت کی۔ انہوں نے کہا مجھے آج شرکت کر کے اس بات کا کڑا احساس ہوا ہے کہ جماعت احمدیہ انتہائی مضبوط بنیادوں پر کمیونٹی نظام سے منسلک ہے۔ پھر آپ نے جلسہ سالانہ کی کامیابی و کامرانی پر دلی مبارکباد پیش کی۔

انڈیا کے قونصلر Krishan Khetarpal نے اپنے مدعو کئے جانے کا دلی شکریہ ادا کیا اور اس قدر کامیاب جلسہ منعقد کرنے پر خوشی کا اظہار کیا اور مبارکباد دی۔

قومی اسمبلی کے رکن اور پارلیمنٹری سیکرٹری گوربخش سنگھ ملہی نے کہا کہ میں جانتا ہوں کہ جماعت احمدیہ ایک منظم اور مستحکم جماعت ہے اور ہمیں جب بھی ضرورت پڑی انہوں نے دل کھول کر ہماری مدد کی ہے۔

Joe Peschisolido, MP ہمارے جلسہ سالانہ میں خاص طور پر شرکت کرنے کیلئے وینکوور سے تشریف لائے۔ جو یہاں سے چار ہزار کلومیٹر دور ہے۔ آپ نے مدعو کئے جانے کا دلی شکریہ ادا کیا۔ اور جماعت احمدیہ وینکوور کی خدمات کو سراہا۔

جماعت احمدیہ کے دیرینہ دوست اور وفاقی اسمبلی کے رکن عزت مآب Art Eggleton, PC, MP نے کہا یہ بہت افسوس کی بات ہے کہ چند نام نہاد مسلمانوں نے اسلام کے امن اور سلامتی کے پیغام کو مسخ کرنے کی کوشش کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس مشکل اور کڑے دور میں جب میں وزیر دفاع تھا تو حضور کی کتاب Murder In The Name Of Allah نے میری بڑی رہنمائی کی۔

پکرنگ کے Don McTeague, MP نے اتنا عظیم الشان جلسہ منعقد کرنے پر دلی مبارک باد دی اور سب کا شکریہ ادا کیا۔

سکاربرو شہر کے Jim Karygiannis, MP نے بڑے جوشیلے انداز میں خطاب کیا اور خود سے احمدیہ زندہ باد اور کینیڈا زندہ باد کے نعرے لگائے۔ انہوں نے اپنے پاکستان کے دورہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ میں ربوہ بھی گیا تھا۔ آپ نے کہا کہ اگرچہ ربوہ شہر کا نام اب تبدیل کر دیا گیا ہے مگر مجھے یقین ہے کہ آپ کے دلوں سے یہ نام کوئی نہیں مٹا سکتا۔ خدا کرے کہ اگلا جلسہ سالانہ حضور کی صدارت میں ربوہ میں ہو۔ آپ نے آخر پر حضور کی صحت یابی کی دعا بھی کی اور سب کا شکریہ ادا کیا۔

Depak Obhrai, MP خاص طور پر ہمارے جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے کیلئے تقریباً ساڑھے تین ہزار کلومیٹر کی مسافت طے کر کے کیلگری سے ٹورانٹو تشریف لائے۔ آپ نے جلسہ سالانہ کی کامیابی پر دلی مبارکباد دی۔ آپ نے جماعت احمدیہ کیلگری کی بہت تعریف کی۔ اور حاضرین کو کیلگری آنے کی دعوت دی۔

ڈپٹی کونسلر جنرل آف جرمنی Mrs. Marianne Bath نے کہا کہ میں اس جلسہ میں شرکت کر کے بہت فخر محسوس کر رہی ہوں اور کہا کہ آج آپ کی نمائش دیکھ کر میری معلومات میں گراں قدر اضافہ ہوا ہے آپ نے جرمن زبان میں بھی اپنے پر خلوص دلی جذبات کا اظہار کیا اور جلسہ کے کامیاب ہونے پر مبارکباد دی اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

سب سے آخر میں مہمان خصوصی عزت مآب The Hon. Jean Augustine, PC, MP. Secretary Of The State, Minister Of Multiculturism and status of Women نے خطاب کیا۔ آپ نے وزیر اعظم کینیڈا عزت مآب The Hon. Jean Chretian کی نمائندگی کی۔ انہوں نے انتہائی گرمجوشی سے جلسہ سالانہ کی کامیابی پر دلی مبارک باد پیش کی۔ اور حضور انور کی صحت و سلامتی کیلئے نیک تمنائیں ظاہر کیں اور دعا بھی کی۔ خواہش ظاہر کی کہ خدا کرے اگلے جلسہ سالانہ پر حضور انور کینیڈا تشریف لاسکیں اور ہمیں اپنے روح پرور خطابات سے نوازیں۔ اپنے دلی جذبات اور احساسات کے بعد آپ نے وزیر اعظم کینیڈا کا پیغام تہنیت پڑھ کر سنایا۔

مذکورہ بالا تمام مہمانوں نے جماعت احمدیہ کے نظم وضبط اور رضا کارانہ وسماجی خدمات کو سراہا۔ جلسہ سالانہ کے جملہ انتظامات کی تعریف کی۔ نیز جماعت کی امن پسند پالیسی کو خراج تحسین پیش کیا۔ مہمانوں کے خطابات کے بعد مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب نے حاضرین سے بنی نوع انسان کے مستقبل کے موضوع پر نہایت بصیرت افروز اختتامی خطاب فرمایا۔ آپ نے آخر میں اجتماعی دعا کروائی اور جماعت احمدیہ کینیڈا کا سہ روزہ چھبیسواں جلسہ سالانہ بخیر وخوبی اختتام پزیر ہوا۔

اختتامی اجلاس کے بعد معزز مہمانوں کی خدمت میں ظہرانہ پیش کیا گیا جس میں تقریباً ایک ہزار مہمانوں نے شرکت کی۔

اللہ تعالیٰ تمام رضا کاروں کے اخلاص اور ایمان میں ترقی عطا فرمائے اور اس جلسہ کے نیک مقاصد کو پورا فرمائے۔

(ہدایت اللہ ہادی ایڈیٹر "احمدیہ گزٹ" کینیڈا)

بقیہ صفحہ :: (1)

اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِىْ تَشْرَبُوْنَ ۝ ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ۝ لَوْنَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْ لَا تَشْكُرُوْنَ ۝ (الواقعہ:69.71)

ترجمہ: کیا تم نے اس پانی پر غور کیا ہے جو تم پیتے ہو؟ کیا تم ہی نے اسے بادلوں سے اتارا ہے یا ہم ہیں جو اتارنے والے ہیں؟ اگر ہم چاہتے تو اسے کھارا کر دیتے۔ پس تم شکر کیوں نہیں کرتے؟

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ۝ (الملک:31)

ترجمہ: تو کہہ دے کہ اگر تمہارا پانی گہرائی میں اتر جائے تو کون ہے جو تمہارے پاس چشموں کا پانی لائے گا؟

وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَىْءٍ حَىٍّ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ (انبیاء:31)

ترجمہ: اور ہم نے پانی سے ہر زندہ چیز کو زندہ کیا ہے پس کیا وہ ایمان نہیں لاتے؟

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ رَجُلٌ حَلَفَ عَلٰى سِلْعَةٍ لَقَدْ اُعْطِىَ بِهَا اَكْثَرَ مِمَّا اُعْطِىَ وَهُوَ كَاذِبٌ وَرَجُلٌ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ كَاذِبَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ لِيَقْطَعَ بِهَا مَالَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ وَرَجُلٌ مَنَعَ فَضْلَ مَاءٍ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ الْيَوْمَ اَمْنَعُكَ فَضْلِىْ كَمَا مَنَعْتَ فَضْلَ مَاءٍ لَمْ تَعْمَلْ يَدَاكَ۔ (متفق علیہ)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام نہیں کرے گا اور نہ انکو نظر رحمت سے دیکھے گا۔ ایک وہ شخص جو اس بات پر قسم اٹھاتا ہے کہ اسکو اسکے سامان کی قیمت اس سے زیادہ ملتی تھی جو اس وقت وہ لے رہا ہے حالانکہ وہ جھوٹا ہے دوسرا وہ شخص جو عصر کے بعد جھوٹی قسم اٹھاتا ہے تاکہ اپنی اس قسم سے وہ ایک مسلمان آدمی کا مال لے۔ تیسرا وہ شخص جو زائد پانی روک لیتا ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں آج تجھ سے اپنا فضل روک لیتا ہوں جس طرح تو نے زائد پانی روک دیا تھا کہ اس کو تیرے ہاتھوں نے نہیں بنایا تھا۔

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الشَّيْئُ الَّذِىْ لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ قَالَ الْمَاءُ وَالْمِلْحُ وَالنَّارُ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا الْمَاءُ قَدْ عَرَفْنَاهُ فَمَا بَالُ الْمِلْحِ وَالنَّارِ قَالَ يَا حُمَيْرَاءُ مَنْ اَعْطٰى نَارًا فَكَاَنَّمَا تَصَدَّقَ بِجَمِيْعِ مَا اَنْضَجَتْ تِلْكَ النَّارُ وَمَنْ اَعْطٰى مِلْحًا فَكَاَنَّمَا تَصَدَّقَ بِجَمِيْعِ مَا طَيَّبَتْ تِلْكَ الْمِلْحُ وَمَنْ سَقٰى مُسْلِمًا شَرْبَةً مِنْ مَاءٍ حَيْثُ يُوْجَدُ الْمَاءُ فَكَاَنَّمَا اَعْتَقَ رَقَبَةً وَمَنْ سَقٰى مُسْلِمًا شَرْبَةً مِنْ مَاءٍ حَيْثُ لَا يُوْجَدُ الْمَاءُ فَكَاَنَّمَا اَحْيَاهَا۔ (ابن ماجہ)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول وہ کون سی چیز ہے جسکا نہ دینا صحیح نہ ہو آپ نے فرمایا نمک پانی اور آگ۔ حضرت عائشہ نے کہا میں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول یہ پانی اسکو ہم جانتے ہیں نمک اور آگ کی کیا کیفیت ہے۔ فرمایا اے حمیراء جو شخص آگ دیوے گویا کہ اس نے وہ تمام چیزیں صدقہ کر دیں جو اس آگ نے پکائیں۔ اور جسے نمک دیا اس نے وہ چیزیں صدقہ کر دیں جنہیں اس نمک نے اچھا بنایا اور جس شخص نے پانی پلایا کسی کو اس جگہ جہاں پانی میسر ہے پس گویا اس نے ایک غلام آزاد کیا اور جہاں میسر نہیں وہاں کسی مسلمان کو پانی پلایا اسکا ثواب اس قدر ہے کہ اس نے کسی کو زندہ کیا۔

سالانہ صوبائی اجتماع مجلس انصار اللہ آندھرا پردیش

اراکین مجلس انصار اللہ آندھرا پردیش کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجالس انصار اللہ آندھرا پردیش کا سالانہ اجتماع مورخہ یکم ستمبر 2002ء بروز اتوار حیدر آباد میں بمقام مسجد فلک نما منعقد ہوگا۔ جس میں صدر مجلس انصار اللہ بھارت بھی شرکت کر رہے ہیں۔ یہ اجتماع خالصۃً دینی ہے۔ لہذا تمام اراکین انصار اللہ آندھرا پردیش سے درخواست ہے کہ وہ بڑھ چڑھ کر مالی و وقتی تعاون دیں اور کوشش کریں کہ ہر مجلس کی نمائندگی ہو۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو ہر لحاظ سے کامیاب فرمائے۔ آمین۔

(ناظم انصار اللہ آندھرا پردیش)

دین و نشرِ ہدایت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of All kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers.

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta - 700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No.: 9610 - 606266

تربیتی اجلاسات

مورخہ 02-6-7 کو جماعت احمدیہ ضلع امرتسر کالیکی میں زیر صدارت محمد رفیع ایک تربیتی جلسہ ہوا۔ جس میں مقامی لوگوں کے علاوہ بہار کے مزدور بھی شامل ہوئے۔ تلاوت عزیزم طارق احمد نے کی نظم عزیزم ریاض احمد نے پڑھی۔ خاکسار نے زیر عنوان موجودہ حالات اور جماعت کا کردار کے موضوع پر تقریر کی۔ آخر میں دعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ جماعت کی طرف سے ٹی پارٹی کا انتظام رکھا گیا تھا۔

جماعت احمدیہ ضلع امرتسر راپور میں مورخہ 02-6-22 کو زیر صدارت صادق صاحب صدر جماعت راپور جلسہ ہوا۔ اس میں مرد وخواتین نے بکثرت شمولیت کی۔ خاکسار نے خلافت کی برکات کے موضوع پر تقریر کی۔

02-6-28 کو جماعت احمدیہ رعیہ میں آٹھ بجے زیر صدارت لال محمد حولدار تربیتی جلسہ ہوا۔ میری اہلیہ نے عورتوں کو نصائح کیں اور خاکسار نے مردوں اور بچوں کو امام مہدی علیہ السلام کی آمد کے بارے میں بتایا۔ اس کے بعد کچھ غیراز جماعت افراد تشریف لائے اور انکو بھی تبلیغ کی گئی۔ (خاکسار نثار احمد ندیم کالیکی امرتسر)

مورخہ 22 جولائی 2002ء کو محترم مولوی محمد نسیم خان صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت و محترم زین الدین صاحب حامد نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی چک ایمر چھ ڈیسنڈ تشریف آوری پر ایک خصوصی تربیتی جلسہ منعقد کیا گیا۔ محترم محمد نسیم خان صاحب کی زیر صدارت پروگرام کا آغاز ہوا۔ محترم قریشی خالد محمود صاحب کی تلاوت کے بعد محترم صدر جلسہ نے عہد خدام الاحمدیہ دہرایا۔ سجاد احمد خان صاحب نے خوش الحانی سے نظم پڑھ کر سنائی۔ بعدہٗ محترم امیر اللہ خان صاحب صدر جماعت احمدیہ چک ایمر چھ نے مہمانان کرام کی تشریف آوری پر تقریر کی۔ دوسری تقریر مکرم سید وسیم احمد صاحب سیفی قائد علاقائی کشمیر نے تقریر کی۔ انکے بعد محترم زین الدین حامد صاحب نائب صدر خدام الاحمدیہ و ایڈیٹر ماہنامہ مشکوٰۃ نے کی۔ اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم و محترم صدر جلسہ نے کی۔ اور تمام حاضرین خصوصاً خدام واطفال کو نیز واقفین نو بچوں کے ساتھ انکے والدین کو زریں نصائح سے نوازا۔
(راجا عرفان احمد خان قائد مجلس خدام الاحمدیہ چک ڈیسنڈ صوبہ کشمیر)

مورخہ 02-6-14 بروز جمعہ مسجد احمدیہ لڈبھڑول ضلع منڈی میں ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت جماعت احمدیہ لڈبھڑول کے صدر مکرم حبیب خاں صاحب نے کی۔
اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو مکرم محبوب خاں صاحب نے کی نظم سپنا بی بی نے پڑھی۔ اجلاس کی پہلی تقریر خاکسار نے کی دوسری تقریر مکرم حبیب خاں صاحب صدر جماعت نے کی۔ تیسری تقریر مکرم یوسف خاں صاحب معلم جامعۃ المبشرین نے کی۔ اور دعا کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔
عبدالقیوم بھٹی معلم لڈبھڑول ضلع منڈی ہماچل)

وقار عمل

ماہ جون میں مجلس خدام الاحمدیہ آسنور کے زیر انتظام درج ذیل وقار عمل ہوئے:

7 جون جمعۃ المبارک کو جمعہ کے بعد تعلیم الاسلام احمدیہ پبلک اسکول آسنور کی زیر تعمیر بلڈنگ کے گراؤنڈ میں ایک شاندار وقار عمل ہوا۔ جس میں 130 خدام واطفال نے حصہ لیا۔ اس وقار عمل کے ذریعہ خدام واطفال نے اسکول گراؤنڈ کے بہت سارے پتھر ہٹا کر اس جگہ ڈال دیے جہاں ان کی ضرورت تھی۔

14 جون کو مجلس خدام الاحمدیہ آسنور نے بڑی محنت سے وقار عمل کے ذریعہ اپنے گاؤں سے گزرنے والی نہر کو صاف کیا۔ اس نہر کے ذریعہ پانی گاؤں تک لایا گیا۔ پانی کی قلت کی وجہ سے آسنور کی ساری آبادی بہت ہی مشکلات سے گزر رہی تھی۔ اس وقار عمل میں 20 خدام شامل ہوئے۔

آسنور کے متصل منڈوبل میں مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں خصوصی وقار عمل ہوا۔ اور مسجد کیلئے بہت دور سے ریت لائی گئی۔ اس وقار عمل میں 35 خدام واطفال شامل ہوئے۔ 19 جون کو بھی اس سلسلہ میں وقار عمل کیا گیا۔

مورخہ 23 جون 2002ء کو منڈوبل مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ خدام نے جوش وجذبہ کے ساتھ شاندار وقار عمل کیا جس میں 70 خدام نے حصہ لیا۔ ان وقار عملوں میں 270 خدام واطفال شامل ہوئے۔
(خاکسار ذاکر حسین نائک معتمد مجلس خدام الاحمدیہ آسنور کشمیر)

گوردوارہ سنت نواس امرتسر میں احمدی مبلغ کی تقریر

مورخہ 02-05-30 کو امرتسر کے قریب گوردوارہ سنت نواس میں بابا کھڑک سنگھ کی سالانہ برسی منائی گئی۔ بابا درشن سنگھ صاحب نے جماعت احمدیہ کے نمائندہ کو شرکت کی دعوت دی۔ موصوف بابا کھڑک سنگھ کے جانشین ہیں۔ اور پورے پنجاب میں ایک مشہور بابا ہیں خدمت خلق کے طور پر کئی اسکول و کالج بھی چلا رہے ہیں۔ اور ہمیشہ جماعت احمدیہ کی نمائندگی کے طور پر مکرم تنویر احمد صاحب خادم نگران پنجاب و ہماچل کو مدعو کرتے ہیں۔ ان کی دعوت پر مکرم تنویر احمد صاحب خادم کی قیادت میں محترم چوہدری عبدالواسع صاحب نائب ناظر امور عامہ، مکرم مولوی سفیر احمد شمیم نائب ہیڈ ماسٹر مدرسۃ المعلمین اور خاکسار روانہ ہوا۔ جماعتی وفد کا نہایت ادب واحترام کیا گیا۔ اس برسی کے موقعہ پر ہزاروں کی تعداد میں سکھ عقیدت منداور اہم شخصیات شامل تھیں۔ جماعت کی نمائندگی میں مکرم تنویر احمد صاحب خادم نے بزبانی پنجابی ہندو مسلم اتحاد بھائی چارہ اور توحید کے موضوع پر موثر تقریر کی جسے سامعین نے بہت پسند کیا۔ تقریر کے بعد موصوف کو سروپے سے نوازا گیا۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج پیدا فرمائے۔ آمین۔
(مکرم رفیق احمد طارق سرکل انچارج امرتسر پنجاب)

مدھیہ پردیش میں شوہر کی آخری رسومات کے دوران بیوی کو ستی کردیا گیا

زمانہ قدیم سے ہندو دھرم میں خاوند کی موت کے ساتھ اسکی بیوی کو بھی جلادیا جاتا تھا تاکہ وہ دونوں پھر مرنے کے بعد اکٹھے ہی اگلے جنم میں میاں بیوی کے طور پر زندگی گزار سکیں۔ انگریز حکمرانوں کے زمانہ میں یہ قبیح رسم بزور ختم کردی گئی لیکن اب بھی کہیں کہیں اس کا تذکرہ سننے کو ملتا ہے۔ گزشتہ دنوں مدھیہ پردیش کے "اس" ضلع میں پٹنہ تمولی گاؤں میں اپنے شوہر کی آخری رسومات کے دوران 65 سالہ عورت کو "ستی" کردیا گیا۔ اس سلسلہ میں پولیس نے 15 افراد کو گرفتار کیا ہے۔ گرفتار شدگان میں ستی کرنے والی عورت کے دو بیٹے بھی شامل ہیں۔ ستی کا واقعہ جس جگہ پیش آیا اس پوری جگہ کا اسپیشل آرمڈ فورس کی تین کمپنیوں نے محاصرہ کر رکھا ہے۔ اس کے علاوہ اس علاقے میں بڑی تعداد میں خاتون پولیس کو تعینات کیا گیا ہے۔ پولیس والوں پر پتھراؤ کرنے کے لئے اکسانے کا اہم ملزم جے نارائن پاٹھک اب تک پولیس کی گرفت میں نہیں آیا ہے۔ (ہند سماچار جالندھر 2002-8-9)

گجرات میں مساجد اور درگاہیں مندر میں تبدیل

گجرات کے احمد آباد اور دیگر مقامات پر سیندور لگے پتھروں پر "جے شری رام" یا پھر "ہولڈ یا ہنومان" ایسی تحریریں بھگوے رنگ میں لکھی ہوئی آج کل وہاں دکھائی دے رہی ہیں اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ہندو رضا کار تشدد کے موڈ میں ہیں۔ بیکریاں، سائیکل کی دکانیں، گیریج، مٹن کی دکانیں، ڈیریاں، ٹرانسپورٹ، ہوٹلیں ایس ٹی ڈی کے اسٹال وغیرہ جو مسلمانوں کی ملکیت تھیں فساد کے دوران لوٹنے اور برباد ہوجانے کے بعد مسلمان وہاں سے چلے گئے اور آج کل ان مقامات پر "جے شری رام" کے بورڈ لگا کر ہندو نوجوان قبضہ کرکے بیٹھے ہیں۔ احمد آباد کے مغرب میں بے شمار مسلمانوں کے مذہبی مقامات مساجد اور درگاہ کو زمین بوس کرنے کے بعد وہاں زبردستی قبضہ کرلیا گیا ہے بلکہ وہاں روزانہ پوجا پاٹھ ہو رہی ہے۔ اس کے علاوہ مکانوں اور دکانوں پر بھی قبضہ کرکے وہاں ہندو دھرم کے مطابق پوجا پاٹھ ہو رہی ہے۔ صرف احمد آباد میں ایک اندازے کے مطابق 55 درگاہوں اور مساجد کو زمین بوس کردیا گیا۔ (روزنامہ اردو ٹائمز ممبئی 02-6-28)

ملک میں 26 کروڑ لوگ غریبی کی سطح سے نیچے

آزادی سے لیکر اب تک آنے جانے والی سرکاروں کے ملک کی معیشت اور عوام کی مالی حالت میں بہتری لانے کے دعووں کے باوجود عالمی فنڈ کے مطابق آج ملک میں غریبی کی لکیر سے نیچے رہ رہے لوگوں کی تعداد ایک ارب کی آبادی میں 26 کروڑ تک پہنچی ہے۔ اسی تناسب سے ملک میں بھکاریوں کی تعداد بھی بڑھی ہے۔

آئینۂ پاکستان

پاکستان میں عیسائیوں کے سکول اور مشنری ہسپتال پر فدائین حملہ

یو این آئی کی ایک رپورٹ کے مطابق 9 اگست صبح 7.45 بجے اسلام آباد سے 40 کلومیٹر دور ٹیکسلا شہر میں عیسائی مشنری ہسپتال میں ملی ٹینٹوں نے گرینڈ سے حملہ کیا جس میں تین نرسوں سمیت چار افراد مارے گئے اور دیگر 36 زخمی ہوگئے۔ تین نامعلوم ہتھیار بند حملہ آوروں نے پرارتھنا کے بعد ہسپتال کے چرچ سے باہر نکل رہے لوگوں پر ہتھ گولے پھینکے۔ تین نرسیں موقع پر ہی ماری گئیں۔ سیکورٹی کے عملہ نے گیٹ کے پاس کھڑے ایک حملہ آور کو مار گرایا۔ حملہ آور حملہ کے بعد فرار ہونے میں کامیاب ہوگئے۔ چار زخمیوں کی حالت نازک بیان کی جاتی ہے۔ اس واقعہ کے بعد غیر ملکی لوگوں میں خوف وہراس پھیل گیا ہے اور انہوں نے پھر پاکستان سے نکلنا شروع کردیا ہے۔ امریکہ اور دیگر مغربی ممالک نے پاکستان میں مقیم اپنے باشندوں کو تلقین کی ہے کہ وہ انتہائی محتاط رہیں کیونکہ دہشت گرد تنظیموں کے حملے کا تار بڑھ رہے ہیں۔ انہیں اپنے گھروں کے اندر ہی رہنے کو کہا گیا ہے۔

اس سے قبل 5 اگست کو مری کے قریب عیسائیوں کے ایک سکول پر حملے میں 6 افراد ہلاک اور کم سے کم دو افراد زخمی ہوئے تھے۔ یہ سکول مری سے تقریباً 6 کلومیٹر کے فاصلے پر گھڑیال نام کے گاؤں میں ہے۔ پاکستان نے جب سے 11 ستمبر کے حملوں کے بعد دہشت پسندی کے خلاف امریکہ کی حمایت شروع کی ہے پاکستان کی عیسائی اقلیت پر یہ تیسرا حملہ ہے۔ پاکستان میں دیگر مسلمان اقلیتوں کو بھی آئے دن اسیطرح کے مظالم کا نشانہ بنایا جاتا ہے اور ایک دوسرے کی مسجدوں پر حملے کئے جاتے ہیں۔

پاکستان میں فوجی بھی رشوت لیتے ہیں۔ عالمی بینک کی رپورٹ
95 فیصد پولیس کورپٹ۔ روپیہ اینٹھنا ہی اس کا کام

یو این آئی کی ایک خبر کے مطابق عالمی بینک نے کہا ہے کہ پاکستان میں امن وانتظام کی حالت اتنی خراب ہوگئی ہے کہ فوجی عملہ بھی رشوت لینے والے کی صفوں میں شامل ہوگیا ہے۔ افسروں کے ساتھ اپنی میٹنگوں کی بنیاد پر بینک نے پایا ہے کہ 90 فی صد پولیس اور پولیس افسران کرپٹ ہیں۔ اس نے ایک سینئر قابل احترام پولیس سپرنٹنڈنٹ کے حوالہ سے کہا ہے کہ پولیس فورس اس حد تک گرگئی ہے کہ وہ زبردستی روپیہ وصول کرنے کے علاوہ کچھ نہیں کرسکی اس نے بتایا کہ اعلیٰ سطح پر رشوت لی جاتی ہے اور 47 افسروں کو ہیروئن کا عادی پایا گیا۔ فوجی بھی رشوت لے رہے ہیں۔

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO-RN61/57

Editor:
Muneer Ahmad Khadim
Tel Fax (0091) 01872-20757
Tel Fax (0091) 01872-21702
Tel (0091) 01872-20814

The Weekly **BADR** Qadian

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab (INDIA)

Vol:51 Wednesday 21st August 2002 Issue No. 34

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 £ or 40 U.S $
: 60 Mark Germany
By Sea : 10 £ Or 20 U.S $

جہاد کے احمدیہ نقطۂ نظر کی کینیڈا کے اخبارات میں گونج

11 ستمبر کے سانحہ کے بعد احباب جماعتہائے احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے توفیق بخشی ہے کہ جہاد کے متعلق احمدیہ نقطۂ نظر کی جو دراصل صحیح اسلامی نقطۂ نظر ہے پوری دنیا میں تشہیر کر سکیں۔ چنانچہ اس ضمن میں مکرم و محترم نسیم مہدی صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ کینیڈا اور اٹاوہ کے امام مکرم مبارک نذیر صاحب کے کینیڈا کے معروف اخبارات میں جو بیانات شائع ہوئے ہیں ان کے اصل تراشے بشکریہ احمدیہ گزٹ ٹورانٹو کینیڈا قارئین بدر کے استفادہ کے لئے پیش ہیں۔

STONEY CREEK NEWS
SINCE 1948
VOLUME 53 NO. 11 • 50 CENTS
WEDNESDAY, MARCH 20, 2002

One man's terrorist another man's freedom fighter

Prominent Muslim scholar part of Islamic forum

BY KEVIN WERNER
STAFF WRITER

In the convoluted and shifting global perspectives, the definition of terrorism, says a prominent Muslim scholar, can mean one person's terrorist is another person's freedom fighters.

"Self-defense is allowed in Islam," said Naseem Mahdi, the national president and missionary in charge of the Ahmadiyya Community Canada, quoting the Islam holy book the Qur'an.

The "War on Terrorism," said Mr. Mahdi is being fought without a proper definition of what constitutes terrorism. Without a definition, the war, he said, during a Voice of Islam Colloquium at McMaster University titled "Holy Wars and Terrorism", is being waged "against Islam and not against terrorism."

"If there is no justice, there will be no peace. We have to look at the root causes of terrorism," said Mr. Mahdi, referring to the violence that has racked such as places as Palestine, Chechnya, and Kashmir.

Mubarak Nazir, a columnist for the Ottawa Citizen and a prolific lecturer on Islamic issues, attempted to dispel stereotypical notions held by North Americans about Islam and the Muslim community last week during the event, hosted by McMaster's Ahmadiyya Muslim Students Association and attended by about 350 people.

Islam, he said, means peace and it's a religion that promotes peace, tolerance and magnanimity. People who commit violence in the name of Islam or any other religion, which has been the case over the centuries, "corrupts" the principles of the religion.

"It's not the religion to blame, but the people hiding behind the religion is to blame," said Mr. Nazir.

He said "jihad", a word that has been talked about in North America and has been described as a "holy war", instead means "struggle", which can be used by Muslims in every day life from getting an education, fighting against racism and if need be defending oneself.

"Jihad is a struggle, to fight for survival," said Mr. Nazir. "It also means to tame the aggression in ourselves."

The theme was hammered home when a particularly prickly point was raised during the forum when Dr. George Sorger, a professor at McMaster University, questioned the reasoning behind Canada's support for sanctions against Iraq, which have contributed to the deaths of civilians. A sizable portion of the audience agreed it's time sanctions were eliminated, while other audience members supported the continuation of the policy. The moderator pleaded with the audience and panelists to remain calm during these "emotionally-charged issues."

The audience challenged the four panelists with controversial questions during the over two-and-a-half event, asking what is a jihad and a terrorist; what is the media's role in providing an objective view; and the conflict in the Middle East.

Prof. Gary Madison, professor of Philosophy at McMaster University and John McKenna, program manager for CH News, who also took part in the panel discussion, agreed with the other panelists that the Sept. 11 attack was despicable.

Mr. Madison, said terrorism is the most "virulent form of globalism". North America has experienced its own "dark side" of globalism with the Oklahoma City bombing, protests by people against world financial organizations such as in Seattle and the violent protests environmental groups have conducted against developers and loggers in British Columbia. But he calls the terrorists who hijacked the planes on Sept. 11 part of a "cult of death" that makes a "mockery of Islam."

He said all religions must adapt and reinterpret their beliefs in the face of changing global trends.

"They have to reintegrate their old conceptions with new conceptions," he said. "Modernism and globalism are not threats."

Mr. McKenna said extremists and critics of North America have to "channel" their anger into positive initiatives.

"Blaming (their problems) all on the west is too easy."

Locally, Mr. McKenna said Hamilton residents responded to the racist attacks on Muslims and a Hamilton Mountain mosque soon after the events on Sept. 11 by supporting the local Muslim community, providing money and donations to repair the damage done and participating in a forum on racism hosted by CH to prove the community would stand up to any racist actions.

Mr. McKenna acknowledged before Sept. 11 his news operation and the Muslim community didn't have a close relationship, a situation he attempted to rectify.

Hamilton councillor Marvin Caplan, who was attending the event, was more critical of the city's past efforts in dealing with its ethnic population. Even though former city councils had established a committee on racism, it wasn't enough for the city and the public to reach out to other divergent groups in the wake of the Sept. 11 attack.

"We didn't do a good enough job," he said. "We're the third highest receptor of immigrants in Canada. There is value in diversity."

The Voice of Islam Colloquium was the third one held across Canada this year. The last scheduled forum is set for March 20 at the University of British Columbia.

FRIDAY, JANUARY 18, 2002 PROUDLY SERVING WATERLOO REGION 75 CENTS

THE RECORD

واٹرلو یونیورسٹی کینیڈا میں مکرم نسیم مہدی صاحب امیر کینیڈا اور مکرم مبارک نذیر صاحب امام اٹاوہ کا خطاب۔

(رپورٹ اخبار ریکارڈ واٹرلو 18-1-02)

کینیڈا میں ایک نارتھ امریکن تنظیم کے ذریعہ اسلامی جہاد کے موضوع پر لیکچرز کا اہتمام۔ احمدی سکالرز کی تقاریر۔

(رپورٹ سٹون کریک نیوز 20-3-02)

The wisdom of Islam

The voice of extreme Islam has spoken too loudly, and been heard too widely in the world since Sept. 11. Fortunately, two Canadian Muslims are setting the record straight with their quiet but powerful words of peace and reconciliation.

What Mubarak Nazir and Naseem Mahdi said at the University of Waterloo this week needs a far greater audience than the 200 people they addressed. In clear and unequivocal terms, the two scholars said that the terrorists who used Islam to justify their attacks on the United States last fall had perverted the faith and disgraced the hundreds of millions of Muslims around the world who eschew violence. There was no mistaking their message.

They were ashamed of the terrorists. They rejected terrorism. They condemned the killing of innocent civilians in a conflict and said Islam strictly forbids suicide attacks. On top of this, they said Islam has too often been hijacked for political purposes.

It was important that these words were said, and it took courage to say them. It is an unfortunate if undeniable truth that in Afghanistan, Pakistan, the Middle East and Africa, a militant, fundamentalist brand of Islam has recently played a major role in great violence and upheaval. It is also true that Islam is a fabulously diverse religion with more than 1.2 billion followers worldwide. The fundamentalist minority do not represent the majority.

North Americans need to understand this. Since the Sept. 11 atrocities, Muslims in Canada and the United States have reported a small but disturbing backlash against their religion. Authorities in both countries rightly denounced this bigotry and reiterated a point that should not require repeating: Muslims are an integral part of this continent's multicultural family.

But more was needed in the conversation between Muslims and non-Muslims and in fact was delivered by Nazir and Mahdi in Waterloo. They urged Muslims to acknowledge the reality of a dangerous fringe in the faith and to reject that group. And to non-Muslims they offered the necessary reassurance that Islam, one of the great faiths in the world, is also a force for peace in the world.

THE RECORD

J. Fred Kuntz, Publisher
Lynn Haddrall, Editor-In-Chief
Don McCurdy, Managing Editor

The Record is published by Grand River Valley Newspapers, a division of TDNG Inc., part of Torstar Media Group.
225 Fairway Road, Kitchener, Ontario N2G 4E5
(519) 894-2231